نگارشات

فرشتوں کی تاریخ

یہودیت، عیسائیت، اسلام اور دیگر مذاہب کے مختلف تصورات کا انتہائی دلچسپ معلوماتی اور تحقیقی جائزہ

A HISTORY OF ANGELS

تحقیق و ترجمہ

یاسر جواد

فرشتوں کی تاریخ

فرشتوں کے بارے میں یہودیت، عیسائیت اسلام اور دیگر مذاہب کے مختلف تصورات کا انتہائی دلچسپ معلوماتی اور تحقیقی جائزہ

تحقیق و ترجمہ
یاسر جواد

نگارشات

CamScanner

فہرست

پیش لفظ 7

1-فرشتوں کا تصور......ایک تاریخی جائزہ 9

ماخذ اور کام 10

یہودیت اور زرتشت مت 11

عیسائیت میں فرشتے 14

اسلام میں فرشتے 16

فرشتوں کے مراتب 16

خصوصیات یا اوصاف 17

فرشتوں کی صورت گری 18

جدید دنیا میں فرشتے 20

2-بابل اور زرتشت مت 22

ژند اوستا میں فرشتے 25

3-بائبلی دور اور یہودیت 26

فرشتوں کی ظاہری شکل 27

تالمودی اور تفسیری (مدراشی) ادب 31

علم الملائکہ کی ترقی

بائبلی بیانات کی تفسیر اور تحلیل 32

نام اور جوہر 35

فرشتوں کی تعداد 37

فرشتوں کے وظائف 38

قرون وسطیٰ میں 41

قبالہ 41

باطنی علم الملائکہ 42

عمومی تاریخی ترقی 43

فرشتہ پرستی 44

انسان سے کمتر حیثیت 45

فیلو جوڈیئس کی رائے 45

سعدیہ، حلیوی، ابن داؤد، میمونائیڈز 46

قبالہ کا نکتۂ نظر 47

4-عیسائیت کے فرشتے 48

خدا کے خدمت گار 50

نوع انسانی کی جانب خداوند کے قاصد 50

ذاتی محافظ 51

دنیا پر حاکم الوہی نمائندے 52

نظام مراتب 53

فرشتوں کی تعداد 56

برے فرشتے 56

Septuagint میں ''فرشتہ'' کی اصطلاح 57

5-اسلام کے ملائکہ 59

قرآن اور فرشتے 59

فرشتے جزو ایمان ہیں 59
فرشتوں کی تخلیق 60
عرش اور فرشتے 60
اللہ کی خدمت 60
فرشتوں کی جنس 31
تسبیح و تحمید 61
انسانوں اور فرشتوں کا تعلق 62
زمین پر نزول 62
فرشتے اور دیگر انبیاء 63
جبرئیل (علیہ السلام) 63
جنگ بدر 64
روحیں قبض کرنا 64
روز قیامت اور فرشتے 65
دوزخ اور فرشتے 65
فرشتوں کے متعلق مسلم روایات 66
شق قلب اور فرشتے 66
نماز اور فرشتے 67
معراج اور فرشتے 67
جنگ میں ملائکہ کی شرکت 68
تخلیق آدم کی اسلامی داستان میں فرشتوں کا کردار 69
اولیا اور فرشتے 71
احادیث اور تفاسیر میں فرشتوں کی وضاحت 72
جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل کے متعلق روایات 74
تقسیم ملائکہ 76
جنات اور فرشتے 78

6- فرشتوں کا تعارف 81

6- متفرق موضوعات (ادب، آرٹ، فنِ تعمیر وغیرہ) 145

فرشتوں کا ارتقا 145

علم الملائکہ 146

فرشتوں کا ظہور 146

فرشتہ پرستی 146

ادب میں فرشتے 147

آرٹ میں فرشتے 150

فنِ تعمیر میں فرشتے 153

مقدس فرشتوں کے اعمال 158

پرندے بطور فرشتے 159

فرشتوں سے رابطہ 159

فرشتوں کی سمتیں 160

ہفتے کے دن اور فرشتے 161

موسموں کے فرشتے 162

علم النجوم، حکمرانی اور فرشتے 162

معادیات 162

فرشتوں کی زبان 163

قریب المرگ تجربات اور فرشتے 163

فرشتے تحت الشعور میں راہنما کے طور پر 165

برزخ کے فرشتے 167

اڑن طشتریاں اور فرشتے 167

اجتماعی لاشعور اور فرشتے 168

مترجم کا نوٹ

اگر چہ فرشتوں کا تصور ہماری روز مرہ زبان، ضرب الامثال، محاوروں اور شاعری کے علاوہ آرٹ میں بھی موجو ہے، لیکن اردو زبان میں ان کے حوالے سے کوئی جامع تحریر موجود نہیں۔ انٹرنیٹ پر انگریزی کی کوئی ایسی کتاب بھی نہیں مل سکی جس میں مختلف مذاہب اور تہذیبوں میں فرشتوں کے تصور اور کردار کی وضاحت کی گئی ہو...... حالانکہ تینوں بڑے وحدانیت پرست مذاہب (اور بالخصوص اسلام) میں ملائکہ خدا کے قاصد ہونے کے ناتے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں...... آسمان پر بیٹھے خدا اور زمین پر بسنے والے انسانوں کے درمیان فرشتے ہی واحد وسیلہ ہیں۔ وہ مختلف مذہبی تجربات...... رویا، مکاشفات، خوابوں، معجزات، کرشمات، غیبی امداد کے واقعات...... کی بہت سی کہانیوں اور الف لیلہ ولیلہ کے علاوہ اولیا کے قصوں میں بھی ملتے ہیں۔ ہم نے تمام ایسی نیم الوہی۔نیم انسانی لطیف ''ہستیوں'' کو فرشتوں میں شمار کیا ہے جنھوں نے مختلف مذاہب اور تہذیبوں میں بطور تصور ترقی و مقبولیت پائی۔

اس سلسلے میں لیوس اولیور کی کتاب ''Angels: A-Z'' خاص طور پر مددگار ثابت ہوئی اور فرشتوں کا مختصر تعارف وہیں سے لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر راہنما کتب اور وسائل میں درج

ذیل شامل ہیں:

Macmillan Encyclopedia of Religion.

Encyclopedia of Religion and Ethics.

Catholic Encyclopedia.

Encyclopedia of the Unexplained.

Britannica Encyclopedia.

Encarta Encyclopedia.

Wikipedia, the Free Encyclopedia.

البدایہ والنہایہ، از ابن کثیر۔

اشاریہ مضامین قرآن۔

بائبل کے سواہم موضوعات۔

تذکرۃ الاولیا، از فرید الدین عطار۔

یہ کتاب نگارشات کی کئی برس سے جاری ''مابعدالطبیعیاتی سیریز'' کی ایک اور کڑی ہے۔ ادارہ اس سے قبل ''خدا کی تاریخ''، ''روح کی تاریخ''، ''شیطان کی تاریخ''، ''موت کی تاریخ''، ''جادو کی تاریخ'' اور ''پراسرار واقعات کا انسائیکلوپیڈیا'' شائع کر چکا ہے۔ ''حیات بعد الموت'' اور ''جنت و دوزخ کی تاریخ'' زیر طبع ہیں۔ مترجم کا مقصد مابعدالطبیعیاتی تصورات کو تاریخ و تہذیب کی روشنی میں پرکھنا اور پیش کرتا ہے تاکہ موافقتوں اور تضادات کے علاوہ سیاسی وثقافتی اثرات کو واضح کیا جا سکے۔

اس کتاب میں فرشتوں کے ناموں کے انگریزی تلفظ اور آخر میں یہودوی-عیسائی صحائف کے غیر مانوس ناموں کی فہرست کے علاوہ مغربی آرٹسٹوں کی بنائی ہوئی تقریباً 30 پینٹنگز اور خاکوں کے عکس بھی دیے گئے ہیں کیونکہ بالخصوص مذہبی فن تعمیر اور مذہبی روایت میں تصاویر کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ (مثلاً کرسمس کارڈز کی طرح عید کارڈز پر بھی فرشتہ نما پروار شبیہیں دیکھی جا سکتی ہیں۔) تاہم، ہم نے اسلامی روایت میں شامل کسی بھی فرشتے کی کوئی تصویر شامل نہیں کی، مگر ان کے خدوخال اور قد و قامت اور دیگر خصوصیات کا بیان ضرور شامل کیا جو مذہبی و تاریخی کتب میں ملتا ہے۔

یاسر جواد (2007ء، لاہور)

فرشتوں کا تصور......ایک تاریخی جائزہ

آج بھی زیادہ تر مذاہب کے بہت سے لوگوں کو یقین ہے کہ سب انسانوں کے ساتھ بدی اور نیکی کا ایک ایک فرشتہ مقرر ہے جو خدائے مطلق کے فرامین پر عمل کروانے کی ہدایات دینے کے علاوہ نافرمانی کی صورت میں گناہوں کا اندراج بھی کرتے جاتے ہیں۔ تہذیبی اعتبار سے بات کی جائے تو سب سے پہلے سامیوں نے روحوں اور فرشتوں کا تصور کیا۔ اشوریوں کے ہاں مختلف پردار جانور ملتے ہیں جنہیں شہر، کسی معبد یا مخصوص عمارت کا محافظ تصور کیا جاتا تھا۔ لیکن فرشتوں پر یقین اور اس میں بدلتے ہوئے رجحانات کے لیے زرتشت مت، یہودیت، عیسائیت اور اسلام جیسے وحدانیت پرست مذاہب کی روایات پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ (آئندہ ابواب میں ان پر الگ الگ تفصیلاً بات کی گئی ہے۔)

فرشتے ایسی روحانی ہستیوں کے نہایت متنوع گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو ماورائی اقلیم اور

CamScanner

انسان کی ناپاک فانی دنیا کے مابین قاصد کا کام انجام دیتی ہیں۔ مغربی مذاہب میں "Angels" کی اصطلاح بالتخصیص طور پر نیک اور مہربان شیطانوں کو ممیز کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ تاہم، بیش تر دیگر مذاہب میں اچھے اور برے شیطانوں کے درمیان فرق کم واضح ہے؛ ان کے طرزِ عمل کا دارومدار صورتِ حالات اور افراد و گروہوں کے طرزِ عمل پر ہوتا ہے۔

ماخذ اور کام:

لفظ angel یونانی زبان کے "aggelos" سے ماخوذ ہے جس کا عبرانی ترجمہ ملاکھ (mal'akh) یعنی قاصد کیا گیا۔ لفظ کا لغوی مطلب الوہی قاصدوں کی حیثیت میں فرشتوں کے اولین وظیفے کی نشاندہی کرتا ہے۔ خدا فرشتوں کو انسانوں کی جانب بھیجتا ہے تاکہ وہ انہیں ان کی مطلق ہستی، مقصد اور مقدر سے آگاہ کریں۔

زرتشت مت، یہودیت، عیسائیت اور اسلام جیسے الہام پر مبنی مذاہب میں فرشتوں کا کردار بھرپور انداز میں وضاحت شدہ ہے۔ یہ مذاہب انسان اور خدا کے درمیان فاصلے پر زور دیتے ہیں: نتیجتاً انہیں دونوں کے درمیان پیغامات لانے لیجانے والوں کی ضرورت سب سے زیادہ پڑی۔ کثرت پرستانہ مذاہب میں انسان اور دیوتاؤں کے درمیان فاصلہ کم واضح ہے۔ لہٰذا فرشتوں کے وظائف خود دیوتا ہی انجام دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وحدانیت پرست مذاہب میں فرشتہ نما قاصدوں کا کردار نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ خدا اور انسان کے درمیان کوئی فاصلہ ہی نہیں۔ ساری کائنات مقدس ہے؛ خدا یا معبود اور انسانوں کا جوہر مشترک ہے۔ الہام کسی واحد، دور دراز، الوہی ماخذ کے بجائے اندر سے آتا اور مراقبے سے تحریک یافتہ یا بصیرت یافتہ افراد کی تعلیمات سے فیض یاب ہوتا ہے (جیسے جین مت میں تیرتھنکر یا بدھ مت میں بودھستو)۔ بایں ہمہ کثرت پرست اور وحدانیت پرست دونوں مذاہب میں فرشتوں سے مشابہ روحانی ہستیاں ملتی ہیں تاکہ افراد کو دیوتاؤں اور روحوں کے ساتھ مناسب رتبہ حاصل کرنے میں مدد دے سکیں۔ مثلاً چینی مذہب میں شین (Shen) مہربان روحیں ہیں (کبھی کبھی اجداد کے بھوت) جو موزوں بھینٹوں اور رسوم کے ذریعہ زندہ افراد کی خدمت کرتی ہیں۔ شنتو مت میں "کامی" دیوتاؤں،

اجداد اور حتیٰ کہ فطری اشیا کی روحیں ہیں جن کی حمایت اور مدد عقیدت اور اطاعت کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے۔ جاپانی بودھی کامی کو دیوتاؤں یا بودھستوؤں کی مجسم صورتیں خیال کرتے ہیں۔

یہودیت اور زرتشت مت:

ابتدائی عبرانی فکر میں خدا براہ راست لوگوں پر ظاہر ہوتا اور ان سے گفتگو کرتا ہے (کتاب پیدائش 3:8؛ خروج 12:1)۔ وہ اکثر انسانی معاملات میں بھی مداخلت کر کے تشدد اور تادیبی رویہ اختیار ہے۔ خدا کی بربری فطرت ایک خانہ بدوش، فاتح قبیلے کی اقدار کی عکاس ہے جس کی اخلاقیات رسوم اور ٹیبو پر مبنی تھیں۔ پیغمبروں اور قبل از خروج مصنفین کے زیر اثر ان قدیم تصورات پر نظر ثانی کر کے سماجی انصاف پر مبنی ایک اخلاقیات وضع کی گئی۔ ایک نئے مذہبی طبقے نے براہ راست خدا سے رجوع کیے بغیر شر کی وضاحت کی۔ انسانوں کے ساتھ خدا کی روبروئی میں فرشتوں اور بدروحوں نے خدا کی جگہ لے لی، اور شیطان نے اپنے تباہ کن اختیارات حاصل کیے۔

اسی طرح صدیوں کے دوران فرشتوں کی بھی قلب ماہیت ہوئی۔ ابتدائی بائبلی کہانیوں میں (مثلاً زبور 78:49؛ سیموئیل 1، 18:10) وہ بدخواہ اور قاتلانہ ہو سکتے ہیں۔ بعد کے مصنفین نے بدخواہ روحوں کے مقابلے میں ان کی مہربانی یا کم از کم راست بازی پر زور دیا۔ شر انگیز بدروحوں اور ان کے رہنما شیطان کا ماخذ بعد کی یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں زبردست قیاس آرائیوں کا موضوع بنا۔ عمومی نقطہ نگاہ کے مطابق شیطان اور اس کے پیروکار نافرمان فرشتے تھے جنہیں حسد، رشک یا لالچ کی وجہ سے جنت بدر کیا گیا۔

یہودیت میں مفصل علم الملائکہ کی ترقی بابلی اسیری (چھٹی صدی قبل مسیح) کا نتیجہ اور زرتشت مت کے اثر کا حاصل تھی۔ اہورا مزدا (مہربان دیوتا) اور انگرا مینیو (بدخواہ دیوتا) کے درمیان کائناتی جنگ کی زرتشتی اسطورہ نے عبرانی صحائف اور Apocrypha نے علم الملائکہ اور شیطانیات پر گہرے اثرات مرتب کیے، جس نے آگے چل کر یہودی، عیسائی اور مسلمان فکر کو متاثر کیا۔ عہد نامۂ عتیق کا خدا بھی اہورا مزدا کی طرح فرشتوں کی ایک فوج میں گھرا ہوا ہے۔ وہ ''رب الافواج'' ہے اور اس کے جنگجو فرشتے شیطان کی زیر قیادت شر انگیز قوتوں سے لڑتے ہیں۔ شیطان نے آہستہ

CamScanner

رئیس الملائکہ رافیل کو اکثر توبیاس کے ہمراہ پیش کیا گیا (13 ویں صدی)۔

آہستہ سب سے بڑے دشمن انگرا مینیو کی صورت اختیار کرلی۔

یہودیت نے زرتشت مت والی ہی تقسیم کائنات کو قبول کرلیا: آسمان، زمین اور پاتال یا جہنم کی اقالیم۔ آسمان افلاک خطہ ہے جہاں خدا اور اس کے ملائکہ آباد ہیں۔ زمین، انسان کی دنیا،

CamScanner

زمان ومکان اور علت ومعلول میں محدود ہے۔ بگاڑ، بد نظمی، تاریکی اور موت کی زیر زمین دنیا یعنی پاتال شیطان اور اس کے شرانگیز پیروکاروں کا مسکن ہے۔ تین حصوں پر مشتمل اس کائنات نے یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے مذہبی، مابعد الطبیعیاتی اور سائنسی تصورات کے لیے بنیاد بنائے رکھی، حتیٰ کہ سولہویں صدی میں کاپرنیکس نے انقلاب بپا کر دیا۔ تین حصوں پر مشتمل کائنات میں زمین ایک غیر کامل کارواں سرائے ہے جہاں انسان آباد ہے...... متضاد ترنگوں کا حامل، اپنے ماخذ سے ناآشنا، اپنی تقدیر اور فطرت سے لاعلم۔ فرشتوں کا اصل مقصد خدا اور انسان کے درمیان حائل فاصلے کو پاٹنا ہے۔ زرتشت مت میں یہ فاصلہ (دیوتاؤں کے مابین) اس قدیم لڑائی کا نتیجہ تھا جس نے انسان کو ایک اجنبی دنیا میں بے سہارا اور بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں یہ دوری انسان کے گناہ اور بہشت بدری کا نتیجہ تھی۔ وجہ چاہے کچھ بھی ہو، لیکن انسان اپنے خالق کے ساتھ تعلق کو بھول گئے یا انہیں اپنی تخلیق کا مقصد سمجھ نہ آیا۔ چونکہ فرشتے انسانی روپ دھارنے کے قابل ہیں۔ اس لیے وہ آسمان اور زمین کی خلیج کو پاٹنے اور الوہی ارادے، قانون اور منصوبے کو منکشف کرنے کے قابل ہوئے۔ فرشتوں کے الہامی کردار کو اجاگر کرنے میں یہودیت مت نے زرتشت مت کی پیروی کی۔ زرتشت مت کے امیشا سپنتاؤں میں سے ایک ووہومناہ (نیک سوچ) زرتشت پر ظاہر ہوا اور خدا کی حقیقی فطرت اور انسان کے ساتھ اس کے وعدے کے متعلق بتایا۔

عبرانی صحائف میں فرشتوں کے وظائف زرتشت مت والے ہی ہیں۔ وہ خدا کی مدح سرائی کرتے، الوہی صداقت افشا کرتے اور منشائے ایزدی کے مطابق عمل کرتے ہوئے اچھوں کو انعام اور بروں کو سزا دیتے ہیں۔ وہ انسانوں کو خدا کی تفہیم میں مدد دیتے اور اس کی نظر میں ایک موزوں مقام حاصل کرنے کے قابل بھی بناتے ہیں۔ نیز وہ راست بازوں کی روحوں کو آسمان تک لیجانے کا وظیفہ بھی انجام دیتے ہیں۔

فرشتے الوہی قانون کا نفاذ کرتے وقت یا بروں کو سزا دینے کی خاطر بے رحم بھی بن سکتے ہیں (حزقی ایل،9)۔ تاہم، وہ راست بازوں کے ساتھ اپنے طرز عمل میں توجہ اور سرپرستی کا مثالی نمونہ ہیں۔ مکاشفاتی (Apocryphal) کتاب Tobit (دوسری صدی قبل مسیح) میں رئیس الملائکہ رافیل

ایک خطرناک سفر میں نوجوان ہیرو تو بیاس کی راہنمائی کرتا اور جادوئی منتر بتاتا ہے جو اسے شیطان اسمودئیس سے محفوظ رکھتا اور اس کے باپ کی بینائی بحال کرتا ہے۔ تو بیاس کی معاونت کرتے ہوئے رافیل اُن محافظ فرشتوں جیسا انداز اپناتا ہے جو بعد کی یہودیت اور کیتھولک ازم میں بے پناہ اہمیت اختیار کر گئے۔ یہ سرپرست فرشتے ''فراوشی'' نامی زرتشتی روحوں جیسے تھے......اجدادی روحوں، سرپرست روحوں اور افراد کے لافانی اجزا کے درمیان ایک مقامِ اتصال۔

عبرانی صحائف میں دو رئیس الملائکہ کا ذکر موجود ہے: میکائیل یا مائیکل (خدا جیسا) آسمانی لشکروں کا جنگجو سردار؛ اور جبرائیل یا گابرئیل (خدا کا انسان)، آسمانی قاصد۔ مکاشفاتی اناجیل (Apocrypha) میں مزید دو رئیس الملائکہ کا ذکر ہے: رافیل (خدا کی شفا) جو Tobit میں مذکور ہے؛ اور اُرئیل (خدا میرا نور ہے) جس کا ذکر 2 Esdras میں آیا ہے۔ Tobit میں سات بے نام رئیس الملائکہ کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس کے علاوہ عبرانی صحائف میں فرشتوں کے دو سلسلے بھی موجود ہیں۔ چھ پروں والے سیرافیم جو الوہی تخت کے اردگرد منڈلاتے اور خدا کی مدح سرائی کرتے رہتے ہیں، اور دوسرے کروبیم جن کے متعلق حزقی ایل نے بیان کیا۔ سلیمان نے زیتون سے تراشے اور سونا چڑھے پردار کروبیم کے دو دیو قامت بت معبد کے نہایت اندرونی حصے میں نصب کیے، اور خدا نے آدم و حوا کے نکالے جانے کے بعد باغ عدن کے مدخل پر شمشیر شعلہ بردار کروب کو تعینات کیا۔

بعد کی یہودیت کا علم الملائکہ غناسطی، عیسائی اور عوامی اعتقادات کو جذب کر لینے کے نتیجے میں حد درجہ تفصیلی ہوتا چلا گیا۔

عیسائیت میں فرشتے:

عہد نامۂ جدید کے فرشتے بھی عہد نامۂ عتیق کے فرشتوں جیسے وظائف انجام دیتے ہیں۔ تاہم، مسیحی علم الملائکہ زیادہ مفصل ہے اور غناسطی و عوامی اعتقادات کو زیادہ منعکس کرتا ہے۔ مسیحی دور کی پہلی چار صدیوں کے دوران پھلنے پھولنے والے غناسطی عیسائی، یہودی اور پاگان (بت پرست) شاخوں کا ملغوبہ تھے، لیکن انہوں نے مجموعی طور پر کائنات کو خیر اور شر کے درمیان لڑائی کا

ایک میدان تصور کیا۔ وہ انسان کو ایک شیطانی شخصیت کی پیدا کردہ کائنات میں محبوس مانتے تھے۔ انسان کا مشن ان آسمانوں پر واپس جانا تھا جہاں سے وہ آیا۔ یہ کام کرنے کے لیے روح کو سات مراحل یا درجات سے گزرنا تھا جن میں ہر ایک پر ایک ایک فرشتہ قادر تھا۔ فرشتے صرف اُن روحوں کو آگے جانے کی اجازت دیتے جو انہیں ان کے نام لے کر مخاطب کرتیں اور موزوں منتر پڑھتی تھیں۔ ان ناموں اور منتروں کا علم ہی غناسطیوں کی بجہ تسمیہ ہے۔ Gnostics کا لفظی مطلب ''اہل علم'' بنتا ہے (عربی میں یہ بگڑ کر غناسطی بن گیا)۔

یہودیوں کے ساتھ ساتھ بہت سے عیسائیوں نے بھی یہ غناسطی عقیدہ قبول کر لیا کہ فرشتوں نے تخلیق میں کردار ادا کیا اور کائنات کو چلائے رکھنے کے عمل میں شریک ہیں۔ سکندریہ کے کلیمنٹ (150-215ء) کو یقین تھا کہ ستاروں اور چار عناصر کی حرکت فرشتوں کے کنٹرول میں تھی۔ ستاروں کو فرشتوں کے ساتھ شناخت کیے جانے کا امر وضاحت کرتا ہے کہ ان کی تعداد، خوبصورتی اور تابانی کتنی زیادہ تھی۔ کچھ ابتدائی عیسائیوں (جو غالباً سابق غناسطی ہی تھے) نے فرشتوں کی پرستش کی اور انہیں بطور ثالث مسیح سے بھی زیادہ طاقتور مانا۔ غالباً اسی لیے عہد نامۂ جدید میں فرشتوں کی عبادت کے خلاف حکم آیا ہے (عبرانیوں، 1:44)۔ فرشتوں سے مدد مانگنے کی غناسطی روایت نے اس ملکوتی سحر میں حصہ ڈالا جو عوامی یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں ترقی پذیر ہوا۔

عبرانی صحائف کے فرشتوں کی طرح مسیحی فرشتے بھی خدا کے قاصد اور ایلچی ہیں۔ انہوں نے مسیح کی پیدائش کا اعلان کیا اور کرۂ ارض پر اس کے مشن کی تصدیق کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے حواریوں، اولیا اور شہدا کے مشن کو بھی معتبریت بخشی۔ عیسائیوں کی روزمرہ زندگی میں فرشتوں کا بڑا عمل دخل ہے۔ وہ ساکرامنٹس کی صدارت کرتے ہیں۔ لہٰذا مسیحی زندگی کے اہم ترین لمحوں میں شامل ہیں۔ وہ روز حشر کا اعلان کریں گے اور اچھوں بروں کی تمیز کریں گے۔ رئیس الملائکہ میکائیل (مائیکل) مرنے والوں کی روحوں کو تولتا ہے۔ فرشتے عیسائیوں کو بے شمار طریقوں سے نجات پانے میں مدد دیتے ہیں، ان کے بغیر کوئی دعا نہیں ہو سکتی۔ وہ اہل ایمان کی دعائیں خدا تک لیجاتے ہیں۔ وہ کمزور کو طاقت اور کچلے ہوؤں کو تسلی دیتے ہیں (بالخصوص شہدا کو)۔ اولیاء کی سوانحات کے مطابق انہوں نے فرانسسکیوں کی خانقاہ میں راہبوں کے لیے کھانا بھی پکایا۔

روایت کہتی ہے کہ بچوں کے محافظ فرشتے آسمان پر، خدا کے قریب، ایک خصوصی مراعات یافتہ مقام رکھتے ہیں (متی، 18:10)۔

اسلام میں فرشتے:

اسلام کا علم الملائکہ یہودوی اور مسیحی نقوش پر ہی چلتا ہے۔ فرشتوں کے درمیان گھرا ہوا خدا ساتویں آسمان (عرش) پر تخت نشین ہے۔ فرشتے زمینی بادشاہ کے خدام کی طرح خدا کی خدمت کرتے اور اس کے قاصدوں کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ اسلامی روایت کے مطابق فرشتہ ہی حضرت محمدؐ پر وحی لے کر آیا، لیکن آپؐ اسے جن سمجھے اور بہت پریشان ہوئے۔ انجام کار جبرئیل (علیہ السلام) آپؐ پر ظاہر ہوئے اور آپؐ کے پیغمبر ہونے کی توثیق کر دی۔ فرشتۂ وحی کی حیثیت میں جبرئیل آپ کو پروں والے گھوڑے براق پہ بٹھا کر سات آسمانوں کی سیر کروانے لے گئے۔ قرآن میں دیگر فرشتوں کا بھی ذکر ہے۔ میکائیل (مائیکل) انسانوں کو کھانا اور علم دیتا ہے؛ عزرائیل ملک الموت ہے؛ Isafal یا اسرافیل جسموں میں روح پھونکتا ہے اور روزِ حشر کا اعلان کرنے کے لیے بگل بھی وہی بجائے گا۔ عوامی عقیدے کے مطابق فرشتہ صفت عورتوں ''حوروں'' کا ایک ٹولہ مسلمانوں کی جنت میں رہتا ہے۔ ان حوروں کا کام جنت میں جانے والے مسلمان مردوں کو شہوانی مسرت بہم پہنچانا ہے۔ حوریں ہندو افلاک کی مسحور کن اور جنسی اعمال میں تربیت یافتہ اپسراؤں جیسی ہیں۔ حوروں اور اپسراؤں کی شہوانیت عیسائی فرشتوں کی غیر جنسیت سے واضح طور پر متضاد ہے۔

فرشتوں کے مراتب:

فرشتوں کو عموماً چار یا سات سلسلوں میں گروہ بند کیا جاتا ہے۔ رومن مقدس کتب ''Sibylline Oracles'' میں چار سلسلے بیان کیے گئے ہیں۔ چوتھے سلسلے کی نمائندگی چار نقاط اصلیہ (کارڈینل پوائنٹس) کرتے ہیں اور یہ کاملیت کی علامت ہیں۔ سات معلوم ''سیاروں'' (پانچ سیارے، سورج اور چاند) کی تعداد نے بابلی فلکیات میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ مذرتشت

مت پر بابلی سائنس کے اثر کا اندازہ زرتشتی علم کائنات میں سات کے ہندسے کو دی گئی اہمیت سے ہوتا ہے۔ سات مقدس لافانی ہستیوں کی شناخت سات سیاروں کے ساتھ کی گئی۔ سیاروں کو سات کروں میں حرکت کرتا ہوا مانا جاتا تھا۔ مقدس لافانیوں کے برعکس سات شرانگیز روحیں تھیں، جنہوں نے عیسائیت کے ہاں سات مہلک گناہوں کی صورت اختیار کر لی۔ غناسطیوں نے فرشتوں کے سات سلسلے شناخت کیے اور انہیں سات کروں کے ساتھ شناخت کیا۔ عہد نامۂ جدید میں فرشتوں کے سات سلسلے گنوائے گئے ہیں: تخت، عتیق، نیکیاں، طاقتیں، جاگیریں، رئیس الملائکہ، اور ملائکہ (Dominions ،Powers ،Virtues ،Antiques ،Thrones، Archangels اور Angels)۔ سکندریہ کے کلیمنٹ اور دیگر ابتدائی عیسائی ماہرین الٰہیات نے ان سات سلسلوں کو قبول کیا۔

Areopagite کے ڈایونی سیئس (پانچویں صدی عیسوی کا آخر) کی تحریروں میں یہودی اور مسیحی علم الملائکہ کے بہت سے دھارے ایک منظم کل میں سما گئے۔ عہد نامۂ جدید میں مذکور سات طبقہ ہائے ملائکہ میں ڈایونی سیئس نے دو کا اضافہ کیا (جن کا ذکر عہد نامۂ عتیق میں آیا ہے)...... کروبیم اور سیرافیم۔ اس طرح تین تین کی منڈلیوں والے کل تین طبقے بن گئے (تثلیث کا عدد 3 تین مرتبہ دہرایا گیا)۔ ان تین طبقوں میں سے اعلیٰ ترین میں سیرافیم، کروبیم اور تخت (Thrones) شامل ہیں۔ ان کا کام خدا کا مراقبہ کرنا بتایا گیا۔ ریتوں، نیکیوں اور طاقتوں پر مشتمل دوسرا طبقہ کائنات پر حکمران ہے۔ جبکہ جاگیروں یا اقالیم، رئیس الملائکہ اور ملائکہ پر مشتمل تیسرے طبقے کا کام دو بالاتر طبقات کے احکامات کو لانا اور لیجانا ہے۔

خصوصیات یا اوصاف:

اگرچہ فرشتوں کے وظائف واضح طور پر بیان کر دیے گئے، لیکن ان کی فطرت اور خدا کے ساتھ تعلق بدستور اختلاف رائے کا معاملہ رہا اور اب بھی ہے۔ زرتشت مت میں "سات مقدس لافانی" اہورا مزدا میں سے صادر ہوئے اور لہٰذا وہ الوہی ہیں۔ مختلف غناسطی نظاموں میں مکاشفات کا ایک حیرت انگیز تنوع خدا اور انسان کے درمیان وسیلے کا کام دیتا ہے۔ مثلاً مانویت

(جو تیسری صدی عیسوی میں عیسائیت کے مقابل آئی) میں ملکوتی ہستیوں کی ایک بہت بڑی تعداد کا صدور ''عظمت کے باپ'' میں سے ہوا..... بشمول ''بارہ روشن نگینوں،'' ''بارہ زمانوں،'' ''نور کے دوستوں'' اور دیگر کے۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں وحدانیت پر اصرار نے اس جیسے وحدت الوجودی صدورات کا تدارک کر دیا ہوگا، لیکن فرشتوں کو benei elohim یا ''خدا کے بیٹے'' قرار دیے جانے کے باعث (زبور، 29:1) اس عمومی عقیدے کو بڑھاوا ملا ہوگا کہ وہ الوہی یا نیم الوہی ہستیاں ہیں جو بذات خود معبود کہلانے کی حقدار ہیں۔ سرکاری سطح پر تادیب کیے جانے کے باوجود عوامی تخیل میں یہ تصور قائم رہا کہ الوہی روحیں (شیطان، پریاں، بھوت، جن وغیرہ) انسان کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ یوں سحر کے لیے منطقی بنیاد فراہم ہوئی۔

اگرچہ فرشتوں کو روحانی ہستیاں مانا گیا، لیکن اس بارے میں اختلاف رائے موجود رہا کہ آیا ان کے اختیار کردہ جسم مادی ہیں یا وہ محض مادی نظر آنے کا دھوکا دیتے ہیں۔ سینٹ آگسٹائن نے انہیں مادی مانا۔ ڈایونی سیس نے اختلاف کرتے ہوئے زور دیا کہ فرشتے خالصتاً روح ہیں۔ بعد کی تمام عیسائیت میں یہی خیال غالب رہا اور ٹامس آکوئنس نے اس کی توثیق کی۔

فرشتوں کی صورت گری:

پانچویں صدی عیسوی کے وسط سے قبل تک فرشتوں کی Iconography متعین نہیں ہوئی تھی۔ تب تک یہودیت سے ورثہ میں ملنے والی شبیہوں سے عیسائیت کا تمام خوف بھی غائب ہو چکا تھا۔ ناقابل بیان کو پیش کرنے کے مسئلے کے ساتھ نبرد آزما عیسائی آرٹسٹوں کو صحائف سے بہت کم مدد ملی۔ وہاں بیان کردہ فرشتے یا تو فانی نوجوانوں جیسے ہی ہیں (کتاب پیدائش، 18:2؛ 19:1) یا پھر ایسی مجرد شبیہیں کہ انہیں تصویر میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً حزقی ایل میں بیان کردہ فرشتوں کے چار پر اور چار چہرے (شیر، بیل، شاہین اور انسان) اور بچھڑے جیسے پاؤں ہیں۔ وہ آتشیں پہیوں پر رواں دکھائی دیتے ہیں۔ اس قسم کے ہیبت ناک امتزاجات اشوری اور مصری آرٹ کا وصف تھے اور مختلف طاقتوں کے اتحاد کی علامت تھے: شیر جیسی طاقت اور شان، بیل جیسی محنت اور لگن، پرندوں جیسی سبک روی، انسان کی ذہانت۔

ابتدائی مسیحی دور میں آرٹسٹوں نے فرشتوں کو پروں کے بغیر نوجوانوں کے روپ میں دکھایا۔ لیکن فرشتوں کی روحانیت پر بڑھتے ہوئے اصرار کے ساتھ ایک نیا مثالی نمونہ تلاش کر لیا گیا...... دو پروں والا لڑکا۔ روحوں کو پردار شبیہوں کے ساتھ شناخت کیے جانے کا رجحان عبرانی صحائف سے پہلے کا ہے، اور اس کا تعلق سورج دیوتا ہورس کے ساتھ بنتا ہے جسے پروں والے سورج کے انداز میں دکھایا گیا۔ 1000 قبل مسیح میں بسالٹ پر بنی ایک منبت کاری (Basalt Relief) پر دکھائی گئی مخلوق یسعیاہ کے بیان کردہ سیرافیم جیسی ہے۔ بطور ماڈل دستیاب دیگر پردار شبیہوں میں اشوری محلوں کے محافظ یونانی فاتحین، اور یونانی دیوتا ہرمیس کی مورتیاں شامل تھیں۔ مرکری کے تمغے (Medallions) بھی ملے ہیں جن پر دیوتا کا نام کھرچ کر میکائیل (Michael) لکھ دیا گیا۔ وہ مذہب بدل کر نئے نئے عیسائی بننے والوں کے تھے جنھوں نے اپنے پاگان طلسمانوں کو مسترد کرنے میں تذبذب کا مظاہرہ کیا۔

الوہی قاصدوں اور ایلچیوں کے طور پر اپنے کردار میں فرشتوں نے مسیحی آرٹ میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ سالہا سال کے دوران مختلف سلسلہ ہائے ملائکہ کو ممیز کرنے کے لیے مختلف اوصاف وضع کر لیے گئے۔ یسعیاہ کے بیان کی مطابقت میں سیرافیم کو کبھی کبھی چھ پروں کے ساتھ اور ڈھالیں اٹھائے ہوئے دکھایا گیا جن پر لفظ Sanctus تین مرتبہ لکھا ہوا تھا۔ ان کے اردگرد دکھائے گئے شعلے خدا کے ساتھ ان کی محبت کی شدت کی علامت تھے۔ کروبیم کو اکثر آنکھوں میں گھرا ہوا یا مور کے پروں کے ساتھ پینٹ کیا گیا (آنکھ یا مور کے پر کی ''آنکھ'' سرایت کر جانے والی ذہانت کی علامت تھی۔ Dominions نے نیزے اور تلواریں اٹھا رکھی ہیں جو خدا کی طاقت کا علامتی نشان ہیں۔ Virtues کے ہاتھ میں ''آلات شوق ہیں...... کانٹوں کا تاج، صلیب اور نیزہ یا برچھی۔ نوع انسانی کے محافظوں کی حیثیت میں Powers نے شعلوں کی تلواریں اٹھائی ہوئی ہیں؛ Principalities حکمرانوں کے محافظوں کی حیثیت میں تلواریں اور عصائے شاہی اٹھائے ہوئے ہیں: رئیس الملائکہ ممیز علامت اور اوصاف کے حامل ہیں: آسمانی لشکروں کا رہنما میکائیل پوری طرح مسلح ہے؛ جبرائیل بشارت مسیح کا نرگس تھامے ہوئے؛ رافیل عموماً توبیاس کے ہمراہ۔

فرشتوں کی روحانیت پر مسیحی اصرار نے اس تصور کی بھی حمایت کی کہ وہ غیر جنسی تھے۔ اس

سے وضاحت ہوتی ہے کہ انہیں جسموں کے بغیر، پردار سروں کے طور پر کیوں دکھایا گیا۔ غیر جنسی ہستیوں کے طور پر فرشتوں کے تصور کو تصویر کشی کی متجانس روایات سے مزید حمایت ملی جن سے عیسائی آرٹسٹوں نے استفادہ کیا۔ نیز، لاطینی اور یونانی زبان میں جنسی بنیاد پر درجہ بندی سے پیدا ہونے والی لسانی گڑ بڑ بھی اس کی وجہ تھی۔ اگرچہ یونانی لفظ ''aggelos'' اسم مذکر ہے، لیکن فرشتوں کو ''فتح'' (Nike) کی مونث شبیہوں کے ساتھ شناخت کیا اور حسن، سچائی، محبت، انصاف اور ہمدردی (لاطینی اور یونانی میں یہ سب اسم مونث ہیں) کی تجسیمات کے طور پر دکھایا گیا۔ تیرہویں صدی تک اگرچہ فرشتوں کو جنسی اوصاف کے بغیر پیش کیا جاتا رہا، لیکن انہیں عموماً پرشباب لڑکوں کی صورت میں ہی پیش کیا گیا۔ فرشتوں کے مثالی حسن پر موخر گوتھک اصرار نسوانی فرشتوں کی صورت پذیری اور فرشتہ نما صورتوں کی نہایت ماورائیت پر منتج ہوا۔ تب نشاۃ ثانیہ میں کلاسیکی آرٹ کی دریافت نو کے ساتھ فرشتے حد درجہ فطری روپ اختیار کرتے گئے۔ کیوپڈ ننھے شیر خوار بچوں کے طور پر فرشتوں کا مثالی نمونہ بن گیا، اور کلاسیکی برہنہ جسموں کا مطالعہ چاک و چوبند، قوی الجثہ فرشتوں کی تصویر کشی پر منتج ہوا (مثلاً ''روز حشر'' از مائیکل اینجلو)۔

جدید دنیا میں فرشتے:

کاپرنیکس کے انقلاب نے فرشتوں پر یقین کی مغربی روایت کی جڑیں کھوکھلی کیں۔ کائنات کی تین حصوں میں تقسیم اب تکوینیاتی سکیم میں بامعنی نہ رہی جس میں کرۂ ارض بھی ممکنہ لامتناہی کائنات میں سورج کے گرد گھومتے ہوئے دیگر سیاروں میں سے ایک تھا۔ چونکہ اب کوئی اوپر یا نیچے، کوئی کامل یا غیر حقیر آسمان موجود نہیں تھا، اس لیے بہشت یا جہنم کا طبعی وجود بھی قابل سوال ٹھہرا۔

لیکن طبعی علوم نے بہشت، دوزخ، فرشتوں اور شیطانوں کی ٹھوس حقیقت پر یقین کو کھوکھلا کیا، جبکہ گزشتہ دو صدیوں میں ہونے والی نفسیاتی دریافتوں نے ان ''ہستیوں'' کو بطور نفسیاتی مظاہر نئی ایقانیت پر سرفراز کیا۔ سگمنڈ فرائیڈ نے بذات خود شخصیت کے ڈھانچے میں سہ جزئی کائنات کا پتا لگایا...... سپر ایگو، ایگو اور اڈ۔ سی جی ینگ نے ایک اجتماعی لاشعور کے وجود کا تصور پیش کیا اور

اسطوریات و مذہب پر آرکی ٹائپ شبیہوں'' یا (اجتماعی لاشعور میں) ''آرکی ٹائپس'' کے حوالے سے بحث کی جو ہر انسان میں موروثی ہیں۔

جدید نفسیات کے مہیا کردہ نفسیاتی تضاد میں بصیرتوں کے ساتھ انفرادی روحوں پر لڑنے والے فرشتوں اور شیطانوں کے تصور نے نیا مفہوم اور معنویت اختیار کی۔

آج ہم واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ پسماندہ قرار دیے جانے والے غریب اور توہم پرست معاشروں کی نسبت ترقی یافتہ اور تکنیکی ممالک میں بھی فرشتوں پر یقین ایک عام بات ہے۔ 1992ء میں کیے گئے ایک گیلپ سروے کے مطابق 76 فیصد نوجوان امریکی لڑکے لڑکیاں فرشتوں پر یقین رکھتے تھے، جبکہ 1978ء میں یہ تناسب 64 فیصد تھا۔

کچھ ماہرین کے خیال میں بے یقینی اور سیاسی و سماجی ابتری کے دور میں ایسی روحانی ہستیوں پر یقین بڑھ گیا ہے جنہیں انسانوں کا محافظ اور مددگار تصور کیا جاتا ہے۔ بہر حال زیادہ تر لوگ اپنے اپنے صحائف کی شہادتوں کی بنیاد پر صدیوں سے فرشتوں اور روحانی ہستیوں کو مانتے آئے ہیں، البتہ ان ہستیوں کے تصورات میں تبدیلی آتی رہی۔

شاید فرشتوں کو شیطان کے مقابلے میں رکھ کر دیکھنے سے معاملہ واضح ہو سکتا ہے۔ بلکہ فرشتوں اور شیطانوں کو بالترتیب نیک اور بد ارواح سمجھا جائے تو ہم حقیقتِ روح کے زیادہ بڑے سوال سے دوچار ہوں گے۔ روح کے تصورات کا تعلق مذاہب کی نسبت ان تہذیبوں کے ساتھ زیادہ ہے جن میں وہ مذاہب پروان چڑھے۔ ہم فرشتوں اور شیطان کے تصورات کے ذریعہ روح کے زیادہ عمیق تصور کو کھوجنے کی کوشش کریں گے اور مختلف بڑے مذاہب میں ان کی ترقی کا جائزہ بھی لیں گے۔

CamScanner

بابل اور زرتشت مت

بائبل سے پتا چلتا ہے کہ فرشتوں یا خدا اور انسان کے درمیان پیغام رسانی کرنے والی روح پر یقین سامی لوگوں کا وصف ہے۔ چنانچہ بابل کے سامیوں کے ہاں اس یقین کی جڑیں تلاش کرنا دلچسپ ہوگا۔ ''قدیم مصر اور بابل کے مذاہب'' کے مصنف Sayce کے مطابق بابل کے قدیم سومیری مذہب پر سامی عقائد کی پیوند کاری ان کی مذہبی بصیرت پر مبنی نظام میں فرشتوں کے داخلے سے عبارت ہے۔ چنانچہ ہم مردوک کے وزیر نیبو (Nebo) میں ''خداوند کے فرشتوں'' کا ایک دلچسپ متوازی دیکھتے ہیں۔ اسے مردوک کے ارادے کا مفسر یا ''فرشتہ'' بھی کہا گیا۔ اور Sayce نے ہومیل کی اس رائے کو قبول کیا کہ Minean کندہ تحریروں سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ قدیم سامی مذہب چاند اور ستارے کی پرستش پر مشتمل تھا، کہ چاند دیوتا Athtar اور ایک ''فرشتہ'' دیوتا عبادت خانے کے سربراہ تھے۔ خیر اور شر کی بادشاہتوں کے درمیان باہمی تضاد کی متوازی صورتحال ''آسمان کی روحوں'' یا Igigi (نی نپ کی زیر قیادت لشکر) اور ''کرۂ ارض کی روحوں'' یا

انونا کی (پاتال میں مقیم) کے تضاد میں ملتی ہے۔ بابلی فرشتے (Sukalli یا) بائبل کے روحانی قاصد ہیں: وہ اپنے خداوند کی منشا کا اعلان کرتے اور اس کے ایما پر وظائف انجام دیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ایک قاصدوں سے بڑھ کر لگتے ہیں: وہ دیوتائے مطلق کے مفسر اور نائب تھے، چنانچہ

پردار برہنہ دیوی جسے دیوی للتھ مانا جاتا ہے (میسوپوٹامیا، 2000 تا 1600 ق م)۔

CamScanner

نیو"بورسپا کا پیغمبر" ہے۔ ان فرشتوں کو دیوتا (جس کے وہ نائب ہیں) کے "بیٹے" بھی کہا گیا۔ چنانچہ نی نپ (جو ایک دور میں اِن لیل کا قاصد تھا) بالکل اسی طرح اس کے بیٹے کی صورت اختیار کر گیا جیسے مردوک ایا کا بیٹا بنا۔ تخلیق اور سیلاب عظیم کے بابلی بیانات بائبلی بیانات کے ساتھ زیادہ تفاوت نہیں رکھتے۔ اور یہی بات دیوتاؤں اور فرشتوں کے بے ترتیب سلسلہ ہائے مراتب کے متعلق کہی جا ہیے جنہیں جدید تحقیق نے آشکار کیا۔ شاید ہم تمام مذاہب کی صورتوں میں ایک قدیم فطرت پرستی کی باقیات دیکھنے میں حق بجانب ہیں جو کچھ موقعوں پر زیادہ خالص الہام کی ناقدری کرنے میں کامیاب ہوئی، اور جس کے نتیجے میں بہت سی فالتو چیزیں بھی پیدا ہوئیں۔

چنانچہ بائبل بلاشبہ مخصوص فرشتوں کو خصوصی علاقوں کا انچارج تسلیم کرتی ہے (دانی ایل، 10)۔ یہ عقیدہ جنات کے عرب تصور میں نسبتاً پست حالت میں موجود رہا جو مخصوص مقامات پر منڈلاتے ہیں۔ اس کا ایک حوالہ شاید کتاب پیدائش (32:1,2) میں دیکھا جا سکتا ہے...... "اور یعقوب نے بھی اپنی راہ لی اور خدا کے فرشتے اُسے ملے۔ اور یعقوبؑ نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ خدا کا لشکر ہے اور اس جگہ کا نام محنایم رکھا۔" (محنایم کا مطلب "ڈیرے" یا پڑاؤ ڈالنا ہے۔) عرب علاقے میں پٹیرا کے متعلق کی جانے والی حالیہ تحقیقات سے ایسے قطعات ظاہر ہوئے ہیں جنہیں فرشتوں کے ڈیروں کے طور پر پتھروں سے نشان زدہ کیا گیا تھا، اور خانہ بدوش قبائل عبادت اور قربانی کے لیے وہاں جاتے ہیں۔ ان جگہوں کو دیا گیا نام کتاب پیدائش کے مذکورہ بالا اقتباس میں 'محنایم' سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے۔ بیت ایل کے مقام پر یعقوب کا خواب (پیدائش، 28:12) بھی شاید اسی کیٹگری میں آتا ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ بائبل میں بھی کچھ الہام نہیں، اور القا یافتہ تحریروں کا مقصد محض ہمیں نئی سچائیاں بتانا نہیں بلکہ فطرت کی سکھلائی ہوئی مخصوص سچائیوں کو واضح کرنا بھی ہے۔ جدید نکتۂ نظر بائبل کی ہر چیز کو نہایت قدیم مانتا اور سمجھتا ہے کہ بائبلی تحریریں قدیم دور کی ہونے کے باعث ان میں شامل مذہب بھی قدیم ہوگا۔ یہ نکتۂ نظر Haag کی "Theologie Biblique" (ص 339) میں ملتا ہے۔ اس مصنف نے بائبلی فرشتوں کو محض ایسے قدیم معبود خیال کیا جو وحدانیت کی فاتحانہ پیش رفت کے باعث گر کر نیم دیوتا بن گئے۔

CS CamScanner

ژینداوستا میں فرشتے:

بائبل کے فرشتوں اور ژینداوستا کے ایشا سپینتا (عظیم رئیس الملائکہ) کے درمیان تعلق کھوجنے کی کوششیں بھی کی گئی ہیں۔ فارسی غلبے اور بابلی اسیری نے فرشتوں کے عبرانی تصور پر بہت زیادہ اثر ڈالا۔ یہ امر یروشلم کی تالمود، روش ہشنا (Rosch Haschanna) 5.6 میں تسلیم کیا گیا ہے، جہاں یہ کہا گیا کہ فرشتوں کے نام بابل سے آئے۔ تاہم، یہ کسی بھی طرح واضح نہیں ہے کہ اوستا کے صفحات میں اس قدر نمایاں نظر آنے والی ملکوتی ہستیاں ساسانیوں کے قدیم فارسی نو زرتشت مت سے منسوب ہیں۔ Darmesteter کے خیال میں اگر ایسا ہے تو ہمیں اس انتساب کو بالکل الٹتے ہوئے زرتشتی فرشتوں کو بائبل اور فیلو کے زیر اثر قرار دینا پڑے گا۔ ژینداوستا کے سات ایشا سپینتا اور بائبل کے سات فرشتوں کے درمیان مشابہت پر زور دیا گیا ہے ''جو خدا کے حضور کھڑے رہتے ہیں۔'' لیکن یاد رہے کہ اول الذکر فرشتوں کی اصل تعداد چھ ہے، اور ''ان کے باپ اہورا مزدا'' کو بھی شمار کرنے سے سات کی تعداد پوری ہو جاتی ہے۔ نیز، یہ زرتشتی رئیس الملائکہ نسبتاً زیادہ مجرد ہے: بائبل میں وہ کسی بھاری ذمہ داریوں کا حامل فرد نہیں۔

بائبلی دور اور یہودیت

فرشتے کے لیے بائبلی نام کا مطلب محض "قاصد" بنتا ہے۔ خدا کے نام (ایل) کا اضافہ کرنے سے ہی "Angel" بنا، یعنی خداوند کا فرشتہ (زکریا، 12:8) دیگر القابات "خدا کے بیٹے" (پیدائش 6:4) اور "مقدس" (زبور 89:6) ہیں۔

فرشتے نہایت دلکش انسانوں کی صورت میں بھی آدمی کے سامنے آتے ہیں اور فوراً ہی شناخت نہیں کیے جاتے (پیدائش 8:2 اور 19:5؛ قضاۃ 6:17)۔ وہ ہوا میں آتے ہیں، نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں: ان کی چھوئی ہوئی بھینٹوں کو آگ نگل لیتی ہے: وہ قربانی کی آگ میں غائب ہو جاتے ہیں: مثلاً الیاس جو ایک آتشیں رتھ میں آسمان پر گیا: اور وہ جھاڑیوں کے شعلوں میں سے بھی نمودار ہو سکتے ہیں...... "تب خداوند کے فرشتہ نے اس عصا کی نوک سے جو اس کے ساتھ میں تھا گوشت اور فطیری روٹیوں کو چھوا اور اس پتھر سے آگ نکلی اور اس نے گوشت اور فطیری روٹیوں کو بھسم کر دیا۔ تب خداوند کا فرشتہ اس کی نظر سے غائب ہو گیا۔" (قضاۃ، 6:21) وہ آسمان

جیسے صاف اور روشن ہیں، لہٰذا وہ آگ سے بنے ہیں اور نور کے ہالے میں گھرے رہتے ہیں (ایوب، 15:15)۔ جیسا کہ زبور کے مصنف نے کہا: ''تو اپنے فرشتوں کو ہوائیں اور اپنے خادموں کو آگ کے شعلے بناتا ہے۔'' اگرچہ فرشتے انسانوں کی بیٹیوں سے مجامعت کرتے (پیدائش، 4) اور آسمانی روٹی (زبور، 78:25) کھاتے ہیں، مگر پھر بھی غیر مادی ہیں اور زمان و مکان کے قیدی نہیں۔

فرشتوں کی ظاہری شکل:

ورائے انسان ہونے کے باوجود فرشتے انسانی روپ دھارتے ہیں۔ یہ قدیم ترین تصور ہے۔ بعد از بائبل ادوار میں وہ درجہ بدرجہ اور بالخصوص اپنے ذمہ لگائے گئے کام کی نوعیت کے مطابق مجسم ہوئے...... تاہم، عموماً انہوں نے انسانی صورت ہی اپنائی۔ وہ شمشیر برہنہ یا تباہ کن ہتھیار اپنے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں اور گھوڑوں پر سفر کرتے ہیں۔ (گنتی، 22:23؛ حزقی ایل 9:2) تواریخ-1 میں ایک خوفناک فرشتے کا ذکر ہے: ''اور داؤد نے اپنی آنکھیں اٹھا کر آسمان و زمین کے بیچ خداوند کے فرشتہ کو کھڑے دیکھا اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی۔'' (21:16) کتاب دانی ایل، جو غالباً 165 قبل مسیح میں لکھی گئی، میں ایک فرشتے کا ذکر یوں ہے: ''میں نے آنکھ اٹھا کر نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کتانی پیراہن پہنے اور اوفاز کے خالص سونے کا پٹکا کمر پر باندھے کھڑا ہے۔ اس کا بدن زبرجد کی مانند اور اس کا چہرہ بجلی کا سا تھا اور اس کی آنکھیں آتشی چراغوں کی مانند تھیں۔ اس کے بازو اور پاؤں رنگت میں چمکتے ہوئے پیتل سے تھے اور اس کی آواز انبوہ کے شور کی مانند تھی۔'' (دانی ایل، 10:5,6) یہ ایک کھلا سوال ہے کہ آیا اس دور میں فرشتوں کو پروں والا تصور کیا گیا تھا یا نہیں (دانی ایل، 9:21)۔

فرشتے طاقت ور اور ہیبت ناک ہیں، وہ دانش اور زمین پر ہونے والے تمام وقوعوں کا علم رکھتے ہیں۔ وہ درست رائے قائم کرتے ہیں، وہ مقدس ہیں لیکن بے خطا نہیں، کیونکہ وہ آپس میں مقابلہ بازی کرتے ہیں۔ اور خدا کو ان کے درمیان صلح کروانا پڑتی ہے۔ جب ان کا مقصد سزا دینا نہ ہو تو انسان پر مہربان ہوتے ہیں (سیموئیل، 14:17؛ ایوب، 4:18؛ زبور، 103:20)۔

ابرہام (ابراہیم) اضحق کو قربان کرتے ہوئے۔

فرشتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ایوب فرشتوں کے ایک لشکر سے ملا، یشوع نے "خداوند کے لشکر کے سردار" سے ملاقات کی: "خدا اپنے تخت پر بیٹھا ہے اور آسمان کا سارا لشکر اس کے دائیں اور بائیں کھڑا رہتا ہے۔" (پیدائش، 32:2؛ یشوع، 5:14؛ سلاطین اول، 22:19؛ ایوب،

1:6)۔ عمومی تصور ایوب (25:3) والا ہے: ''کیا اس کی فوجوں کی کوئی تعداد ہے؟''

اگر چہ زیادہ پرانی تحریروں میں عموماً خداوند کے ایک فرشتے کا ذکر ملتا ہے، لیکن اصولاً انسان کی جانب بھیجے جانے والے وفود متعدد قاصدوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ تاہم، اس سے یہ نتیجہ نہیں اخذ کرنا چاہیے کہ ''خداوند کا فرشتہ'' سے خود خداوند یا کوئی مخصوص فرشتہ مراد ہے: خداوند کا فرشتہ کا مطلب یہ لینا چاہیے کہ وہ صرف ایک فرشتے کی مدد سے نہایت حیرت انگیز کام بھی کر سکتا ہے۔

فرشتوں کا حوالہ خصوصی مشنوں کے سلسلے میں آیا ہے۔ مثلاً ''نجات دلانے والا فرشتہ؛'' ''تباہ کرنے والا فرشتہ؛'' ''میثاق کا قاصد'' اور ''لڑائی کے فرشتوں کا ٹولہ۔'' تاہم، جب آسمانی لشکر کا ذکر اس کے جامع ترین پہلو سے آیا تو کروبیم، سیرافیم hayyot (زندہ مخلوقات)، Ofanim (پہیے) اور arelim (مطلب معلوم نہیں) کے درمیان واضح فرق کرنا پڑے گا۔ خدا کو کروبیم پر سوار اور ''لشکروں کے خداوند'' کے طور پر بیان کیا گیا ''جو کروبیم کے درمیان رہتا ہے؛'' جبکہ موخر الذکر شجر حیات کی حفاظت کرتے ہیں (سیموئیل، 4:4،1؛ پیدائش، 3:24)۔ سیرافیم کو یسعیاہ نے چھ پروں والے بتایا، اور حزقی ایل hayyot اور اوفانیم کو ایسی آسمانی مخلوقات بتاتا ہے جنھوں نے خدا کا تخت اٹھا رکھا ہے۔

بعد از بائبل عہد میں آسمانی لشکر اور زیادہ منظم ہو گئے، اور فرشتوں کی مختلف متعدد اقسام سامنے آئیں۔ کچھ ایک کو نام بھی دیے گئے، جیسا کہ نیچے بیان ہوگا۔

فرشتے خدا کی قدرت اور ارادے کے وسیلے کے طور پر اور اس کے مقاصد پورے کرنے کی خاطر انسان پر ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ افراد کے ساتھ ساتھ پوری کی پوری قوم پر بھی ظاہر ہوئے، تاکہ آئندہ اچھے یا برے واقعات کا اعلان کریں اور انھیں انجام تک پہنچائیں۔ فرشتوں نے ابرہام کو اسحٰق، Manoah کو شمعون کی پیدائش اور ابرہام کو سدوم کی تباہی کے متعلق پیشگی خبردار کر دیا۔ محافظ فرشتوں کا ذکر ملتا ہے، لیکن افراد یا اقوام کی محافظ روحوں کے طور پر نہیں، جیسا کہ بعد میں ہوا۔ خدا نے لوگوں کے مصر سے خروج کے بعد ان کی حفاظت کی خاطر ایک فرشتہ بھیجا تاکہ وہ انھیں ارض موعود تک لے جائے اور راستے میں آنے والے دشمن قبائل کو تباہ کرے (خروج 23:20؛ گنتی 20:16)۔ قضاۃ (2:1) میں...... بشرطیکہ یہاں اور سابقہ مثالوں میں خدا کا انسانی

پیغمبر مراد نہ ہو...... خداوند کا ایک فرشتہ تمام لوگوں سے خطاب کرتا اور انہیں ارض موعودہ تک پہنچانے کا وعدہ کرتا ہے۔ایک فرشتے نے ایلیاہ کو گوشت اور مشروب دیا (1۔سلاطین،16:5)؛ اور جس طرح خداوند نے یعقوب پر نظر رکھی، اسی طرح ایک ایک فرشتہ ہر متقی انسان کی حفاظت کرتا اور مختلف طریقوں سے اس کا خیال رکھتا ہے۔"خداوند سے ڈرنے والوں کی چاروں طرف اس کا فرشتہ خیمہ زن ہوتا ہے۔" (زبور 34:7) عسکریت پسند فرشتے بھی موجود ہیں۔جن میں سے ایک نے 1,85,000 آدمیوں پر مشتمل ساری اشوری فوج کو صرف ایک رات میں برباد کر دیا (2۔سلاطین،19:35)۔قاصدوں نے بحری جہازوں میں خداوند کے پاس سے روانہ ہو کر لاپروا اہل ایتھوپیا کو خوف زدہ کیا۔(حزقی ایل،30:9)؛ فرشتے کے سامنے دشمن ایسے ہو گئے جیسے "ہوا کے آگے بھوسا" (زبور،35:6)؛ فرشتوں کی انتقامی کارروائیوں کا بھی ذکر ہے جیسا کہ 2 سیموئیل (24:15) میں؛"سو خداوند نے اسرائیل پر وبا بھیجی جو اس صبح سے لے کر معینہ وقت تک رہی اور وان سے بیر سبع تک لوگوں میں سے ستر ہزار آدمی مر گئے۔اور جب فرشتہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ یروشلم کو ہلاک کرے تو خداوند اس وبا سے ملول ہوا اور اس فرشتہ سے جو لوگوں کو تباہ کر رہا تھا کہا یہ بس ہے۔" لگتا ہے کہ وبا کو شخصی صورت میں تصور کیا گیا، اور زبور (78:49) میں مذکور "عذاب کے فرشتوں" کو اسی قسم کی شخصی تجسیم سمجھنا چاہیے۔وہ خداوند کی حمد کرتے ہیں (زبور،29:1)۔وہ خدا کے درباری اور مجلس شوریٰ میں شامل ہیں، اسی لیے انہیں "مقدسوں کی مجلس" کہا گیا۔جب خدا انسان پر ظاہر ہوتا ہے تو وہ اس کے ہمراہ ہوتے ہیں۔یہ تصور خروج کے بعد بنا، اور زکریا میں مختلف شکلوں کے فرشتوں کو زمین پر اِدھر اُدھر چلنے" کی قوت دی گئی تا کہ وہ معاملات کی خبر لا سکیں (زکریا،6:70)۔پیغمبروں کی کتابوں میں فرشتے پیغمبرانہ روح کے نمائندوں کے طور پر بھی نظر آتے ہیں۔وہ پیغمبروں تک خدا کا پیغام لے کر آئے۔چنانچہ پیغمبر ہیگائی (Haggai) کو خدا کا پیغام بر (فرشتہ) کہا گیا، اور ہم جانتے ہیں کہ 'ملاکی' اصل میں کوئی نام نہیں، بلکہ اس کا مطلب صرف قاصد یا فرشتہ ہے۔یہ امر قابل ذکر ہے کہ 1 سلاطین (13:18) میں ایک فرشتہ پیغمبر کے پاس مقدس آیات لے کر آیا۔

بائبلی مصنفین نے فرشتوں کے ماخذ کے اہم مسئلے پر بات نہیں کی، لیکن خیال ہے کہ فرشتے

تخلیق سے پہلے ہی موجود تھے: ''جب صبح کے ستارے مل کر گاتے تھے اور خدا کے سب بیٹے خوشی سے للکارتے تھے۔'' (ایوب، 38:7) قدیم بائبلی تحریریں ان پر قیاس آرائی نہیں کرتیں؛ انہیں محض انسان کے ساتھ ان کے تعلقات میں اور خدا کے نمائندوں کے طور پر لیا گیا۔ نتیجتاً انہوں نے خود کو الگ الگ ناموں سے نہ جانا؛ اور قضاۃ (13:18) اور پیدائش (32:30) میں جب نام پوچھے گئے تو انہوں نے بتانے سے انکار کر دیا۔ تاہم، دانی ایل میں میکائیل اور جبرائیل کے نام پہلے سے موجود ہیں۔ میکائیل آسمان پر اسرائیل کا نمائندہ ہے، جہاں دیگر اقوام (مثلاً فارسیوں) کے نمائندہ فرشتے بھی موجود تھے۔ کتاب دانی ایل کی تصنیف سے کوئی تین سو سال قبل زکریا نے فرشتوں کی درجہ بندی کی، مگر ان کے نام نہ بتائے۔ سات آنکھوں کے تصور (زکریا، 3:9) کی وجہ غالباً سات رئیس الملائکہ اور شاید پارسیوں کے سات امیشا سپینتا بھی ہوں گے۔

تالمودی اور تفسیری (مِدراشی) ادب:

کتاب دانی ایل کا مصنف پہلا شخص تھا جس نے فرشتوں کو منفرد بتایا اور ان کو نام دیے۔ کچھ ہی عرصہ بعد Essenism وجود میں آیا۔ یہ نہایت ترقی یافتہ علم الملائکہ کا حامل تھا، لیکن نظام کا علم صرف ایسینیوں تک محدود تھا۔ اس کے برعکس سدوسی فرقے کے یہودیوں نے فرشتوں کے وجود پر ہی تنازع کھڑا کر دیا۔

علم الملائکہ کی ترقی:

صحیفے کی بنیاد پر تالمود کی تکمیل کے وقت ایک دیو قامت ڈھانچے پر غور وفکر کیا گیا۔ بعد از تالمودی تصوف نے اس ڈھانچے میں اتنا کچھ بڑھایا کہ یہ زمین سے آسمان تک جا پہنچا اور Apocrypha (جعلی اناجیل) اور تالمودی ومِدراشی (تفسیری) تصانیف اور صوفیانہ وقبالی ادب کے تخیلات منہ زور ندی کی طرح کناروں سے باہر پھوٹ بہے۔ اس بیش بہا مواد سے یہ مفروضہ قائم کیا جا سکتا ہے کہ علم الملائکہ باقاعدہ طور پر منظم نہیں تھا۔ یہودی عقل نظام کاری کی جانب بہت کم مائل ہے؛ اور ہگاڈا پسندوں (haggadists) کی ایک بہت بڑی تعداد کے ساتھ ایک باقاعدہ

علم الملائکہ ناممکن امر تھا۔ یہ ہگاڈا پسند مختلف مقامات اور مختلف ادوار کے تھے، اور ان کے حالات نہایت متنوع تھے۔ اس حوالے سے فلسطینیوں اور بابلیوں کے درمیان، Tannaim اور Amoraim کے درمیان تمیز کرنا مشکل ہے، کیونکہ سامعین کے حالات اور ضروریات کے مطابق بہشت کی تفصیلات مختلف تھیں۔

مکابیین جنگجوؤں نے بائبل کو مثالی نمونہ مان کر اسی فرشتے سے مدد مانگی جس نے سنخیرب کی فوج کا صفایا کر دیا تھا۔ لیکن محققین نے مواد کو اپنی انفرادی امنگوں کے مطابق برتا۔ چنانچہ محققین کی قیاس آرائیوں اور عوامی تخیلات کے درمیان حدود متعین کرنا ممکن نہیں، اور نہ ہی عارضی اور پائیدار نظریات کے درمیان فرق کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، بحیثیت عموی علم الملائکہ کے حوالے سے غالب اعتقادات ان روایات سے اکٹھے کیے جا سکتے ہیں جو اسیلیوں کے نابود ہونے کے بعد بھی جاری رہیں۔ اگر یہ روایات لوگوں میں سے انہیں پھوٹی تھیں تو محققین نے انہیں ان تک پہنچا دیا جو غیر متنازع عوامی مقبولیت رکھتے تھے۔ یوں وہ عوامی عقیدے کا حصہ بن گئیں۔ چونکہ بائبل کی تفسیر صرف روایت کی روشنی میں کی گئی اس لیے ہگاڈی (haggadic) تعلیمات خود بائبل اور مذہب کی تفہیم کے لیے نہایت اہم ہیں۔

بائبلی بیانات کی تفسیر اور تحلیل:

بائبلی واقعات میں فرشتوں کا مفہوم ان موقعوں پر بھی مستنبط کیا جا سکتا ہے جہاں ان کا ذکر نہیں۔ مثلاً جب خدا نے انسان بنانا چاہا تو فرشتوں نے پوچھا: ''تو انہیں کیسے بنائے گا؟'' سارہ کو تحفظ فراہم کرنے والے ایک فرشتے نے اپنے ہاتھ میں چابک اٹھا رکھا تھا اور اسے استعمال کرنے کے لیے سارہ کی مرضی کا تابع ہوا۔ پانچ فرشتے ہاجرہ پر ظاہر ہوئے۔ ایک فرشتہ ربقہ کو کنوئیں تک لے کر گیا۔ جب ابرہام اسحاق کی قربانی کرنے لگا تو فرشتوں نے مداخلت کی اور خداوند سے احتجاج کیا کہ ایسا کرنا غیر فطری ہے۔ فرشتوں نے لابن کے ریوڑ کے جانور یعقوب کے ریوڑ میں شامل کر دیے۔ پیدائش 3:18 میں ایک فرشتے نے یعقوب سے گفتگو کی۔ یعقوب نے اپنے پاس بطور قاصد آنے والے کچھ فرشتوں کو عیسو کی جانب بھیجا۔ جب یوسف اپنے بھائیوں کو تلاش کر رہا

CamScanner

تھا تو اس کی ملاقات تین فرشتوں سے ہوئی۔ فرشتوں نے یعقوب کے بیٹوں کو جمع کیا؛ ایک فرشتہ بلعام کے منہ کے ذریعہ گویا ہوا۔

اکثر ربی آسٹر کی کہانی کو علم الملائکہ میں بہت اہمیت دیتے ہیں اور یوں وہ ایک سیدھی سادی کہانی کو کرشماتی قصہ بنا دیتے ہیں۔ جبرائیل نے ملکہ وشستی کو اخسویرس اور اس کے مہمانوں کے

بلعام کے گدھے کی کہانی از ریمبرانٹ (1626ء)۔

سامنے آنے سے زبردستی روکا تاکہ اس کی جگہ پر آستر کو منتخب کروا سکے، اور جب آستر محل کے دربار میں نمودار ہوئی تو تین مصاحب فرشتے اس کی مدد کرنے کو دوڑے: ایک نے اس کا سر اوپر اٹھایا؛ دوسرے نے اسے حسن بخشا؛ اور تیسرے نے اسے بادشاہ کا عصا پکڑایا۔ جب اخسویرس کو ''وقائع کا روزنامچہ'' پڑھ کر سنایا گیا تو معلوم ہوا کہ شمسی نامی منشی (عزرا، 6:8) نے وہ پیراگراف کاٹ دیا تھا جس میں مردکی کے بادشاہ کو بچانے کا واقعہ درج تھا، لیکن فرشتہ جبرائیل نے اسے دوبارہ لکھ دیا۔ آستر کی شکایت پر اخسویرس نے پوچھا کہ یہ کام کس نے کیا ہے۔ آستر اپنی انگلی اخسویرس کی جانب اٹھانے ہی والی تھی کہ ایک فرشتے نے انگلی کا رخ ہامان کی جانب کر دیا جو اصل مجرم تھا۔ اخسویرس غضب ناک ہو کر باغ میں گیا اور وہاں آدمیوں کو درخت اکھیڑ کر پھینکتے ہوئے دیکھ کر وجہ پوچھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہامان نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ آدمی بلاشبہ فرشتے تھے۔ فرشتوں نے ہی ہامان کو آستر کے تخت پر پھینک دیا۔

فرشتے نے دو موقعوں پر نبوکدنضر کے منہ پر مارا: جب اس نے خدا کی مدح شروع کی (دانی ایل، 4:3) تاکہ وہ داؤد کی زبور کو نظر انداز نہ کر دے؛ اور دوسری مرتبہ جب چار آدمیوں کے متعلق بتایا گیا ''جو آگ میں کھلے پھرتے ہیں اور انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا۔'' (دانی ایل، 3:25)

تالمود میں ایسی متعدد مثالیں موجود ہیں جن میں بائبلی کہانیوں میں فرشتوں کا اضافہ کر دیا گیا۔ لگتا ہے فرشتے محض انسانوں کے خیالات بیان کرنے کے لیے ہیں۔ جب الوہی عدل پر ممکنہ اعتراضات ہوئے تو انہیں خداوند کی مجلس میں شامل فرشتوں کے منہ سے کہلوایا گیا، اور جواب میں خداوند اپنے افعال کو توجیہہ پیش کرتا ہے۔

یہودی روایت گاہے بگاہے فرشتوں پر خدا کی فوقیت کا واضح اور دوٹوک اظہار کرتی ہے۔ جب عقبہ نے بائبلی آیت (خروج، 33:20) سے عقیدۂ بشر پیکری (''انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہے گا'') نکالنے کی خاطر اس کی تفسیر یوں کی، ''مقدس hayyot بھی جلوہ نہیں دیکھ سکتا جو جلال کا تخت اٹھائے ہوئے ہے،'' تو سائمن نے یہ کہہ کر اس میں بہتری پیدا کی: ''ہمیشہ زندہ رہنے والے فرشتے بھی نہیں۔'' خدا کی رہائش گاہ ساتویں آسمان پر ہے جس کے ساتھ ہی مقدسوں کا ڈیرہ ہے؛ اور فرشتوں کا درجہ مقدسوں کے بعد آتا ہے۔

CamScanner

مقدسوں کی عظمت فرشتوں سے بڑھ کر ہے: ''پہلے حزقی ایل اور بعد میں فرشتوں نے خداوند کی حمد گائی۔'' آدم بہشت میں آرام کرتا اور خادم فرشتے اس کے لیے گوشت بھون کر لاتے۔ جب اسرائیل نے خداوند کا گیت گایا تو فرشتوں نے اسے خاموشی سے آخر تک سنا اور پھر اپنا گیت گانے لگے۔ فرشتوں کے لشکر رات کے وقت خدا کی مدح کرتے ہیں، کیونکہ دن کے وقت اسرائیل کے بھجن گائے جانے کے دوران وہ خاموش ہی رہتے ہیں۔ مقدس لوگ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں، فرشتوں کو گناہوں سے چشم پوشی کرنے کی اجازت نہیں۔

جب ربی یشوع نے خدا کے تخت کے متعلق وعظ دیا تو فرشتے تجسس کے عالم میں ارد گرد جمع ہو گئے۔ خدا کی ثنا خوانی میں اسرائیل کو فوقیت دی گئی ہے۔ اسرائیل ہر روز مدح کرتا ہے، فرشتے صرف ایک مرتبہ ایسا کرتے ہیں۔

سحر سے اجتناب کرنے والا ہر شخص آسمان کے ایسے حصہ میں داخل ہوتا ہے جہاں خداوند کے مصاحب فرشتوں کو بھی داخلے کی اجازت نہیں۔

نام اور جوہر:

فرشتوں کا جوہر آگ ہے، وہ آگ میں بھی زندہ رہتے ہیں، ان کی آتشی سانس انسانوں کو جلا ڈالتی ہے، اور کوئی بھی انسان ان کی آواز سننے کی تاب نہیں لا سکتا۔ قضاۃ (2:1) میں مذکور ''خداوند کا فرشتہ' فینیاس (Phinehas) تھا جس کا چہرہ (جب روح القدس محو آرام ہوتا) مشعل کی طرح دمکتا ہے۔ شہنشاہ ہیدریان نے یشوع بن ہنانیہ سے کہا: ''تم کہتے ہو کہ آسمانی لشکروں کا کوئی بھی حصہ دو مرتبہ خدا کی مدح سرائی نہیں کرتا، لیکن خداوند ہر روز نئے فرشتوں کی مدح سنتا ہے اور پھر وہ چلے جاتے ہیں۔ وہ کہاں جاتے ہیں؟'' یشوع نے جواب دیا: ''آگ کے دریا میں جہاں سے وہ آتے ہیں۔'' (بحوالہ دانی ایل، 7:10) ہنانیہ نے پوچھا: ''وہ دریا کیسا ہے؟'' یشوع بولا: ''وہ دریائے اردن جیسا ہے جو دن رات ہمیشہ بہتا رہتا ہے۔'' ہنانیہ: ''اور آگ کا دریا کہاں سے نکلتا ہے؟'' یشوع: ''خداوند کے رتھ کی زندہ مخلوقات کے پسینے سے جو خداوند کے تخت کے بوجھ کی وجہ سے ٹپکتا رہتا ہے۔'' ایک اور تھیوری کے مطابق فرشتے نصف پانی اور نصف آگ ہیں،

اور خدا ان متضاد عناصر کے درمیان سمجھوتہ کرواتا ہے۔ وہ خداوند کے نور کی کرنوں سے غذا حاصل کرتے ہیں کیونکہ "بادشاہ کے چہرے کے نور میں زندگی ہے۔" (امثال، 16:15)

ایک مقبول ومعروف اقتباس ذیل میں دیا گیا ہے:

شیطان تین لحاظ سے فرشتوں جیسے ہیں اور تین دیگر حوالوں سے نوع انسانی جیسے۔ فرشتوں کی طرح ان کے بھی پر ہیں، وہ کرۂ ارض کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے ہیں اور علیم وخبیر ہیں یعنی حالات کا پیشگی علم رکھتے ہیں۔ انسان کی طرح وہ کھاتے، نسل کشی کرتے اور مرتے ہیں۔ انسان تین حوالوں سے فرشتوں اور تین حوالوں سے جانوروں جیسے ہیں۔ وہ جانوروں کی طرح کھاتے پیتے، اولاد پیدا کرتے اور فضلہ خارج کرتے ہیں۔

موسیٰ کو فرشتوں جیسا بنانے کے لیے ضروری تھا کہ تمام کھانا اور مشروب اس کی انتڑیوں میں ہی جذب ہو جائے۔ ابرہام کے پاس آنے والے فرشتوں نے محض کھانا کھانے کا دکھاوا ہی کیا۔ (پیدائش، 18:8)

فرشتوں کو بالعموم اچھا اور بری امنگوں سے پاک پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ احکام عشرہ ان پر لاگو نہیں ہوتے۔ فرشتے نفرت یا حسد کا شکار نہیں ہوتے، اور نہ ہی ان کے درمیان عناد یا بغض پایا جاتا ہے۔ بایں ہمہ، وہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔ اگر چہ بالاتر ہستیوں سے کچھ بھی مخفی نہیں، لیکن وہ اسرائیل کی نجات کے دن کے متعلق نہیں جانتے۔ آدم کے پاس فرشتوں کی نسبت زیادہ علم تھا۔ بلکہ فرشتوں سے بالاتر تمام مقدسوں کا علم ان سے زیادہ ہے۔

اگر چہ وہ ہمیشہ خداوند کی اطاعت کرتے اور حکم سماعت تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے بجالانے کو تیار ہو جاتے ہیں، لیکن وہ بے خطا نہیں۔ راندۂ درگاہ فرشتے موجود ہیں۔ دو فرشتوں کو 138 سال کے لیے بہشت سے نکالا گیا کیونکہ انہوں نے سدوم کی تباہی کا حکم قبل از وقت افشا کر دیا تھا۔

فرشتے کچھ موقعوں پر کھڑے ہوئے نظر آتے ہیں...... کبھی مرد تو کبھی عورت کے روپ میں، کبھی ہوا اور کبھی آگ کی صورت میں۔ ابرہام پر ظاہر ہونے والے تین فرشتوں میں سے ایک سارا سینی، دوسرا نبطی اور تیسرا عرب جیسا تھا (پیدائش، 18:2)۔ فرشتہ یعقوب پر ایک گڈریے کے روپ میں ظاہر ہوا (پیدائش، 32:25)۔ ایک فرشتے نے موسیٰ کا بھیس اختیار کیا تا کہ فرعون موسیٰ

CS CamScanner

کے بجائے اسے قید کرلے؛ ایک اور نے سلیمان کے روپ میں اسے تخت سے محروم کیا۔

ان کے جسموں کو دانی ایل 10:6 میں دیے گئے بیان کے مطابق تصور کیا جاتا ہے.....''اس کا بدن زبرجد کی مانند اور اس کا چہرہ بجلی جیسا تھا اور اس کی آنکھیں چراغوں کی مانند تھیں۔ اس کے بازو اور پاؤں رنگت میں چمکتے ہوئے پیتل سے تھے اور اس کی آواز انبوہ کے شور کی مانند تھی۔'' ایک فرشتہ زمین سے آسمان تک محیط ہے جہاں hayyot براجمان ہے؛ Sandalfon لمبائی میں اپنے ساتھیوں کی نسبت 500 سال کے سفر سے زیادہ ہے۔ ایک روایت کے مطابق ہر فرشتہ دنیا کے تیسرے حصے جتنا تھا، ایک اور کے مطابق فرشتوں کی لمبائی 2000 پرسنگ تھی (ایک پرسنگ =3.88 میل)؛ اس کا ہاتھ آسمان سے زمین تک پہنچتا تھا۔ بلاشبہ فرشتے ہمیشہ ہی اپنے پورے قد کے ساتھ ظاہر نہیں ہوتے؛ وہ صرف انہی کو دکھائی دیتے ہیں جن کے لیے پیغام لائے ہوں، اور صرف انہی کو پیغام سنائی دیتا ہے۔

فرشتوں کی تعداد:

قدیم ترین تالمودیوں نے بھی ان کی تعداد کو لامتناہی خیال کیا۔ ربی جوشوا (یشوع) نے کہا کہ سورج بھی خداوند کے کئی ہزار خدمت گاروں میں سے ایک ہے۔ خداوند نے اپنی خدمت میں حاضر رہنے والے فرشتوں کے لشکروں کو موسیٰ کے سامنے سے گزارا۔ خداوند برائی سے خود لڑتا ہے، لیکن نیک کاموں میں ہزاروں فرشتے اس کی مدد کرتے ہیں۔ فرشتوں کا ہر لشکر ہزاروں گنا بڑا ہے، لیکن دانی ایل (7:10) اور ایوب (25:2) کی روشنی میں دیکھا جائے تو لشکروں کی تعداد بے شمار تھی۔

یہودیوں کو ان کے اپنے ملک سے نکالے جانے کے بعد فرشتوں کے لشکروں کی تعداد گھٹ گئی۔ جب یعقوب نے لابن کے گھر کو چھوڑا تو 60 گنا دس ہزار فرشتوں نے اس کے سامنے رقص کیا۔ سینائی پر خداوند 120 ہزار فرشتوں کے ساتھ ظاہر ہوا؛ گو ایک اور عالم کے مطابق فرشتوں کی تعداد کوئی بھی ریاضی دان نہیں گن سکتا۔ ہر اسرائیلی کے ساتھ ایک ہزار فرشتے رہتے ہیں، ایک فرشتہ ہمیشہ آگے آگے چلتے ہوئے شیطانوں کو ہٹاتا جاتا ہے۔ اس فرشتے کے بائیں ہاتھ میں

ایک ہزار اور دائیں ہاتھ میں دس ہزار فرشتے ہوتے ہیں۔

اگر چہ بائبل میں فرشتوں کے ماخذ کے متعلق کوئی بیان نہیں ملتا، لیکن روایت کے مطابق انہیں خداوند نے تخلیق کیا...... تخلیق کے دوسرے دن...... تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ خداوند نے اپنے کام میں کسی سے مدد لی تھی؛ نیز یہ کہ میکائیل نے جنوب اور جبرائیل نے شمال کی طرف سے آسمان کو اٹھا رکھا ہے اور درمیان میں سے خداوند نے اسے تقویت دی ہے۔ دوسرے نکتۂ نظر کے مطابق فرشتے پانچویں دن سے قبل تخلیق نہیں ہوئے تھے۔ وہ ان چھ چیزوں میں سے ایک تھے جنہیں دنیا بنائے جانے سے پہلے تخلیق کرنے کا فیصلہ ہوا۔ خداوند نے یقیناً تخلیق آدم کے وقت فرشتوں سے مشورہ لیا تھا؛ تاہم، وہ اس کے فیصلے کی حمایت کرنے کے پابند تھے۔ ربیوں کے یہ اقوال وحدانیت کے تصور کو بچانے کی ایک خواہش معلوم ہوتے ہیں۔

انسان کے مقدمے کا فیصلہ کرنے کے وقت بھی فرشتوں کی مجلس شوریٰ بیٹھی۔ اگر 999 ووٹ انسان کے خلاف اور صرف ایک ووٹ حق میں ہوتا تو تب بھی خداوند انسان کو بری کر دیتا۔ روح فرشتے کو، فرشتہ کروبیم کو اور کروبیم خداوند کو انسانی معاملات سے آگاہ کرتے ہیں۔

فرشتوں کے وظائف:

خداوند کے پرجوش خادم ہونے کے ناتے فرشتے اس کی روح کی مطابقت میں عمل کرتے ہیں، لیکن اکثر وہ اس کے ارادوں کے بارے میں غلط فیصلہ کر لیتے ہیں۔ انہوں نے آپس میں اس بات پہ جھگڑا کیا کہ ابرہام کو بھٹی میں سے کون نکالے گا؛ لیکن خداوند نے فیصلے کا حق محفوظ رکھا۔ جب خداوند بحیرۂ احمر پر مصریوں سے نمٹ رہا تھا تو فرشتوں نے بھی مقابلے میں حصہ لینا چاہا؛ جب فینیاس نے اسرائیل کو وبا سے بچانے کے لیے خداوند سے استدعا کی تو وہ اسے مار ڈالنے کے درپے ہوئے۔ انہوں نے بت پرست میکاہ (قضاۃ، 17) کو نیست و نابود کر دینا چاہا لیکن خداوند نے میکاہ کی مہمان نوازی کے پیش نظر اس پر رحم کھایا۔ جب موسیٰ دریا کے رحم و کرم پر تھا تو فرشتوں نے خداوند سے اسے بچانے کو کہا۔ فرشتوں نے اسرائیل اور نیک لوگوں کے مقدر میں بھی گہری دلچسپی دکھائی۔ جب خداوند نے اسرائیل کو سزا دینے کی تجویز دی تو فرشتوں نے اسرائیل کا ساتھ

CamScanner

دیا؛ وہ تباہی کا حکم سن کر روئے، انہوں نے اسرائیل کو بچانے کی خاطر اسماعیل کی اولاد کو موردِ الزام ٹھہرایا۔ موسیٰ کی موت کے بعد ایک فرشتے نے خداوند کی جگہ سنبھال کر اسرائیل کی راہنمائی کی۔ ہیکل سلیمانی کی تعمیر میں فرشتوں نے ہاتھ بٹایا؛ وہ ہیکل کی تباہی پر روئے، لیکن خداوند نے ان کی ڈھارس نہ بندھائی۔

فرشتے نیک لوگوں کی حفاظت کرتے اور ان کے معاملات میں مدد دیتے ہیں۔ ایک فرشتے نے عیسو کی شکار مہم کے نتائج کو زائل کر دیا۔ جب یعقوب اسحاق کے قریب آتے ہوئے ڈگمگایا تو دو فرشتوں نے اسے سہارا دیا۔ جب ابرام نے دوبارہ اپنی بیوی کو قبول کیا تو فرشتوں نے خوشی منائی کہ موسیٰ کی پیدائش ہوگی؛ اور موسیٰ کی وفات پر انہوں نے ماتمی گیت گایا۔ وہ شہید عقبہ پر گریہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''یہ شریعت ہے، اور یہ ہے اس کا انعام۔'' فرشتے آدم کی موت پر افسردہ ہوئے؛ وہ ندب اور ابیہو کی لاشیں اٹھا کر لے گئے۔ یہ محافظ روحیں انسان کے ہمراہی دو فرشتوں جیسی ہیں۔ کسی ناپاک جگہ جانے پر آپ ان ہمراہی فرشتوں سے باہر ہی انتظار کرنے کا کہتے ہیں۔ محافظ روحوں کا ذکر خاص طور پر متی (18:10) اور اعمال (12:15) میں آیا ہے۔ وہ فارسی فراوشی (Farvashi) سے مشابہ ہیں اور غالباً انہی کے سانچے میں ڈھالے گئے۔ عناصر کی روحوں (مثلاً آگ کا بادشاہ) کا ماخذ بھی فارس میں ہے، جیسا کہ ان کے ناموں سے پتا چلتا ہے۔ ہمراہی فرشتے غالباً محافظ روحوں سے مشابہت نہیں رکھتے، کیونکہ مخصوص فرشتے ارضِ مقدس میں یعقوب کے ہمراہ گئے، اور کچھ دیگر غیر ممالک میں ہمرکاب رہے۔

ہمراہی فرشتے مستقل نہیں بلکہ عارضی ساتھی ہیں۔ ہر فرشتے کی چھاتی پر لگی ایک لوح پر خداوند کا نام کندہ ہے۔ سبت کی شام کو کنیسہ سے واپس آتے ہوئے آدمی کے ہمراہ دو فرشتے ہوتے ہیں...... ایک نیک اور ایک بد۔ متقی لوگوں کی روحوں کو تین اچھے فرشتے وصول کرتے ہیں، برے لوگوں کی روحیں برے فرشتوں کے پاس جاتی ہیں جو ان کی گواہی دیتے ہیں۔ فرشتے متقی لوگوں کے سنگ سنگ رہتے اور مخصوص معاملات میں ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اشمائیل بن الیشع کہتا ہے: ''خداوند کے حضور موجود فرشتے نے مجھے تین چیزیں عطا کیں۔'' جوہان بن ذہبی کو قاصد فرشتوں نے چار باتیں سکھائیں۔ انہوں نے Sheshet کو خوفزدہ کیا۔ انسان پیدائش لینے سے

قبل پاک روح ہونے کے باعث سب کچھ جانتا ہے، لیکن دن کی روشنی دیکھتے ہی ایک فرشتہ اسے منہ پہ مارتا ہے اور وہ ساری توریت بھول جاتا ہے۔

Hag (12b) میں کہا گیا ہے کہ آسمان پر واقع یروشلم میں بنی ایک عبادت گاہ میں عظیم بادشاہ میکائیل زمین پر پروہت اعلیٰ کی طرح کھڑا ہوتا اور قربانی پیش کرتا ہے۔ فرشتے "پاک، پاک، پاک" کا ورد کرتے ہیں اور ان کی آوازیں مدھم وملائم ہوتی ہیں۔ آسمان پر کرۂ ارض کے لوگوں کی نمائندگی کرنے والے فرشتوں کا ذکر Ben Sira نے بھی کیا۔ خداوند نے مینار بابل بنانے کے لیے انہی فرشتوں سے کہا تھا۔

اقوام اور ان کے آسمانی بادشاہوں کے مقدر قریبی طور پر منسلک ہیں۔ خداوند نے کسی قوم کو سزا نہیں دی، اور نہ ہی دے گا، جب تک وہ اس کے محافظ فرشتے کو سزا نہ دے لے۔ اسرائیل کے خلاف دیگر قدیم اقوام کی مخاصمت اس قصے میں منعکس ہوتی ہے کہ اقوام کے ستر شہزادوں نے اس پر الزام لگائے، لیکن خداوند اسرائیل کے ساتھ تھا۔ انہی فرشتوں نے مصر کا ساتھ دیا۔ یعقوب نے ایک خواب میں انہیں اوپر نیچے آتے جاتے دیکھا اور خوفزدہ ہوا کہ وہ ہمیشہ اسرائیل کے تعارف کی راہ میں رکاوٹ بنے رہیں گے۔ میکائیل اور Sammael کے سوا ان کو کوئی الگ الگ نام نہیں دیے گئے...... تاہم، مندرجہ ذیل کا ذکر ملتا ہے: مصر، بابل، میڈیا، یون (یونان) اور ادوم (روم)۔ ادوم کا سرپرست Samael یعقوب کو مارڈالنا چاہتا تھا، اور تمر کے قول اقرار تڑوانے کی کوشش بھی کی (پیدائش، 38:25) مگر جبرائیل نے اسے روک دیا اور اس نے اسرائیل کے خلاف شکایت کی۔

اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر مندرجہ ذیل فرشتوں کا ذکر آیا ہے:

Damah	مُردوں کی دنیا، دوزخ اور آگ کا بادشاہ
Rahab	سمندر کا بادشاہ
Ridia	بارش کا بادشاہ
Yarkemi	ژالہ باری کا بادشاہ
Gabriel	فصل پکنے اور شہوت کا بادشاہ
Lailah	حمل ٹھہرنے کا بادشاہ

CamScanner

Af	غصہ
Hemah	غضب
Abaddon	تباہی
Mawet	موت

نیز عبادت، رحمت اور خوابوں کے فرشتے کا حوالہ ملتا ہے۔ کہیں کہیں امن یا غضب، نیکی اور بدی کے فرشتوں کا ذکر ہے، لیکن تباہی لانے والے فرشتوں کا ذکر زیادہ نمایاں ہے جن کی لامحدود تعداد لامحدود گناہوں اور برائیوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

قرونِ وسطیٰ میں

قبالہ:

Geonim (600-1000ء) کے دور میں باطن پسند مصنفین کے ہاں ایسیئوں کا نظام دوبارہ نمودار ہوا۔ قبالہ پسندوں نے اسے مزید باطنی رنگ دیا جنہوں نے تیرہویں صدی میں اپنی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر کرتے ہوئے غلبہ پالیا۔ تالمود میں فرشتے خدا کا آلۂ کار تھے۔ قرونِ وسطیٰ میں وہ انسان کے آلات بن گئے۔ انسان انہیں نام لے کر بلانے لگا اور نظروں سے اوجھل کر دیا۔ تالمود فرشتوں کے آسیبوں سے آگاہ تھی، لیکن جادو منتر میں ان کی مدد لینے سے نہیں۔ ''Blood of Raziel'' کی ابتدا میں ہی فرشتوں سے مدد لینے کی ہدایات دی گئی ہیں، جو مہینے، دن اور وقت کے مطابق بدلتی جاتی ہیں۔ ان ہدایات کے مخصوص مقاصد ہیں، مثلاً پیش بینی۔ اس کے بعد فرشتوں کی تعداد کے معاملے میں قبالہ تمام حدود پار کر گیا۔ مصری سحر کی طرح اس پر بھی یہ عقیدہ غالب آ گیا کہ کوئی بھی فرشتہ (مخصوص طریقے کے تحت) خود سے کی گئی استدعا کا جواب دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

چنانچہ بعد از تالمود علم الملائکہ نے عملی مقاصد پورے کرتے ہوئے فرشتوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا۔ آسمان پر مصروف خدمت فرشتوں کے علاوہ انسانی دنیا کی مخصوص سرگرمیوں کو بھی فرشتوں کے ایک پورے لشکر کی نگرانی میں دے دیا گیا، اور اس لشکر میں شامل فرشتوں کے نام بھی رکھے گئے۔ اعداد اور حروف کو مخصوص اوصاف کے ساتھ منسوب کرنے والے تصوف نے جب

دنیائے فرشتگان کی جانب توجہ کی......اسے کائنات کا ایک حصہ سمجھتے ہوئے......تو بہت سے ایسے نام ابھرے جو بالخصوص طور پر باطنی رائے دہندگان کے تصورات تھے اور منطقی علم الاشتقاق (Etymology) کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔اس قسم کے ہزاروں نام موجود ہیں، اور بہت سے "Blood of Raziel" میں ملتے ہیں جسے آدم پر فرشتے Raziel کی اتاری ہوئی کتاب بتایا گیا ہے۔یہ کتاب آدم سے ابراہام، موسیٰ اور پھر پیغمبروں تک موروثا پہنچی۔

باطنی علم الملائکہ:

ان فرضی ناموں سے قطع نظر (جو قبالہ میں بہرحال معتبر ہیں) فرشتوں اور دیگر عناصر کے نام اپنے سے متعلقہ ادب کی نسبت زیادہ پرانے ہیں، بالخصوص قبالی کتب Akiba ،Hekalot، Raziel اور Zohar۔ باطنی فنون کا یہ وصف مشترکہ ہے کہ وہ دن کی روشنی میں نکلنے اور ادب کی صورت اختیار کرنے سے قبل مخفی اور غیرادبی صورتوں میں پنپتے رہتے ہیں۔ چونکہ فرشتوں کے نام باطنیت میں مقدس ترین عناصر تھے، اس لیے انہیں چھاپنا تو دور کی بات ہے، لکھا بھی نہیں جاتا تھا۔ چنانچہ متعدد نام نامعلوم رہے اور Schwab کی 680 سے زائد صفحات پر مشتمل کتاب "Vocabulaire de l'Angelologie" (1897ء) میں نہ دیے جا سکے۔

مزے کی بات یہ ہے کہ یونانی ناموں کو سمگل کر کے ان کی وضاحت بائبلی ناموں کے ذریعے کی گئی۔ظاہر ہے کہ کچھ اہل قلم نے بھی ان فرضی ناموں اور علم الحروف (Gematrias) کو حماقت قرار دیا۔قدیم یہودی باطنیت اور نہ ہی ہسپانوی قبالہ کو ایک بھرپور علم الملائکہ یا علم الشیطان کا ادب تخلیق کرنے میں اُتنی کامیابی ہوئی جتنی کہ تیرھویں صدی کے جرمن یہودیوں کی باطنیت نے حاصل کی۔قدیم یہودیت اور قبالہ فرشتوں کا کردار زیادہ تفصیل میں بھی واضح نہ کر سکے اور روزمرہ زندگی کی ضروریات پر پورا نہ اترے۔نتیجتاً اس نکتہ نظر سے جرمن یہودی باطنیت سابقین کی نسبت معاصر مسیحی تصوف کے ساتھ زیادہ قرابت رکھتی تھی۔

وارمز (Worms) کے الیعزر کی "کتاب ملائکہ" کے مطابق ساری دنیا فرشتوں اور شیطانوں سے آباد ہے؛ ہر کونہ کھدرا محافظ فرشتوں کی حفاظت میں ہے؛ اور ہر چیز کا تعین خدا کرتا ہے جو فرشتے

کو احکامات دے کر بھیجتا ہے۔ ہر شخص کا اپنا فرشتۂ تقدیر ہے جو اس کی زندگی میں تمام اچھائی اور برائی لاتا ہے۔

قبالہ کی فتح مندی کے بعد فرشتوں پر نہایت تخیلاتی یقین کی مخالفت ختم ہوگئی: اور باطنی علم الملائکہ نے مشرق (Orient) کے ساتھ ساتھ مغرب (Occident) کو بھی ترغیب دلائی۔ ہاسدیوں کے ہاں آج بھی گھر سے متعلقہ کئی الفاظ میں فرشتے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ گھر بناتے وقت کسی مخصوص غالب فرشتے کے تعویذ لکھتے ہیں۔ ایک ماخذ کے مطابق مہینوں اور دنوں کے نگران بنائے گئے تمام فرشتے یہی کام کرتے ہیں۔ اس طرح علم الملائکہ کو علم نجوم کے قریب ترین لایا اور وحدانیت سے ہم آہنگ بنایا گیا۔

عمومی تاریخی ترقی:

ابتدائی بائبلی تحریروں میں "ملک یہواہ" (خداوند کا قاصد) کی اصطلاح زیادہ تر صیغہ واحد میں ملتی اور خداوند کی ایک خصوصی خود آشکاری کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ مثلاً پیدائش (31:11-13) میں خداوند کا فرشتہ کہتا ہے، "میں بیت ایل کا خداوند ہوں۔" جبکہ خروج (3:26) میں آگ کے شعلوں میں گھرا ہوا خداوند کا فرشتہ موسیٰ کے سامنے آیا: "میں تیرے باپ کا خدا ہوں۔" کچھ مواقع پر فرشتے نے خود کو خداوند سے ممیز کیا۔ وہ انسانی صورت میں ظاہر ہونے کے باوجود کوئی انفرادیت نہیں رکھتا۔ خداوند کی محض ایک عارضی تجسیم ہونے کے ناتے وہ اس کی جگہ نہیں لے سکتا؛ چنانچہ جب خدا نے موسیٰ سے وعدہ کیا (32:2) "میں تیرے آگے آگے ایک فرشتہ بھیجوں گا" تو موسیٰ نے جواب دیا (33:15) "اگر تو ساتھ نہ چلے تو ہم کو یہاں سے آگے نہ لے جا۔"

ان فرشتہ مخلوقات کا کوئی ہمہ گیر تصور غالب نہیں تھا۔ یعقوب کے خواب میں وہ سیڑھی چڑھتے اور اترتے ہیں (پیدائش، 33:12)؛ یسعیاہ کے رویا میں وہ چھ پروں والے سیرافیم ہیں؛ حزقی ایل میں کروبیم اور زندہ مخلوقات (hayyot) انسان جیسی شکل وشباہت مگر پر اور پیر رکھتے ہیں۔ ابرہام کے مہمان بن کر وہ کھانا کھاتے ہیں۔ چاہے ان فرشتوں نے لوگوں کے ذہن میں بت پرست

اقوام کے ہاں فطرت کی معبود قوتوں کی جگہ لی، یا چاہے نفسیاتی عمل ذرا مختلف قسم کا تھا، لیکن اسرائیل کی وحدانیت نے ایک آسمانی نظامِ مراتب کی نمائندہ ہستیوں کو لازمی سمجھا جو انسان اور خدا کے درمیان رابطہ کروانے کو تیار رہیں۔

تخلیق کی کہانی میں فرشتوں کا کوئی ذکر نہیں۔ البتہ اگر پیدائش (1:26) سے نہیں تو کتاب ایوب (38:7) سے ضرور یہ لگتا ہے کہ وہ خدا کو کام کرتے ہوئے دیکھتے اور سراہتے رہے۔ ایوب 4:18 اور 15:15 کے مطابق فرشتوں کو ایک اخلاقی حس عطا کی گئی ہے، لیکن وہ خدا کے اپنے تصور پاکیزگی و کاملیت پر پورا نہیں اترتے۔ زبور 78:25 کے مطابق من وسلویٰ ''فرشتوں کی غذا'' ہے۔ اسی طرح بہشت میں شجر حیات پر بھی فرشتوں کے لیے پھل لگتے ہیں۔ لہٰذا جب آدم نے اس درخت کا پھل چکھا تو خداوند نے کہا، ''دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اب کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لے کر کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ اس لیے خداوند خدا نے اس کو باغ عدن سے باہر کر دیا۔'' (پیدائش، 3:22-23)

خداوند نے یہ الفاظ اپنے فرشتے بیٹوں کو مخاطب کر کے کہے تھے۔ دیگر مقامات پر فرشتوں کو خدا کی دانش میں حصہ دار بتایا گیا۔ مثلاً زبور کی یہ آیت دیکھیں: ''کیونکہ تو نے اسے خدا سے کچھ ہی کمتر بنایا ہے اور جلال اور شوکت سے اسے تاجدار کرتا ہے۔'' (8:5) فانی ہونے کے باوجود انسان کو عقل سے نوازا گیا۔

فرشتہ پرستی:

یہودیوں کے خلاف عائد کیا گیا فرشتہ پرستی کا الزام (کلیسوں 2:18 کی بنیاد پر) بلاشبہ بے بنیاد ہے۔ پال کے ذہن میں غالباً وہی غناسطی فرقہ ہو گا جس کا حوالہ سیلسس نے ارتی دلیس کا الزام دہراتے وقت دیا تھا۔ وہ ہمیں جادوئی شبیہوں کے بارے میں بتاتا ہے جن پر سات فرشتوں کے نام کندہ کروائے: (1) میکائیل، شیر کی شبیہ کے ساتھ؛ (2) سوریئل، سانڈ کی صورت میں؛ (3) رافیل سانپ کی شکل میں؛ (4) جبرائیل بطور شاہین؛ (5) Yalda Bahut ریچھ کے روپ میں؛ (6) ایراتھول بطور کتا؛ اور (7) اونئیل گدھے کی شکل میں۔ پال نے کرنتھیوں اور کلسیوں

کے نام مراسلوں میں متواتر ان سات معبودوں کی بات کی۔ لیکن اس Ophite فرقے کا یہودیوں کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں تھا۔ اس کے برعکس آراشائیل نے اوفانیم اور کروبیم کے فرشتوں کی شبیہیں پوجنے کی ممانعت کا واضح الفاظ میں اظہار کیا: ''جو شخص سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں یا آسمانی لشکروں کے عظیم سردار میکائیل کے نام پر ایک جانور قربان کرتا ہے وہ مردہ بتوں کو قربانی پیش کرنے والے جیسا ہے۔''

انسان سے کمتر حیثیت:

زندگی پر فرشتوں کے اثرات اور ان کی تعداد کو بڑھانے کا رجحان چاہے کتنا ہی طاقتور ہو، لیکن دوسری طرف اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ فرشتے کئی اعتبار سے انسان سے کمتر ہیں۔ حنوک نے فرشتوں کے ایما پر مداخلت کی، اور کوئی بھی فرشتہ خداوند کا جلال ویسے نہ دیکھ پایا جیسے حنوک نے دیکھا تھا۔ فرشتوں نے آدم کی پرستش خداوند کی ایک شبیہ کے طور پر کرنا تھی۔ راندۂ درگاہ ہونے سے آدم کا مقام خداوند کے جلال کی حدود کے اندر تھا جہاں فرشتے نہیں ٹھہر سکتے تھے۔ اسی طرح مستقبل میں راست باز شخص فرشتوں کی نسبت خدا سے قریب تر ہوگا۔ درحقیقت وہ عقل میں آدم سے کمتر ہیں۔

فیلو جوڈیئس کی رائے:

فیلو فرشتوں کے وجود کو اپنے تشبیہاتی نظام کی حدود سے باہر نکل کر قبول کرنے پر مائل ہوا۔ وہ روایتوں کی مثال کے تحت ایسا کرنے پر راغب ہوا: ''جن ہستیوں کو دیگر فلسفی شیطان کہتے ہیں، موسیٰ نے عموماً انہیں فرشتے کہا۔'' وہ ہوا میں منڈلاتی ہوئی روحیں ہیں۔ کچھ ایک جسموں میں اتر آئی ہیں، جبکہ دیگر کو کرۂ ارض پر کوئی موزوں ٹھکانہ نہ ملا۔ وہ بچوں کو ان کے باپ کے احکامات سے آگاہ کرتی ہیں؛ خدا کو نہیں، لیکن فانی انسانوں کو ان وسیلوں کی ضرورت ہے۔ روحیں، شیطان اور فرشتے حقیقت میں ایک جیسے لیکن نام میں فرق ہیں، چنانچہ انسان جس طرح خداوند اور شرانگیز شیطان اور روحوں کی نیکی اور بدی کی بات کرتے ہیں، اسی طرح فرشتوں کے متعلق بھی بات

کرتے اور انہیں خدا کی جانب سے انسان اور انسان کی جانب سے خدا کے ایلچی قرار دیتے ہیں۔ اس ناقابل الزام اور محترم فریضے کی وجہ سے ہی وہ مقدس ہیں۔ اس کے برعکس دیگر ناپاک اور غیر اہم ہیں۔ جیسا کہ زبور 78:49 میں دیکھا جاسکتا ہے: "اور اس نے عذاب کے فرشتوں کی فوج بھیج کر اپنے قہر کی شدت غیض و غضب اور بلا کو ان پر نازل کیا۔"

لیکن فیلو نے انہیں "Logoi" (الفاظ یا عقول) بھی کہا۔ انہیں "خدا کی اپنی قوتیں بھی کہا جاسکتا ہے جنہیں مخاطب کر کے اس نے کہا تھا کہ آؤ انسان بنائیں۔ خدا نے انہیں ہماری روح کا فانی حصہ دیا کہ جب وہ (خدا) ہمارے اندر استدلالی اصول متشکل کر لے تو وہ بھی اس کی نقالی کریں۔" "فرشتے آسمانی معبد میں بیٹھے ہوئے پجاری ہیں۔" فیلو بھی ربیوں کی طرح میکائیل کو آسمانی لشکر کا سردار بتاتے ہوئے کہتا ہے:

"کائنات کے خالق باپ نے رئیس الملائکہ اور قدیم ترین لوگوس (لفظ) کو حدود سے باہر کھڑے رہنے کی مراعات دی۔ وہ مخلوق کو خالق سے الگ کرتا اور دونوں کے درمیان بطور قاصد رابطہ کرواتا ہے۔ وہ مخلوق اور نہ ہی غیر مخلوق ہے۔"

سعدیہ، حلیوی، ابن داؤد، میمونائیڈز:

قرون وسطیٰ کے فلسفیوں نے فیلو کی نسبت کہیں زیادہ استدلالی انداز میں فرشتوں پر یقین کے حوالے سے بات کی۔ سعدیہ انسان کو تخلیق کا مقصد اور نتیجتاً دنیا کا مرکز سمجھتے ہوئے اسے فرشتوں سے کہیں اونچے درجے پر فائز کرتا ہے۔ اس کی نظر میں وہ نورانی مخلوقات ہیں جنہیں خصوصی مقاصد کے تحت بنایا گیا۔ وہ حقیقت کی بجائے محض پیغمبر کے رویا ہیں۔ اس نے شیطان کو بھی ایک انسان کے طور پر لیا۔ یہوداہ حلیوی بھی فرشتوں میں اثیری (ethereal) مادہ دیکھتا ہے۔ ابن داؤد کی نظر میں فرشتے مخلوق ذہانتیں ہیں مگر ابدی اور روحانی؛ وہ روح کے محرکات ہیں؛ ان میں سے اعلیٰ ترین ذہانت دسویں آسمان کی متعدد یا فعال عقول ہیں۔ وہ فرشتے جبرائیل اور روح القدس کے ساتھ رہتی ہیں، لیکن ایوب (32:8) میں ان کا ذکر آ چکا ہے...... "لیکن انسان میں روح ہے اور قادر مطلق کا دم خرد بخشتا ہے۔" میمونائیڈز نے ارسطو کو راہنما بنایا جو "عقول" کو علت

اول اور موجود اشیا کے درمیان کی ہستیاں مانتا ہے۔ چنانچہ موسس میمونائیڈز نے بائبلی فرشتوں کو ایسی ہستیاں قرار دیا جن کے ساتھ خدا کوئی بھی قدم اٹھانے سے قبل مشورہ کرتا ہے۔ تاہم، ارسطو کے برعکس اس نے زور دیا کہ فرشتے خدا نے تخلیق کیے اور انہیں آسمانوں پر حکومت کرنے کی طاقت دی، کہ وہ آزادارادے کی مالک باشعور ہستیاں ہیں، لیکن انسان کے برعکس وہ ہمیشہ مستعد اور برائی سے پاک رہتے ہیں۔ اس نے صحائف میں ''فرشتوں'' سے عناصر اور جانور اور پیغمبروں کے مثالی تصورات مراد لیے۔ ''فطری قوتیں اور فرشتے ایک جیسے ہیں۔ ربی کہتے ہیں کہ جب انسان سوتا ہے تو اس کی روح فرشتے سے باتیں کرتی ہے اور فرشتہ کروب سے۔ لہٰذا فرشتے کا دھارا ہوا بھیس ولی کی ذہنی بصارت سے عبارت ہوتا ہے۔'' یوں اس نے ابدی زندگی کے حامل فرشتوں اور قابل فنا مظاہر کے درمیان فرق کیا۔ ''لیکن یہ آسمان اور فرشتے ہم انسانوں کی خاطر تخلیق نہیں کیے گئے۔'' قبل ازیں سعدیہ نے کہا تھا کہ ''انسان دنیاوی مادے سے بنی ہر چیز سے افضل ہے۔ لیکن افلاک اور عقول کے مقابلے میں کمتر ہوتا جاتا ہے۔'' ارسطو نے ان آسمانوں کی تعداد 50 بتائی۔ میمونائیڈز اور بعد کے فلسفیوں نے انہیں 10 شمار کیا، اور دسواں آسمان عقل فعال سے منسوب کیا۔ اسی لیے میمونائیڈز قبالہ کی پیروی میں فرشتوں کے دس درجے بیان کرتا ہے۔

قبالہ کا نکتۂ نظر:

قبالہ میں دو دھارے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ زمینی زندگی کے مقدروں پر برتر طاقت کو قادر ماننے پر مائل عملی قبالہ نے کمتر قوتوں کو کنٹرول کرنے کے قابل فرشتوں کے لیے نت نئے نام ڈھونڈنا جاری رکھا۔ اس قسم کی کوششیں Sefer ha Razim میں کی گئیں جو سال کے مہینوں کے مطابق فرشتوں کی فہرست ہے۔ دوسری طرف نوفلاطونی نظریۂ صدور اور مجموعی کائنات کے تصور نے لازماً انسان کو تخلیق کا مقصد بنا دیا۔ چنانچہ، اس کا درجہ فرشتوں سے برتر ہے۔ فرشتے کمتر قلمرو، ہیئت کی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں نہ کہ برتر روحوں کی دنیائے تخلیق سے۔ فرشتے عقلی، روحانی ہستیاں ہیں۔ لیکن انسان ان کا درخشاں ملبوس شناخت کر لیتا ہے۔

CamScanner

عیسائیت کے فرشتے

عیسائی عہد نامۂ جدید کے ساتھ ساتھ عہد نامۂ قدیم یعنی بائبل کو بھی الہامی کتاب مانتے تھے، لہٰذا فرشتوں کے بارے میں ان کے تصورات یہودیوں کے تصورات سے زیادہ فرق نہیں۔ تاہم، تیسری اور دوسری صدی قبل مسیح کے دوران عبرانی بائبل کا ایک یونانی ترجمہ ہو چکا تھا تاکہ فلسطین سے باہر کے یونانی گو یہودی لوگوں کی ضروریات پوری کی جا سکیں۔ اس بائبل کو ''Septuagint'' یعنی سترکا نام دیا گیا کیونکہ روایت کے مطابق اسے 70 مترجمین نے مل کر ترجمہ کیا تھا۔ ''ستر'' میں شامل کچھ کتب عبرانی شریعت کا حصہ نہیں۔

''ستر'' میں ''aggelos'' کی اصطلاح سے الوہی یا انسانی قاصد دونوں مراد ہیں۔ تاہم، لاطینی ترجمے میں الوہی یا روحانی قاصد کو انسانی قاصد سے ممیز کرنے کے لیے angelus جبکہ انسانی قاصد کو legatus یا nuntis کہا گیا۔ کچھ جگہوں پر لاطینی متن گمراہ کن ہے، کیونکہ وہاں nuntis کا استعمال زیادہ ہونے کے باوجود angelus کا استعمال کیا گیا (مثلاً یسعیاہ 18:12؛

33:3)۔

یہاں ہمارا تعلق روحانی قاصد سے ہی ہے، اور ہم مندرجہ ذیل نکات پر بات کریں گے۔

☆ بائبل میں اصطلاح کا مفہوم

☆ فرشتوں کے عہدے

☆ فرشتوں کو دیے گئے نام

☆ نیک اور بد روحوں میں فرق

☆ فرشتوں کی بھجن منڈلیوں کی تقسیم

☆ فرشتوں کی ظاہری صورت کا سوال، اور

☆ صحائف میں فرشتوں کے تصور کی ترقی۔

ساری بائبل میں فرشتوں کو خدا اور انسان کے درمیان رابطہ کروانے والی روحانی ہستیوں کے طور پر پیش کیا گیا: ''تو نے اسے (انسان کو) فرشتوں سے کچھ ہی کمتر بنایا'' (زبور 8:6)۔ انسان کے ساتھ مساوی حیثیت میں وہ مخلوق ہستیاں ہیں: ''اے اس کے فرشتو! اس کی حمد کرو۔ اے اس کے لشکرو! سب اس کی حمد کرو..... کیونکہ اس نے حکم دیا اور یہ پیدا ہو گئے۔ اس نے ان کو ابدالآباد کے لیے قائم کیا ہے۔'' (زبور، 148:2,5؛ کلیسوں، 1:16,17) چوتھی لیٹرن کونسل (1215ء) میں فرشتوں کو مخلوق قرار دیا گیا۔ Albigenses (البیجنسی، 12ویں اور 13ویں صدی میں فرانسیسی ملحدین کا ایک گروپ) کے خلاف جاری کردہ فرمان میں کہا گیا ہے فرشتے نہ صرف مخلوق ہیں، بلکہ انہیں انسان سے پہلے تخلیق کیا گیا تھا۔ ویٹیکن کونسل نے اس فرمان کو دہرایا۔ یہاں اس کا ذکر اس لیے کیا گیا کیونکہ یہودی بائبل میں کتاب Ecclesiasticus (18:1) میں ایک جملے (''ابد تک زندہ رہنے والے نے تمام چیزوں کو ایک ساتھ بنایا'') سے یہ ثابت کیا گیا کہ تمام تخلیق بیک وقت ہوئی، لیکن عمومی طور پر مانا جاتا ہے کہ ''ایک ساتھ'' (Simul) سے ''مساوی طور پر'' مراد ہے، یعنی ایک جیسا۔ وہ روحیں ہیں۔ عبرانیوں کے نام پولس رسول کے خط میں کہا گیا: ''کیا وہ سب خدمت گزار روحیں نہیں جو نجات کی میراث پانے والوں کی خاطر خدمت کو بھیجی جاتی ہیں؟'' (عبرانیوں 1:14)

CS CamScanner

خدا کے خدمت گار:

بائبل میں اکثر قاصدوں کی ہی تصویر پیش کی گئی ہے، لیکن سینٹ آگسٹائن اور بعد ازاں سینٹ گریگوری کے خیال میں ''فرشتہ ایک عہدے کا نام ہے۔ انہوں نے فرشتے کی اصلیت اور نہ ہی بنیادی وظیفے پر بات کی۔ یعنی وہ آسمانی دربار میں خدا کے تخت کے خدمت گار ہیں جس کی مفصل تصویر کشی کتاب دانی ایل میں ملتی ہے۔(7:9-10)

> میرے دیکھتے ہوئے تخت لگائے گئے اور قدیم الایام بیٹھ گیا۔ اس کا لباس برف سا سفید تھا اور اس کے سر کے بال خالص اون کی مانند تھے۔ اس کا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اور اس کے پہیے جلتی آگ کی مانند تھے۔ اس کے حضور سے ایک آتشی دریا جاری تھا۔ ہزاروں ہزار اس کی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں اس کے حضور کھڑے تھے۔ عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کھلی تھیں۔ (نیز دیکھیں زبور 96:7؛ زبور 102:20؛ یسعیاہ 6، وغیرہ)

فرشتوں کے لشکر کا یہ وظیفہ لفظ ''مدد'' سے عیاں ہے (ایوب، 1:6) اور ''میرے آسمانی باپ'' (متی، 18:10) کو ان کا متواتر مشغلہ سمجھا جاتا ہے۔ ایک سے زائد موقعوں پر ہمیں بتایا گیا کہ سات فرشتوں کا خصوصی وظیفہ ''خدا کے حضور کھڑے رہنا'' ہے (مکاشفہ، 8:2-5)۔

نوع انسانی کی جانب خداوند کے قاصد:

لیکن پردے کے آگے زندگی کی یہ جھلکیاں محض شاذ و نادر ہیں۔ بائبل کے فرشتے عموماً خدا کے قاصدوں کے کردار میں نوع انسانی پر ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ اس کے آلات ہیں جن کے ذریعہ وہ انسانوں کو اپنی منشا بتاتا ہے؛ اور یعقوب کے رویا میں انہیں زمین سے آسمان تک لگی سیڑھی پر اترتے اور چڑھتے پیش کیا گیا جبکہ ابدی باپ اوپر سے دیکھتا رہتا ہے۔ بیابان میں ایک فرشتہ ہی ہاجرہ کے پاس آیا (پیدائش، 16)۔ فرشتوں نے سدوم پر قہر ڈالا؛ ایک فرشتے نے Gideon کو بتایا کہ وہ اس کے لوگوں کو بچانے آیا ہے؛ ایک فرشتے نے شمعون کی پیدائش کی نوید سنائی (قضاۃ،

13)؛ اور فرشتہ جبرائیل دانی ایل کی رہنمائی کرتا ہے (دانی ایل، 8:16) حالانکہ اسے ان دونوں اقتباسات میں فرشتے کے بجائے "جبرائیل کا آدمی" (9:21) کہا گیا ہے۔ اسی روح نے سینٹ جان باپٹسٹ کی پیدائش کا اعلان کیا۔ فرشتوں کی روحانی فطرت زکریاہ کے مکاشفات کے بیان میں واضح نظر آتی ہے۔ پیغمبر نے فرشتے کو "خود میں بولتے ہوئے" بتایا۔ وہ ایک داخلی آواز کے بارے میں اشارہ دیتا معلوم ہوتا جو خدا کی نہیں بلکہ اس کے قاصد کی تھی۔

فرشتوں کی اس قسم کی شخصیں صرف ان کے پیغامات پہنچائے جانے تک قائم رہتی ہیں، لیکن اکثر ان کا مشن طوالت اختیار کر جاتا ہے۔ اور انہیں عموماً مخصوص بحران کے موقعہ پر اقوام کے محافظ بنا کر پیش کیا گیا، مثلاً خروج کے دوران (14:19)۔ اسی طرح فادرز کا عمومی نکتہ نظر ہے کہ "فارس کی مملکت کے موکل" (دانی ایل، 10:13) سے ہمیں وہ فرشتہ مراد لینا چاہیے جسے اس مملکت کی روحانی دیکھ بھال کا کام سونپا گیا تھا۔

اور شاید ہم Troas کے مقام پر سینٹ پال پر ظاہر ہونے والے فرشتے "مقدونیا" کے آدمی میں اس ملک کا محافظ فرشتہ دیکھ سکتے ہیں (اعمال، 16:9)۔ کتاب احبار میں ایک جگہ پر ہمارے لیے تھوڑی سی معلومات محفوظ ہے: "جب حق تعالی نے قوموں کو میراث بانٹی اور بنی آدم کو جدا جدا کیا تو اس نے قوموں کی سرحدیں خدا کے فرشتوں کے شمار کے مطابق ٹھہرائیں۔" نہ صرف عبرانی الٰہیات، بلکہ دیگر اقوام کے مذہبی نظریات میں بھی فرشتوں کی واسطیت کا اندازہ "خدا کے فرشتے جیسا" قسم کے جملوں سے ہوتا ہے۔ 2 سیموئیل میں داؤد نے تین مرتبہ یہ جملہ استعمال کیا۔ اعمال (6:15) میں عدالت کے سامنے کھڑے سٹیفن (سٹیفنس) کے چہرے کی جانب جب لوگوں نے نظر کی تو وہ "فرشتے کا سا تھا۔"

ذاتی محافظ:

ساری بائبل میں ہم بار بار اس امر کی جانب اشارہ پاتے ہیں کہ ہر ایک انفرادی روح کا اپنا ذاتی محافظ ہے۔ چنانچہ ابرہام نے اپنے نوکر کو اسحاق کے لیے ایک بیوی تلاش کرنے کی خاطر روانہ کرتے وقت کہا، "خداوند تیرے آگے آگے اپنا فرشتہ بھیجے گا۔" (پیدائش، 24:7)۔ شیطان

نے متی (4:6) میں 90ویں زبور کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: ''وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا اور وہ تجھے ہاتھوں پر اٹھائیں گے۔'' اور جووت نے اپنا کارنامہ بیان کرتے ہوئے کہا: ''خدا کا فرشتہ میرا نگہبان ہے۔'' ان جیسے دیگر اقتباسات اگرچہ بذات خود اس عقیدے کا اظہار نہیں کرتے کہ ہر ایک فرد کا اپنا اپنا محافظ فرشتہ مقرر ہے، لیکن ان سے مسیح کے الفاظ کی توثیق ہو جاتی ہے: ''خبردار ان چھوٹوں میں سے کسی کو ناچیز نہ جاننا کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان پر ان کے فرشتے میرے آسمانی باپ کا منہ ہر وقت تکتے ہیں۔'' (متی، 18:10) سینٹ آگسٹائن نے کہا تھا: ''جو کچھ عہد نامۂ عتیق میں سربستہ رہا، وہ عہد نامۂ جدید میں آشکار ہو گیا۔'' Tobias کی کتاب کا مقصد اسی سچائی کی تعلیم دینا تھا۔ اور سینٹ جیروم نے مذکورہ بالا اقتباس کی تفسیر میں لکھا: ''ہماری روح اس قدر عظیم ہے کہ پیدائش کے ساتھ ہی ہر روح کا ایک محافظ فرشتہ مقرر ہو جاتا ہے۔''

فرشتوں کے مقرر کردہ محافظ ہونے پر عمومی اعتقاد کو عقیدے کا ایک نکتہ خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ یقین ایمان کا معاملہ نہیں کہ انسانی نسل کا ہر فرد اپنا انفرادی محافظ فرشتہ رکھتا ہے۔ تاہم، یہ یقین ڈاکٹرز آف دی چرچ سے اس قدر حمایت یافتہ ہے کہ اس سے انکار کرنا بے ادبی ہوگی۔ پیٹر لومبارڈ یہ سوچنے پر مائل تھا کہ ہر فرشتے کو متعدد انسانوں کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ بائبل فرشتوں کو نہ صرف ہمارے محافظوں بلکہ مددگاروں کے طور پر بھی پیش کرتی ہے۔ فرشتے رافیل نے کہا: ''میں تیرے خداوند کی نماز پڑھتا ہوں۔'' (Tobias، 12:12) چنانچہ فرشتوں پر کیتھولک یقین کی جڑیں صحیفے میں موجود ہیں۔ شاید ابتدائی ترین وضاحتی بیان سینٹ ایمبروز کے یہ الفاظ ہیں: ''ہمیں فرشتوں سے دعا مانگنی چاہیے جو ہمیں بطور محافظ تفویض کیے گئے ہیں۔'' سینٹ پال نے فرشتوں کی پرستش سے منع کیا: ''کوئی شخص خاکساری اور فرشتوں کی عبادت پسند کر کے تمہیں دوڑ کے انعام سے محروم نہ رکھے۔'' (کلسیوں، 2:18)

دنیا پر حاکم الوہی نمائندے:

مندرجہ بالا اقتباسات ہمیں فادرز کے اس عملاً متفقہ نکتہ نظر کو سمجھنے کے قابل بناتے ہیں کہ فرشتوں نے ہی طبعی دنیا کے حوالے سے خدا کی شریعت کو نافذ کیا۔ جنات اور روحوں پر سامی یقین

معروف و مقبول ہے، اور اس کے اشارے بائبل میں ملتے ہیں۔ چنانچہ داؤد کے گناہ کی وجہ سے اسرائیل کو تباہ کرنے والی وبا کو ایک فرشتے سے ہی منسوب کیا گیا (جسے داؤد نے حقیقتاً دیکھا بھی تھا (2-سیموئیل، 17-24:15)۔ حتیٰ کہ درختوں کی شاخوں میں سرسراتی ہوا کو بھی ایک فرشتہ قرار دیا گیا (تواریخ، 14:14)۔ یوحنا کی انجیل میں بیت حسدا کے تالاب کا ذکر ہے جس کے اردگرد بنے برآمدوں میں "بیمار اور اندھے اور پژمردہ لوگ پانی ملنے کے انتظار میں کھڑے تھے، کیونکہ وقت پر خداوند کا فرشتہ حوض پر اتر کر پانی ہلایا کرتا تھا۔" (5:1-4) اس اقتباس میں پانی کے ہلنے کو فرشتے سے منسوب کیا گیا۔ سامیوں نے واضح طور پر محسوس کیا کہ کائنات کا سارا نظام اور اس نظم میں پڑنے والا خلل بھی خدا کی وجہ سے تھا، لیکن یہ تمام افعال اس کے کارندے انجام دیتے تھے۔ سینٹ ٹامس آکوینس نے موسی میمونائیڈز کے اس اعتقاد کا حوالہ دیا کہ بائبل میں جا بجا فطری قوتوں کو فرشتے کہا گیا ہے کیونکہ وہ خدا کی ہمہ گیریت کو منکشف کرتے ہیں۔

نظام مراتب:

اگرچہ عہد نامہ عتیق کی ابتدائی کتب میں ظاہر ہونے والے فرشتے عجیب انداز میں غیر شخصی ہیں اور ان کے سپرد کیے گئے پیغام یا کام نے زیادہ اہمیت اختیار کر لی، لیکن آسمانی لشکر میں مخصوص درجات کی موجودگی کے حوالے سے اشاروں کی کمی نہیں۔

آدم کو نکالے جانے کے بعد کروبیم کو بہشت کی نگرانی سونپی گئی جو بلاشبہ خدا کے قاصد ہیں، البتہ ان کی فطرت کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا گیا۔ بائبل میں صرف ایک اور موقع پر کروبیم نظر آتے ہیں...... حزقی ایل کے رویا

قدیم ثقافتوں کے معبد کے دیوتا عموماً پردار تھے۔
یہ شاہین کے سر والا اشوری دیوتا ہے۔

میں...... جہاں ان کی کافی تفصیل ملتی ہے۔ دو فرشتے ہیکل کے محافظ تھے، لیکن ہمیں خود ہی یہ تصور کرنا پڑتا ہے کہ وہ کیسے تھے۔ یہ رائے قرین قیاس ہے کہ وہ اصل میں اشوری محلات کے محافظ پردار بیل اور شیر ہی ہیں، اور نرالے پردار انسان، شاہین کے سر والے، جنہیں ان کی کچھ عمارات کی دیواروں پر دکھایا گیا۔ سیرافیم صرف یسعیاہ کے رویا میں آیا (6:6)۔

خدا کے حضور کھڑے سات فرشتوں کا ذکر پیچھے آ چکا ہے، اور وہ غالباً درباریوں کا ایک اندرونی حلقہ تشکیل دیے ہوئے ہیں۔ رئیس الملائکہ کی اصطلاح صرف St. Jude اور Thess (4:15) میں آئی ہے، لیکن سینٹ پال نے ہمیں آسمانی خادموں کے ناموں کی دو دیگر فہرستیں بھی مہیا کی ہیں۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ مسیح کو "ہر طرح کی حکومت اور اختیار اور قدرت اور ریاست اور ہر ایک نام سے بہت بلند کر دیا گیا" (افسیوں، 1:21)؛ اور کلیسوں کے نام مراسلے میں وہ لکھتا ہے: "کیونکہ اسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی، دیکھی ہوں یا ان دیکھی، تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات۔ سب چیزیں اسی کے وسیلہ سے اور اسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔" (کلسیوں، 1:16) یاد رہے کہ (2:15 میں) اس نے تاریکی کی قوتوں کے دو نام استعمال کرتے ہوئے کہا کہ "مسیح نے حکومت اور اختیاروں کو اپنے اوپر سے اتار کر ان کا برملا تماشہ بنایا اور صلیب کے سبب سے ان پر فتح یابی کا شادیانہ بجایا۔" اور ہم یہ امر محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ صرف دو آیات کے بعد وہ "فرشتوں کی عبادت" کے خلاف خبردار بھی کر رہا ہے۔ لگتا ہے کہ اس نے ایک مخصوص جائز ملائکہ پرستی کی منظوری دی اور ساتھ ہی ساتھ اس موضوع پر توہمات سے بچنے کو کہا۔ کتاب Enoch میں اس قسم کی بے راہ رویوں کا اشارہ ملتا ہے جہاں فرشتے کافی غیر معمولی کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح جوزیفس ہمیں بتاتا ہے کہ ایسینیوں کو فرشتوں کے نام محفوظ رکھنے کا حلف لینا پڑتا تھا۔

ہم پیچھے دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح (دانی ایل، 10:12-21) مختلف فرشتوں کو مختلف علاقے بطور اقلیم دیے گئے اور کتاب مکاشفہ میں بیان کردہ (Apocalyptic) "سات کلیساؤں کے فرشتوں" پر بھی یہی وصف دوبارہ ظاہر ہوتا ہے، البتہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ اصطلاح سے اصل مراد کیا ہے۔ کلیساؤں کے سات فرشتے عموماً کلیسائی حلقوں کے بشپس کو قرار دیا جاتا ہے۔

سینٹ گریگوری نے قسطنطنیہ میں بشپس سے خطاب کرتے ہوئے دو مرتبہ فرشتے کی اصطلاح استعمال کی۔

سینٹ ڈینس سے منسوب کردہ "De Coelesti Hierarcha" (جس نے متکلمین پر بہت گہرا اثر ڈالا) میں فرشتوں کے سلسلہ ہائے مراتب پر کافی تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ عام طور پر مانا جاتا ہے کہ یہ کتاب سینٹ ڈینس سے کچھ صدیاں پہلے لکھی گئی ہوگی۔ تاہم، اس میں موجود فرشتوں کی سرودمنڈلیوں (Choirs) کے حوالے سے عقیدہ کلیسیا نے غیر معمولی اتفاق رائے کے ساتھ قبول کر لیا۔ سینٹ گریگوری اعظم کے مندرجہ ذیل اقتباسات کلیسائی علما کا نکتہ نظر واضح کر دیں گے۔

صحیفے کی سند کے مطابق فرشتوں کے نو سلسلے ہیں ...... فرشتے، رئیس الملائکہ، Throne، Dominatios، Pinicipaltities، Powers، Virtues، کروبیم اور سیرافیم۔ بائبل کا تقریباً ہر صفحہ ملائکہ اور رئیس الملائکہ کی شہادت دیتا ہے اور پیغمبروں کی کتب میں کروبیم اور سیرافیم کا ذکر ہے۔ سینٹ پال نے بھی افسیوں کے نام مراسلے میں چار سلسلوں کا ذکر کیا: Principalities، Powers، Virtues اور Dominations۔ اور کلسیوں کے نام مراسلے میں Thrones، Dominations، Principalities اور Powers کا ذکر آیا ہے۔ اب اگر ہم ان دونوں فہرستوں کو یکجا کر دیں تو ہمارے پاس کل پانچ سلسلے ہو جائیں گے۔ ملائکہ، رئیس الملائکہ، کروبیم اور سیرافیم کے چار سلسلے جمع کر لیے جائیں تو کل تعداد 9 ہو جائے گی۔

سینٹ تھامس نے "Summa Theologica" میں سینٹ ڈینس کی پیروی کرتے ہوئے فرشتوں کو تین سلسلہ ہائے مراتب میں تقسیم کیا: ہر ایک سلسلے میں تین تین فرشتے۔ ہستی مطلق کے ساتھ قربت اس تقسیم کی بنیاد ہے۔ وہ پہلے درجے میں سیرافیم، کروبیم اور Thrones کو رکھتا ہے؛ دوسرا درجہ Dominations، Virtues، اور Powers پر مشتمل ہے۔ تیسرے درجے میں Principalities، رئیس الملائکہ اور ملائکہ شامل ہیں۔ صحائف میں صرف تین فرشتوں کے نام آئے ہیں: رافیل، میکائیل اور جبرائیل۔ یہ تینوں نام متعلقہ اوصاف پر دلالت کرتے ہیں۔ یہودیوں کی مکاشفاتی (Apocoryphal) کتب (جیسے حنوک) میں اریئل اور یزیمیل کے نام بھی ہیں۔

فرشتوں کی تعداد:

عموماً فرشتوں کی تعداد بے شمار بتائی گئی (دانی ایل، 7:10؛ متی، 26:53)۔ لفظ لشکر (Sabaoth) کو آسمانی فوج کے لیے مترادف معنوں میں استعمال کیا جانا اس تاثر کو نا قابل تردید بنا دیتا ہے کہ ''رب الافواج'' کی اصطلاح فرشتوں کے لشکر پر خداوند کی مطلق سالاری کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ فادرز نے ایک سو بھیڑوں کی تمثیل (لوقا، 3-15:1) میں انسانوں اور فرشتوں کی نسبتی تعداد کا حوالہ دیکھا؛ تاہم، یہ کافی تخیلاتی توضیح ہے۔ متکلمین بھی سینٹ ڈینس کی پیروی میں فرشتوں کو لاتعداد مانتے ہیں۔

برے فرشتے:

بائبل میں اچھے اور برے فرشتوں کا فرق مستقل نظر آتا ہے، لیکن یہ نکتہ اہمیت رکھتا ہے کہ دونوں سرچشموں کے درمیان کوئی ثنائیت یا تضاد موجود نہیں۔ یہ فرق شاید زمین پر خدا کی بادشاہت اور بروں کی بادشاہت کے درمیان تضاد پیش کرتا ہے۔ لیکن موخر الذکر کو ہمیشہ کمتر فرض کیا گیا۔ چنانچہ اس کمتر، مگر مخلوق روح کی ہستی کی وضاحت کرنا پڑے گی۔

اس حوالے سے عبرانی شعور کی درجہ بدرجہ ترقی القائی تحریروں میں صاف دیکھی جا سکتی ہے۔ ہمارے ''اولین والدین'' (پیدائش، 3) کے بہشت بدر ہونے کے بیان میں ایسی اصطلاحات موجود ہیں کہ اس میں سے ایک شر کی موجودگی مراد لینے کے سوا کوئی اور تعبیر نہیں کی جا سکتی......ایک ایسا شر جو انسانی نسل سے حسد کرتا تھا۔ کتاب پیدائش (6:12) میں لکھا ہے کہ ''خدا کے بیٹوں نے آدمی کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت ہیں۔'' آدمی کی بیٹیوں سے شادی ہی فرشتوں کے تنزل کی وضاحت کرتی ہے۔

ایوب کی کتاب (1،2) میں پیش کردہ تصویر کافی تخیلاتی ہے؛ لیکن شیطان (جو معزول فرشتے کی شاید اولین شخصی صورت تھا) کو ایک در انداز کے طور پر پیش کیا گیا جو ایوب سے جلتا ہے۔ وہ واضح طور پر معبود سے کمتر ہستی ہے اور خداوند کی اجازت کے بغیر ایوب کو چھو نہیں سکتا۔ لگتا ہے کہ ایوب (4:18) میں ہمیں زوال کی قطعی وجہ ملتی ہے: ''اور وہ اپنے فرشتوں پر حماقت کو عائد کرتا ہے۔''

عہد نامۂ جدید میں ہمیں دو روحانی بادشاہتوں کا تصور واضح ملتا ہے۔ شیطان ایک راندۂ درگاہ فرشتہ ہے جو آسمانی لشکر کے اور بھی بہت سے فرشتوں کی تنزلی کی وجہ بن گیا۔ خداوند نے اسے ''دنیا کا سردار'' (یوحنا، 14:30) کہا؛ وہ انسان کو تحریص دلاتا اور ملعونوں میں شامل کرتا ہے (متی، 25:41؛ پطرس، 2:4؛ افسیوں، 6:21)۔ عیسائیت میں شیطان کو ایک عفریت کے روپ میں پیش کرنے کی بنیاد Apocalypse (جعلی اناجیل) پر ہے جہاں اسے ''اتھاہ کھائی کا فرشتہ''، ''عفریت''، ''قدیم سانپ'' وغیرہ کہا گیا جو رئیس الملائکہ جبرائیل کا دشمن تھا۔ ان مناظر اور قدیم داستانوں میں مردوک اور تیامت کے مابین لڑائی میں مماثلت نہایت واضح ہے۔

Septuagint میں ''فرشتہ'' کی اصطلاح:

ہم نے گزشتہ صفحات میں دو سے زائد مقامات پر ''سات'' (Septuagint) کا ذکر کیا ہے، اور اس کے اُن اقتباسات کی نشاندہی کر دینا بھی بے جا نہ ہوگا جہاں یہ فرشتوں کے حوالے سے ہماری معلومات کا واحد ماخذ ہے۔ مشہور ترین اقتباس یسعیاہ 11:6 ہے جہاں Septuagint ''عظیم مجلس شوریٰ کے فرشتے'' Messias کا نام بتاتی ہے۔ Septuagint میں فرشتوں سے عموماً ''خدا کے بیٹے'' مراد لی گئی۔

یہ کہنا زائد از ضرورت ہوگا کہ خدا کے الہام کی تہیں کھلتے جانے کے ساتھ ساتھ دینیاتی فکر میں بھی ارتقا کا ایک عمل جاری رہا، لیکن شریعت دہندہ کی ذات کے حوالے سے پیش کردہ مختلف نظریات میں یہ چیز بالخصوص عیاں ہے۔ کتاب خروج (3:2) میں خدائے مطلق ایک جھاڑی میں سے نکل کر موسیٰ پر ظاہر ہوتا ہے؛ لیکن ''سات'' کے ورژن میں اس کی جگہ ''خداوند کا فرشتہ'' نے لے لی۔ عہد نامۂ جدید لکھے جانے کے زمانے میں Septuagint والا نکتۂ نظر ہی غالب تھا۔ اب خود خداوند کی بجائے خداوند کا فرشتہ ظاہر ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ شریعت دہندہ بھی بن گیا (گلتیوں، 3:19؛ عبرانیوں، 2:2؛ اعمال، 7:30)۔

لیکن عظیم لاطینیوں ...... سینٹ جیروم، سینٹ آگسٹائن اور سینٹ گریگوری...... نے بالکل برعکس نکتۂ نظر اپنایا، اور متکلمین نے ان کی پیروی کی۔ سینٹ آگسٹائن جلتی ہوئی جھاڑی (خروج،

3) کے حوالے سے لکھتا ہے: ''موسیٰ سے ہم کلام ہونے والے شخص کو خداوند اور خداوند کا فرشتہ بھی قرار دینا قابل فہم نہیں۔ یہ سوال محتاط تحقیق کا متقاضی ہے۔ کچھ کے خیال میں اسے خداوند اور خداوند کا فرشتہ دونوں کہا گیا کیونکہ وہ مسیح تھا۔'' درحقیقت پیغمبر نے (یسعیاہ 9:6) واضح طور پر مسیح کو ''شیر خدائے قادر ابدیت'' کہا۔ سینٹ آگسٹائن آگے چل کر اس قسم کے نکتۂ نظر کو قابل معتبر ثابت کرتا ہے۔ اس نے نشاندہی کی کہ اگر یہ فرشتہ ہی ظاہر ہوا تھا تو ہمیں وضاحت کرنا پڑے گی کہ اسے ''آقا'' کیسے کہا گیا۔ دراصل بائبل میں دوسری جگہوں پر کسی پیغمبر کے الفاظ کو خداوند کے الفاظ قرار دیا گیا۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ پیغمبر خداوند ہے، بلکہ اس لیے کہ خداوند پیغمبر میں سرایت پذیر ہے۔ لہٰذا جب خداوند کسی پیغمبر یا فرشتے کے منہ سے بولنا چاہتا ہے تو وہ پیغمبر یا حواری کو ذریعہ بناتا ہے۔ چنانچہ ہم فرشتے کو بجا طور پر ''خداوند'' سمجھ سکتے ہیں۔

اسلام کے ملائکہ

اسلام میں فرشتے ارکان ایمان میں شامل ہیں، یعنی ان پر ایمان لائے بغیر مسلمان ہونا ممکن نہیں۔ یہودیت اور عیسائیت کے مقابلے میں اسلام میں فرشتوں کی اہمیت کہیں زیادہ بڑھ گئی، لیکن ساتھ ہی ساتھ روح کی طرح فرشتوں کے ماخذ پر بھی زیادہ تفصیلات قرآن میں موجود نہیں۔ سیرت اور احادیث کی کتب میں بعد ازاں بیرونی اثرات اور عقلی ترقی کے نتیجے میں اضافی تصورات شامل ہوتے گئے۔ یہاں ہم قرآن، حدیث اور عام روایات میں فرشتوں کا تصور واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔

قرآن اور فرشتے

فرشتے جزو ایمان ہیں:

''لیکن نیکی تو یہ ہے کہ آدمی اللہ پر یقین رکھے اور روز قیامت پر اور فرشتوں پر اور کتاب اور نبیوں پر بھی یقین رکھے۔'' (البقرة، 177)۔

''اور جس کسی نے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور قیامت

کے دن سے انکار کیا تو بے شک وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔" (البقرۃ،285)

قرآن میں فرشتوں سے متعلقہ آیات کی روشنی میں انہیں چار یا پانچ حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے۔فرشتوں کی تخلیق، آسمان پر مسکن، مذکر جنس، اللہ کی فرمانبرداری اور گناہوں سے پاک ہونا قرآن شریف میں مذکور ہے۔

فرشتوں کی تخلیق:

سورۃ فاطر میں تخلیق کے حوالے سے ایک آیت بہت کچھ واضح کرتی ہے۔" تمام حمد اللہ کو لائق ہے جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے، جن کے دو دو، تین تین، چار چار پر دار بازو ہیں۔ اللہ جو چاہے پیدائش میں زیادہ کرتا رہتا ہے۔" (فاطر،1) اسلام میں بھی فرشتے پردار اور کئی بازوؤں والے ہیں۔ یقیناً یہ اوصاف ان کے زمین اور آسمان کے درمیان آنے جانے اور بہت سے کام بیک وقت انجام دینے کے قابل ہونے کے لیے لازمی تھے۔

عرش اور فرشتے:

یہودیت، عیسائیت اور اسلام تینوں بڑے مذاہب میں خدا کے عرش کا ذکر ملتا ہے۔عرش اصل میں کسی شاہی دربار جیسا ہے جہاں خدا تخت نشین ہوتا ہے اور فرشتے اس کے خدمتگار اور درباری ہونے کے علاوہ تخت کے محافظ بھی ہیں۔فرشتوں کا مسکن آسمان میں ہے۔" فرشتے عالم بالا میں رہتے ہیں۔اور وہ (شیاطین) عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے" (الصفت،8)" تو کہہ دے اگر زمین پر فرشتے رہتے ہوتے، اس میں چلتے بستے تو البتہ ہم آسمان سے ایک فرشتے کو رسول بنا کر ان کی طرف نازل کر دیتے۔" (بنی اسرائیل،95)" اور بہت سے فرشتے آسمان میں موجود ہیں۔ان کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آسکتی۔" (النجم،26)۔

اللہ کی خدمت:

وہ اللہ کے حضور ہر وقت خدمت کے لیے حاضر رہتے ہیں:" اور ہم میں سے ہر ایک کا معین

درجہ ہے اور ہم صف باندھے کھڑے رہتے ہیں اور اللہ کی پاکی بیان کرنے میں لگے رہتے ہیں۔" (ص، 6-164) ایک اور جگہ پر یوں ذکر آیا: "اور تو فرشتوں کو عرش کے گرد حلقہ باندھے دیکھے گا جو اپنے رب کی تسبیح میں مشغول ہوں گے۔" (الزمر، 75) یا پھر "فرشتے عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں۔ اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔" (المؤمن، 7)۔ فرشتے خدا کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور اس کے اردگرد منڈلاتے رہتے ہیں۔

فرشتوں کی جنس:

ان خدمتگار اور قاصد فرشتوں کو سختی سے مذکر بتایا گیا اور واضح الفاظ میں انہیں مؤنث قرار دینے سے منع کیا گیا۔ حتیٰ کہ فرشتوں کو عورت کے نام سے پکارنا بھی ایمان کے منافی ہے: "بے شک جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ فرشتوں کو عورت کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔" (فاطر، 1) بائبل میں فرشتوں کے لیے "خدا کے بیٹوں" کی اصطلاح غالباً صرف ایک جگہ یعنی کتاب پیدائش میں استعمال ہوئی ہے۔ قرآن مجید نے بھی انہیں خدا کے بیٹوں جیسا قرار دیا: "تو کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹوں سے خاص کیا اور خود فرشتوں کو بیٹیاں بنایا۔" (بنی اسرائیل، 40)۔ فرشتوں کے مذکر یا نر ہونے کی توثیق ایک اور جگہ پر یوں کی گئی: "کیا ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا ہے اور کیا وہ اس وقت دیکھ رہے تھے؟" (الصفٰت، 15)

تسبیح و تحمید:

اللہ کے دربار میں موجود اور تخت کے گرد منڈلاتے ہوئے فرشتوں کا کام واضح طور پر عبادت، تسبیح و تحمید کرنا ہے۔ "اور تو فرشتوں کو عرش کے گرد حلقہ باندھے دیکھے گا جو اپنے رب کی تسبیح میں مشغول ہوں گے۔" (الزمر، 75) اسی طرح سورۃ المؤمن (آیت 7)، سورۃ البقرۃ (آیت 30)، سورۃ الرعد (آیت 13) اور سورۃ الانبیاء (آیت 20) میں بھی فرشتوں کی تسبیح و تحمید کا ذکر آیا ہے۔ لیکن وہ بندوں پر بھی درود بھیجتے ہیں: "وہ (اللہ) خود بھی اور فرشتے بھی تم پر رحمت بھیجتے

رہتے ہیں تا کہ اللہ تم کو تاریکیوں سے نور کی طرف لے آئے۔" (سورۃ الزخرف، 43) ان کا نبی کریمؐ پر سلام بھیجنا، مومنین کے لیے استغفار کرنا، اور کافروں پر لعنت بھیجنا بھی قرآن سے ثابت ہے۔

انسانوں اور فرشتوں کا تعلق:

انسانوں اور فرشتوں کے تعلق کے حوالے سے بھی قرآن مجید نے کافی وضاحت سے بات کی۔ مثلاً دو فرشتے ہمارے اعمال لکھتے ہیں: "جب دو لینے والے دائیں بیٹھے لیتے رہتے ہیں، وہ کوئی لفظ منہ سے نکالنے نہیں پاتا کہ اس کے پاس ایک نگہبان نہ ہو۔ اور موت کی سختی آ پہنچی جس کا آنا برحق ہے۔ یہ وہ ہے جس سے تو بدکتا تھا۔ اور صور پھونکا جائے گا اور یہی وعید کا دن ہوگا۔ اور ہر شخص (اس طرح) آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک فرشتہ اسے لانے والا اور ایک گواہ ہوگا۔ تو اس دن سے بالکل بے خبر تھا سو ہم نے تجھ پر سے (غفلت کا) پردہ ہٹا دیا۔ سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔" (سورۃ ق، آیت 22) انسان کی حفاظت پر کراماً کاتبین فرشتے مقرر ہیں: "اور اللہ تم پر نگہداشت رکھنے والے فرشتے بھیجتا ہے۔" (الانعام، 61) ایک اور مقام پر: "اور بے شک تم پر نگہبان ہیں۔ اور وہ کراماً کاتبین ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں۔" (الانفطار، 12)

حتیٰ کہ اللہ فرشتوں کو رسول بنا کر بھی بھیجتا ہے۔ "اللہ رسالت کے لیے فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔" (الحج، 75) اور "تمام حمد اللہ کے لائق ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا اور فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے، جن کے دو دو، تین تین، چار چار پر دار بازو ہیں۔" (فاطر، 1) اول الذکر آیت کے اصل متن "رسلاً ومن الناس" پر غور کیا جائے تو وہاں بھی "رسالت" یعنی رُسُلاً کا لفظ پیغام رسانی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مؤخر الذکر آیت کریمہ اس امر کو واضح کرتی ہے۔

زمین پر نزول:

فرشتوں کا زمین پر نزول اللہ کے حکم پر ہی ہوتا ہے: "اور ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نہیں اترتے اور اسی کی ملک میں ہمارے آگے کی سب چیزیں اور ہمارے پیچھے کی بھی اور جو چیزیں

آسمان میں ہیں، وہ بھی اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔" (مریم، 64) اللہ فرشتوں کو اپنا حکم دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اتارتا ہے کہ خبردار کردو کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، سو مجھ سے ڈریں۔ یعنی فرشتوں کے اوصاف اللہ کی تسبیح وتحمید کرنا اور بنیادی وظائف اللہ کے پیغام انسانوں اور انبیاءً تک پہنچانا ہیں۔ قرآن کی متعدد آیات میں سابقہ پیغمبروں کے پاس فرشتوں کے آنے کا ذکر ملتا ہے۔

فرشتے اور دیگر انبیاء:

وہ حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے پاس بھی آئے۔ فرشتے تابوت اٹھا کر طالوت کے سامنے ظاہر ہوئے۔ عیسائیت کے روح القدس کا ذکر یوں آیا: "اور ہم نے مریم کے بیٹے کو کھلم کھلا نبوت کی دلائل عطا فرمائیں اور روح القدس سے اس کی مدد کی۔" (البقرۃ، 253) ایک اور جگہ پر اللہ نے فرمایا: "اے مریم کے بیٹے، عیسیٰ! میری نعمتوں کو جو تجھ پر ہیں اور تیری ماں پر ہیں ذکر کیا کر۔ اور جب کہ میں نے روح القدس سے تیری مدد کی۔" غالباً قرآن میں روح القدس اور جبرئیل علیہ السلام کو گڈمڈ نہیں کیا گیا، جیسا کہ کچھ عیسائی ماہرین دینیات کو اعتراض ہے، ورنہ حضرت عیسیٰؑ کے حوالے سے خاص طور پر لفظ "روح القدس" کی اصطلاح استعمال نہ کی جاتی۔

جبرئیل (علیہ السلام):

حضرت جبرئیل (علیہ السلام) جیسی اہمیت اسلام میں کسی بھی فرشتے کو حاصل نہیں۔ وہ انسانوں اور بالخصوص انبیا کے ساتھ الوہی رابطے کا ذریعہ ہونے کا واضح ترین ثبوت ہیں۔ بعثت اسلام اور پیغمبرؐ اسلام کی زندگی کے ساتھ ان کا بنیادی تعلق ہے۔ آپؐ نے جبرئیل کو افق پر دیکھا: "اور وہ آسمان کے بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ پاس آیا۔ پھر وہ اور نزدیک آیا۔ سو دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا۔ بلکہ اس سے بھی کم۔" (سورۃ النجم، 9-7) فاصلے کا یہ حوالہ جبرئیل امین کے مادی صورت میں ظاہر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ ایک اور موقع پر یوں ارشاد ہوا: "اور اس نے اس

فرشتہ کوایک دفعہ دیکھا، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔'' (النجم، 13)

یہی وہ رئیس الملائکہ تھا جو آنحضرتؐ کے قلب پر قرآن لے کر آیا، لہٰذا اس کا احترام کرنا اور اس پر یقین رکھنا لازمی ٹھہرا: ''ان سے کہہ دے کہ جو شخص جبرئیل سے عداوت رکھے حالانکہ اس نے اللہ کے اذن سے تمہارے قلب تک یہ قرآن پہنچایا ہے۔'' (البقرہ، 97) قرآن نے جبرئیل اور میکائیل کے دشمن کو اللہ کا دشمن قرار دیا۔ جبرئیل کے علاوہ دیگر ملائکہ بھی آنحضرتؐ کے مددگار ہوئے۔ فرشتے نزول قرآن کے گواہ ہیں، انہوں نے اللہ کی توحید پر گواہی دی۔

جنگ بدر:

جنگ بدر کے حوالے سے قرآنی آیات فرشتوں کی صورت میں خدائی امداد پر دلالت کرتی ہیں: ''اور جب کہ تو مسلمانوں سے یوں کہہ رہا تھا کہ کیا تم کو یہ امر کافی نہ ہوگا کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتوں سے جو آسمان سے اتریں گے تمہاری مدد کرے۔ ہاں کیوں نہیں، اگر صابر اور متقی رہو گے اور وہ لوگ ایک دم تم پر آ پہنچیں گے، تو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے جو ایک وضع بنائے ہوں گے تمہاری امداد کرے گا۔'' (آل عمران، 5-124)

روحیں قبض کرنا:

وسیع تر کردار میں فرشتے دیگر اہم وظائف ادا کرتے ہوئے بتائے گئے۔ قرآن نے واضح لفظوں میں بتایا: ''بے شک جن لوگوں کی جان فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو گنہگار بنا رکھا تھا تو وہ ان سے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔'' (النساء، 97) موت کے وقت فرشتے ہی روح قبض کرنے آتے ہیں۔ چھ سات آیات میں اس کا ذکر ہے۔ فرشتے کافروں کی روحیں قبض کرتے وقت ''ان کے منہ اور پشتوں پر کے مارتے جاتے ہیں۔'' (الانفال، 50) لیکن وہ پاک لوگوں کی روحوں کو جنت میں داخل ہوتے وقت سلام کریں گے۔ وہ مرتے وقت نیک آدمیوں کا استقبال بھی کرتے ہیں۔

قرآن نے واضح طور پر کہا کہ فرشتے اصلی صورت میں انسانوں پر ظاہر نہیں ہوتے۔ ''اور اگر

ہم اس کو فرشتہ تجویز کرتے تو ہم اس کو آدمی بناتے اور ہمارے اس فعل پر بھی ان کو وہی اشکال ہوتا جو اشکال وہ اب کر رہے ہیں۔" (الانعام،9)

روز قیامت اور فرشتے:

روح اور ملائکہ قیامت کو اللہ کی طرف چڑھیں گے۔"فرشتے اور اہل ایمان کی روحیں اس کی طرف چڑھ کر جاتی ہیں۔ اور یہ ایسے دن جس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔" (المعارج،4) اس روز فرشتے آسمان کے کنارے پر آجائیں گے۔ آٹھ فرشتوں نے خدا کا عرش اٹھا رکھا ہوگا۔ پھر وہ صف باندھ کر زمین پر اتریں گے اور خاموش کھڑے ہوں گے۔"جس روز تمام ذی روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے، جس کو رحمٰن بولنے کی اجازت دے گا اس کے سوا کوئی نہ بول سکے گا اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے گا۔" (النباء،38) جس روز اللہ ان سب فرشتوں کو میدان قیامت میں جمع کرے گا تو فرشتوں سے پوچھے گا:"کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟" فرشتے صرف خدا کے پسندیدہ بندوں کی ہی سفارش کریں گے، کیونکہ وہ سب اللہ کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ (الانبیأ،28)

دوزخ اور فرشتے:

اللہ نے سخت مزاج، تندخو فرشتوں کو دوزخ پر تعینات کیا ہے:"اور اے ایمان والو! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ جس پر تندخو اور مضبوط فرشتے ہیں۔ جو اللہ کی کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے، نافرمانی نہیں کرتے، اور ان کو جو حکم بھی دیا جاتا ہے، اس کی تعمیل کرتے ہیں۔" (التحریم،6) دوزخ پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔"اور ہم نے دوزخ کے نگہبان (آدمی نہیں) بلکہ فرشتے ہی بنائے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد ایسی رکھی ہے جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہے۔" (المدثر،31) قرآن نے دوزخ کے فرشتوں کا نام زبانیہ بتایا۔ انہیں دوزخ کے پیادے بھی کہا گیا۔ سورۃ الزخرف کی آیت 77 کے مطابق دوزخ کے داروغہ کا نام مالک ہے:"اور پکاریں گے کہ اے مالک تو ہی دعا کر کہ اللہ ہمارا کام تمام کردے۔"

المختصر، قرآن کے مطابق فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں، وہ آسمان پر خدا کے عرش کے قریب رہتے اور تسبیح وعبادت کرتے رہتے ہیں۔ان کی جنس مذکر ہے اور انسانوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔ انسانوں کے اعمال کا حساب رکھنا، ان کی روحیں قبض کرنا اور قیامت کے روز گواہی دینا بھی فرشتوں کے وظائف میں شامل ہے۔ مزاج کے لحاظ سے فرشتوں میں کچھ فرق بھی ہے کیونکہ دوزخ کے فرشتوں کے لیے شداد (تندخو) کا لفظ استعمال ہوا۔لہٰذا قرآنی تصور کے مطابق فرشتوں کو ایسی ہستیاں قرار دیا جاسکتا ہے جو اللہ اور انسانوں کے درمیان رابطے کا کام دیتی اور اللہ کے احکامات پر عمل درآمد کرواتی ہیں۔ دیگر مذاہب اور حتیٰ کہ بت پرست اقوام کے مختلف دیوتاؤں اور دیویوں کے ساتھ موازنہ کرنے پر وہ ہمیں اجنبی نہیں لگتے۔

البتہ مسلمان تاریخ نگاروں کی کتب میں فرشتوں کا کردار کچھ بدلا ہوا اور زیادہ تفصیل سے ملتا ہے، کیونکہ وہ لوگوں کے تخیل کا حصہ بھی تھے۔

فرشتوں کے متعلق مسلم روایات

شق قلب اور فرشتے:

سیرت النبیؐ اور اسلام کی تاریخ میں فرشتوں کا ذکر بہت ابتدا میں ہی ملتا ہے۔شق قلب کا واقعہ حضرت ابوذر غفاری نے روایت کیا اور جریر ابن طبری نے اپنی تاریخ الامم والملوک میں نقل کیا ہے۔ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ سے پوچھا کہ "پوری طرح علم اور یقین ہونے تک پہلے پہل آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں؟" آپؐ نے فرمایا: "ابوذر میں بطحائے مکہ میں کسی جگہ تھا۔دو فرشتے میرے پاس آئے ،ایک زمین پر اتر گیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہرا رہا۔ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ کیا یہی وہ ہیں۔ دوسرے نے تصدیق کی۔ اس نے کہا، اچھا تو ان کو ایک آدمی سے وزن کرو۔ مجھے ایک شخص کے مقابلے میں تولا گیا، میں اس سے گراں بار نکلا۔ پھر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ ان کو دس آدمیوں سے تولو۔ مجھے دس سے تولا گیا تو میں ان پر بھی بھاری ہوا۔ پھر اس نے سو سے تولنے کا کہا۔مگر اس بار بھی میرا پلڑا بھاری رہا۔فرشتے ترازو کے دوسرے پلڑے میں میرے برابر وزن بڑھاتے گئے۔آخر تنگ آ کر ایک

نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم ان کو ان کی تمام امت کے مقابل میں بھی رکھ کر تولو گے تو انہی کا وزن زیادہ ہوگا۔ پھر ایک نے دوسرے کو میرا پیٹ چاک کرنے کا کہا۔ اس نے میرا پیٹ چاک کیا۔ دوسرے نے کہا، ان کا قلب نکالو، یعنی شق قلب کرو۔ اس نے میرا قلب چیر کر اس میں سے محل شیطانی خطرات اور خون کے لوتھڑے کو نکال کر پھینک دیا۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان کے پیٹ کو اس طرح دھو ڈالو جس طرح برتن دھویا جاتا ہے اور ان کے قلب کو بھی اسی طرح دھو ڈالو۔ پھر اس نے ایک چھری منگوا کر میرے قلب میں داخل کی۔ ایک فرشتے نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ان کے پیٹ پر نشان کر دو۔ ان دونوں نے میرے پیٹ پر نشان ڈال دیے اور مہر کو میرے دونوں شانوں کے درمیان کر دیا۔ اس کے بعد ہی وہ میرے سامنے سے چلے گئے۔ یہ واقعہ مجھے اس طرح یاد ہے گویا اب میری نظروں کے سامنے ہو رہا ہو۔"

نماز اور فرشتے:

بت پرستی کی ممانعت کرنے اور اللہ کی وحدانیت کے اقرار کے بعد اللہ نے قوانین اسلام میں سب سے پہلے نماز کو فرض کیا۔ ابو جعفر سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ پر نماز فرض بھیجی گئی، تو جبرئیل آپ کے پاس آئے۔ آپؐ اس وقت مکہ اعلیٰ میں تھے۔ وہ اشارے سے آپ کو وادی کی ایک سمت میں لے گئے۔ اس سے ایک چشمہ جاری ہوا۔ حضرت جبرئیل نے وضو کیا تا کہ وہ بتا دیں کہ نماز کے لیے طہارت کیسے کی جائے۔ رسولؐ اللہ ان کو دیکھتے رہے۔ ان کے بعد ان کی طرح رسولؐ اللہ نے بھی وضو کیا۔ پھر جبرئیل نے کھڑے ہو کر رسولؐ اللہ کو نماز پڑھائی، آپؐ نے اقتدا کی اور جبرئیل چلے گئے۔ آپؐ نے جا کر حضرت خدیجہؓ کو بھی وہ طریقہ سکھایا۔

معراج اور فرشتے:

انس بن مالک سے مروی ہے کہ جس وقت رسولؐ اللہ کو نبوت عطا ہوئی آپؐ کے پاس دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل آئے۔ آپ کعبہ کے گرد سویا کرتے تھے، اور دوسرے لوگ بھی آس پاس سوتے تھے۔ فرشتوں نے کہا کہ ان میں سے کس کے متعلق ہمیں حکم ہوا ہے۔ پھر خود ہی دونوں نے

کہا کہ ہمیں ان کے سب سے زیادہ شریف کے متعلق حکم ہے۔اب وہ چلے گئے اور پھر قبلہ کی جانب سے آئے۔یہ تین تھے۔انہوں نے رسول اللہؐ کو سوتا ہوا پایا۔انہوں نے آپؐ کو چت کر کے آپ کا پیٹ چاک کیا، پھر زمزم سے پانی لا کر آپؐ کے پیٹ میں جس قدر رشک، یا خطرہ موجود تھا اسے دھوڈالا۔اس کے بعد وہ ایک سونے کا طشت لے کر آئے جو ایمان اور حکمت سے مملو تھا۔ آپ کے پیٹ اور اندرون کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا گیا۔پھر وہ آپ کو اس سماً الدنیا پر لے کر چڑھ گئے۔جبرئیل نے دروازہ کھلوایا۔اہل سما نے پوچھا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا، جبرئیل۔پھر آسمان والوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے آنحضرتؐ کے متعلق بتایا۔اہل سماً نے پوچھا کہ کیا وہ مبعوث ہو چکے ہیں۔جبرئیل نے ہاں میں جواب دیا۔تب اہل سماً نے خوش آمدید کہا۔روایت کے مطابق حضرت جبرئیل آپؐ کو باری باری ساتوں آسمانوں پر لے کر گئے اور حضرت آدمؑ، حضرت یحییٰ وعیسیٰ، حضرت یوسفؑ، حضرت ادریسؑ اور حضرت ابراہیمؑ سے متعارف کروایا۔سدرۃ المنتہا پر بھی جبرئیل آپؐ کے ساتھ ساتھ رہے اور مختلف چیزوں کی وضاحت کی۔پھر آپؐ کی ملاقات اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہوئی۔

جنگ میں ملائکہ کی شرکت:

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے بنی غفار کے ایک شخص نے یہ واقعہ بیان کیا کہ جس روز بدر کی لڑائی ہو رہی تھی مَیں اور میرا ایک چچیرا بھائی دونوں وہاں آئے اور ایک ایسے پہاڑ پر چڑھ کر بیٹھ گئے جہاں سے لڑائی کا منظر صاف دکھائی دیتا تھا۔ہم دیکھتے رہے کہ کس کو شکست ہوتی ہے تا کہ پھر دوسرے لوٹنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی غنیمت میں حصہ لیں۔ہم دونوں اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے۔ہم اسی پہاڑ پہ تھے کہ ایک بادل ہمارے قریب آیا۔ہم نے اس میں گھوڑوں کی آہٹ پائی اور کسی کو کہتے سنا: خیردم آگے بڑھو۔اس آواز سے میرے چچازاد بھائی کے قلب کا پردہ پھٹ گیا اور وہ وہیں مر گیا۔میں بھی قریب المرگ تھا مگر بچ رہا۔

جنگ میں شریک ابوداؤد المازنیؓ سے مروی ہے کہ بدر میں میرے ساتھ یہ گزری کہ جس مشرک کا تعاقب کر کے میں نے اس پر وار کرنا چاہا، اس سے قبل ہی اس کا سرتن سے جدا ہو کر دور جا

مر تا۔ اور میں نے محسوس کیا کہ کسی اور نے اسے قتل کیا تھا۔

ابوامامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بدر میں ہماری حالت یہ تھی کہ ہم میں سے اگر کسی نے تلوار سے مشرک کی طرف اشارہ کر دیا تو تلوار اس کی گردن تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر کٹ کر گر پڑتا۔

عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ بدر کے دن ملائکہ کی شان یہ تھی کہ انہوں نے سفید عمامے باندھ رکھے تھے جن کے شملے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ اور جنگ حنین میں انہوں نے سرخ عمامے باندھ رکھے تھے، مگر بدر کے سوا اور کہیں ملائکہ نے خود لڑائی میں حصہ نہیں لیا۔ دوسرے مواقع پر وہ صرف مدد اور کمک کے طور پر موجود رہے، مگر خود تلوار نہ چلائی۔

تخلیقِ آدم کی اسلامی داستان میں فرشتوں کا کردار:

دسویں صدی عیسوی کے مسلمان مؤرخ المسعودی نے ''مروج الذہب ومعادن الجواہر'' میں مختصرا اور جامع انداز میں مسلمانوں کے ہاں مروج داستان تخلیق بیان کی ہے جو آج بھی کم وبیش تبدیلیوں اور تفصیلات کے ساتھ درست مانی جاتی ہے۔ المسعودی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے پانی پیدا کیا اور اس پر اپنا عرش قائم کر لیا۔ جب اس نے مخلوق پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو پانی سے دھواں اٹھایا اور اسے آسمان سے موسوم کیا۔ اس کے بعد اللہ نے سات دن میں فطرت اور کائنات کے مختلف حصوں کو بنایا۔ تب اس نے فرشتوں کو (جو غالباً تخلیق کائنات سے قبل ہی وجود میں آ چکے تھے) اپنے تقرب وتعظیم کے لیے قیام کا حکم دیا، لیکن ان کے ٹخنے زمین کے ساتویں طبقے تک پہنچے ہوئے تھے۔ فرشتوں کے پاؤں اگرچہ ساتویں طبقۂ ارضی کے نیچے تھے، لیکن ان کے سر عرش اعظم کے نیچے تھے، یعنی عرش تک نہیں پہنچے ہوئے تھے۔ وہ اسی طرح پانچ سو سال تک کھڑے رہے اور کہتے رہے، ''اللہ تعالی کے سوا، جو مالکِ عرش اعظم ہے، کوئی معبود نہیں۔'' اور اب وہ اسی طور سے حالت قیام میں تا قیامت یونہی اللہ کی حمد کرتے رہیں گے۔

عرش کے نیچے ایک سمندر ہے جس سے حیوانات کا رزق بتدریج ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اترتا ہوا خدا کے حکم سے وہاں پہنچتا ہے جس جگہ کو ابرم یا ابرام کہا گیا ہے۔ پھر خدا نے

ہوا سے تخاطب کیا کہ وہ بادلوں کو اڑائے پھرے۔ جب اللہ تخلیقات سے فارغ ہوا تو اس نے پشت زمین کو سکون بخشا اور تخلیق آدم سے قبل جن پیدا کیے۔ انہیں جزائر بحور میں رکھا گیا۔ ابلیس انہی میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آگ سے پیدا کیا اور ہدایت کی کہ باہم کشت وخون اور عداوت میں مبتلا نہ ہوں۔ لیکن انہوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک دوسرے کا خون بہایا تو اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے وہاں بھیجے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر بہت سوں کو قتل کیا۔ پھر اللہ نے آسمانِ دنیا میں ابلیس کو خازن وسردار مقرر کر دیا، لیکن اس کے دل میں تکبر پیدا ہو گیا۔

جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا کرنا چاہا تو فرشتوں سے فرمایا: ''میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔'' فرشتوں نے عرض کیا: ''وہ خلیفہ کیا ہوگا؟'' اللہ نے فرمایا: ''وہ انسان ہوگا اور زمین پر اس کی ذریت ہوگی، وہ فساد کرے گا، ایک دوسرے سے حسد کرے گا اور ان میں سے کچھ دوسروں کو قتل کریں گے۔'' فرشتوں نے عرض کیا، ''کیا تو زمین پر اسے بنانا چاہتا ہے جو وہاں فساد پھیلائے اور خون بہائے جبکہ ہم تیری حمد وثنا کرتے ہیں اور تیری تقدیس بیان کرتے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے اس گفتگو کے بعد جبرئیل کو زمین پر بھیجا تا کہ وہاں سے مٹی لائے، لیکن زمین نے اعوذ باللہ کہہ کر معذرت چاہی تو اللہ نے میکائیل فرشتے کو بھیجا، لیکن جب زمین نے اس سے بھی معذرت طلب کی تو ملک الموت عزرائیل کو بھیجا گیا۔ زمین بولی کہ خدا کی پناہ۔ میں اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتی۔ چنانچہ حضرت عزرائیل نے زمین سے سیاہ، سرخ اور سفید مٹی لی اور اللہ کے حضور حاضر ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ نوعِ انسانی مختلف رنگوں میں بٹی ہوئی ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے موت کا کام ملک الموت کو سونپا ہے۔) اللہ نے مٹی سے آدم کا پتلا بنایا، لیکن اس میں روح نہیں پھونکی اور 120 سال تک یونہی پڑا رہنے دیا۔ بعض اقوال کے مطابق یہ مدت چالیس سال تھی۔ یہ پتلا سوکھی کھنکھنی مٹی جیسا تھا جس میں سے ابلیس سامنے سے داخل ہو کر پشت کی طرف سے نکل جاتا۔ وہ کہتا تھا کہ یہ کیا بنایا ہے۔ جب اللہ نے پتلے میں روح پھونکنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے کہا: ''آدم کو سجدہ کرو۔'' چنانچہ سب نے اسے سجدہ کیا، مگر ابلیس غرور میں آ گیا اور سرکشی اختیار کی۔ اس نے کہا: ''یارب! میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے اسے مٹی سے اور مجھے آگ

سے پیدا کیا ہے۔ میں باریش ہوں، نور سے آراستہ اور کرامت میں ممتاز ہوں اور وہ ہوں جس نے زمین آسمان ہر جگہ تیری عبادت کی ہے۔" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یہاں سے نکل جا! تجھ پر قیامت تک میری طرف سے لعنت ہوتی رہے گی۔"

اولیا اور فرشتے

قرآن، سیرت النبیؐ، اسلامی تاریخ اور داستان تخلیق میں فرشتوں کے مختلف تصورات اور کردار کا جائزہ لینے کے بعد چند مسلمان اولیاؒ سے منسوب فرشتوں کے واقعات پر نظر ڈال لینا بھی برمحل ہوگا۔

"تذکرۃ الاولیا" کے مصنف فریدالدین عطار نے حضرت ابراہیم ادھمؒ کا یہ قول درج کیا ہے کہ "ایک مرتبہ حضرت جبرئیلؑ کو خواب میں دیکھا کہ وہ کوئی کتاب سی بغل میں دبائے ہوئے ہیں اور میرے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں اس میں اللہ کے دوستوں کے نام درج کرتا رہتا ہوں۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا اس میں میرا نام بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارا شمار خدا کے دوستوں میں نہیں ہوتا۔ میں نے عرض کیا کہ اس کے دوستوں کا دوست تو ضرور ہوں۔ یہ سن کر وہ کچھ دیر ساکت رہے اور پھر کہنے لگے کہ مجھے اللہ کی جانب سے حکم ملا ہے کہ سب سے پہلے تمہارا نام درج کروں۔"

کسی نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے پوچھا کہ آپ کے پاس عورتوں کا اجتماع کیوں رہتا ہے اور اس میں کیا راز ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ ملائکہ ہیں جن کو میں علمی مسائل سمجھاتا ہوں۔ (یاد رہے کے قرآن میں فرشتوں کی جنس صرف اور صرف مذکر بتائی گئی ہے۔) پھر فرمایا کہ ایک شب اول فلک کے ملائکہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے ہمراہ عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میری زبان میں وہ طاقت نہیں جس سے میں ذکر الٰہی کر سکوں۔ لیکن اس کے باوجود رفتہ رفتہ ساتوں افلاک کے ملائکہ میرے پاس جمع ہو گئے اور سب نے وہی خواہش ظاہر کی۔ میں نے سب کو پہلے جیسا ہی جواب دیا۔ جب انہوں نے پوچھا کہ ذکر الٰہی کی طاقت آپ میں کب تک پیدا ہوگی، تو میں نے کہا کہ قیامت کو جب سزا و جزا ختم ہو جائیں گے اور میں طواف۔ عرش کرتا

ھواللہ اللہ کہہ رہا ہوں گا۔

حضرت بایزید بسطامیؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک شب میرا مکان منور ہوگیا۔ میں نے آواز دے کر کہا کہ اگر یہ ابلیس کی حرکت ہے تو میں اپنی بزرگی اور بلند ہمتی کی وجہ سے اس کے قریب میں نہیں آ سکتا۔ اگر مقربین نے ایسا کیا ہے تو مجھے خدمت کا موقع عطا کریں تا کہ میں بھی مرتبۂ کرامت حاصل کرسکوں۔

ایک روایت کے مطابق حضرت جنید بغدادیؒ کے جنازے میں فرشتوں نے شرکت کی۔ جنازے کی روانگی کے وقت ایک کبوتر پلنگ کے کونے پر آ بیٹھا۔ جب اسے اڑانے کی کوشش کی گئی تو اس نے کہا کہ میرے پنجے محبت کی میخ سے گڑے ہوئے ہیں اور آج حضرت جنیدؒ کا قالب ملائکہ کا نصیب بن گیا ہے۔ اگر تم لوگ جنازے کے ساتھ نہ ہوتے تو میت سفید باز کی طرح ہوا کے دوش پر سفر کرتی۔

حضرت ابو جریریؒ بغداد کی مسجد میں ایک ایسے بزرگ کے پاس گئے جو سدا ایک ہی لباس میں رہتے تھے۔ آپ نے بزرگ سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا تھا کہ ایک جماعت نہایت نفیس لباس میں ملبوس، جنت میں دسترخوان پر بیٹھی ہوئی ہے۔ لیکن جب میں وہاں بیٹھ گیا تو ایک فرشتے نے کھینچ کر مجھے اٹھاتے ہوئے کہا کہ تو اس جگہ بیٹھنے کے قابل نہیں کیونکہ یہ سب وہ بندے ہیں جنھوں نے تاحیات ایک ہی لباس استعمال کیا ہے۔

احادیث اور تفاسیر میں فرشتوں کی وضاحت

مفسر قرآن اور "البدایہ والنہایہ" کے مصنف ابن کثیر نے فرشتوں کے حوالے سے کافی وضاحت کی ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ اس کا عہد چودھویں صدی عیسوی بنتا ہے۔ تب تک تدوین احادیث کے شعبے میں کافی کام ہو چکا تھا اور مفصل تفاسیر بھی لکھی جا چکی تھیں۔ نیز مسلمان اپنے عہد عروج میں مختلف اقوام کے ساتھ تعلق قائم کر چکے تھے۔ لہٰذا فرشتوں اور جنات کے تصور میں رنگا رنگی پیدا ہو جانا کوئی عجیب بات نہیں۔

ابن کثیر نے دیگر علماء کی سند کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ فرشتے مختلف شکلوں میں زمین پر آتے

رہتے ہیں۔ خصوصاً جبرئیل کے بارے میں خود آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ آپ کی خدمت میں متعدد بار کبھی وحیہ بن خلیفہ کلبی کی شکل میں، کبھی کسی اعرابی اور کبھی اپنی اصلی شکل میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ان کے پرگوار بازو (پنکھ) چھ سو ہیں جو مشرق سے مغرب تک پھیل جاتے ہیں۔ ایک بار تو اس وقت جب وہ آسمان سے زمین پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوسری بار شب معراج پر آپؐ نے یہ پنکھ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دیکھے جو جنت الماویٰ کے نزدیک ہے۔ اس حدیث کو متعدد ثقہ راویوں سے روایت کیا گیا۔ سدرۃ المنتہیٰ پر واقع ایک مسجد بیت المعمور کے حوالے سے حضرت علیؓ کا یہ قول ملتا ہے کہ وہ مسجد کعبہ کی شکل کی ہے اور آسمان میں (یعنی خانۂ کعبہ کے عین اوپر) ہے۔ وہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھنے جاتے ہیں۔ لیکن انہیں وہاں دوبارہ داخل ہوتے کسی نے نہیں دیکھا۔ ضحاک کے خیال میں بیت المعمور کو ابلیس اور اس کے ساتھی ملائکہ (جنات) نے تعمیر کیا ہے۔

متاخرین بیان کرتے ہیں کہ ہر آسمان پر فرشتوں نے اللہ کی عبادت کرنے کے لیے ایک گھر بنا رکھا ہے اور وہ اس میں وقتاً فوقتاً حاضری دیتے رہتے ہیں۔ امام احمد نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "جو کچھ میں نے آسمان پر دیکھا ہے وہ تم نہیں دیکھ سکتے اور میں نے جو کچھ سنا وہ تم نہیں سن سکتے کیونکہ اس سماعت کا حق آسمان تک محدود ہے۔ وہاں ہر جگہ چار چار فرشتے چاروں انگلیوں کی طرح برابر سجدے میں مشغول رہتے ہیں اور اس طرح وہاں حبہ بھر جگہ باقی نہیں رہتی۔"

کچھ روایات میں چوتھے آسمان پر موجود ایک فرشتے کو عظیم الجثہ بیان کیا گیا جو ہر روز تسبیح بارہ ہزار مرتبہ پڑھتا ہے اور وہی روز قیامت صفوف ملائکہ میں سب سے آگے کھڑا ہوگا۔ آنحضرت کی ایک حدیث کے حوالے سے بھی کہا جاتا ہے کہ اللہ کے ایک فرشتے کے لیے ساتوں آسمان اور زمین کے ساتوں طبقات ایک نوالے کی طرح ہیں، یعنی اگر اللہ حکم دے تو وہ انہیں ایک نوالے کی طرح نگل لے۔ حاملین عرش کہلانے والے فرشتوں میں سے ایک کا ڈیل ڈول یہ ہے کہ اس کے کان کی لو سے اس کے کاندھے تک سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے...... یعنی اگر پرندہ آہستہ مگر مسلسل پرواز کرتا رہے تو اسے کان کی لو سے کاندھے تک پہنچنے میں سات سو سال لگ جائیں گے۔

جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل کے متعلق روایات:

ایک مشہور روایت کے مطابق جبرئیل کی قوت کا یہ حال ہے کہ انہوں نے قوم لوط کے ساتوں شہروں کو تمام باسیوں، جانوروں اور عمارات وارضیات سمیت اپنے ایک پر پہ اٹھالیا تھا، لیکن جب انہیں لے کر آسمان کی طرف اتنے بلند ہوئے کہ فرشتوں کے کانوں میں وہاں کے کتوں وغیرہ کی آوازیں آنے لگیں تو انہوں نے تمام شہروں کو مذکورہ بالا تمام چیزوں سمیت الٹ دیا تھا۔

امام احمد نے رسولؐ اللہ کی ایک حدیث نقل کی ہے جس میں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جبرئیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا اور اس وقت ان کے چھ سو پنکھ تھے۔ ہر پنکھ پورے افق سماوی کے برابر تھا اور ہر پنکھ میں موتی، نگینے اور دیگر جواہرات جڑے ہوئے تھے جن کی حقیقت اللہ کے سوا کسی کو بھی معلوم نہیں۔ (یاد رہے کہ قرآن کی ایک آیت میں جبرئیل کے پر دو دو، تین تین اور چار چار بیان کیے گئے۔)

اسرافیل بھی حاملین عرش میں شامل ہیں جو اللہ کے حکم سے تین بار صور پھونکیں گے۔ پہلی بار صور پھونکے جانے پر بنی نوع انسان میں چیخ وپکار پڑ جائے گی جبکہ صور کی دوسری آواز پر (جو بادل کی گرج سے لاکھوں کروڑوں گنا زیادہ ہوگی) خوف زدہ ہو کر ان کے دل دہل جائیں گے اور تیسری آواز پر مردے قبروں سے نکل پڑیں گے۔ آنحضرتؐ نے ایک روز اپنے صحابہ سے فرمایا: ''میں کیونکر آرام کرسکتا ہوں جبکہ اسرافیل صور کا منہ اوپر اٹھائے اس کے پھونکنے کے لیے حکم الٰہی کے منتظر ہیں اور جبرئیل ومیکائیل بالترتیب ان کے دائیں بائیں ایستادہ ہیں۔'' جبرئیل انبیائے کرام کے پاس اللہ کی وحی لانے جبکہ میکائیل بارش اور زمین پر نباتات کے موکل ہیں۔ بے شمار فرشتے اس کام میں میکائیل کی مدد کرتے ہیں۔ ہوا، ابر اور بارش حضرت میکائیل کے ہی تابع ہیں۔ بارش کی ہر بوند کے ساتھ میکائیل کے معاون کے طور پر ایک ایک فرشتہ نگرانی کے لیے زمین کی طرف آتا ہے۔ روز قیامت اسرافیل اور میکائیل اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جائیں گے جو ان پر اللہ کی جانب سے عائد کی گئی ہیں۔

جب کسی انسان کی موت آتی ہے تو ملک الموت عزرائیل کے بے شمار معاونوں میں سے کوئی نہ کوئی فرشتہ اس انسان کی روح جسم سے کھینچ کر اس کے حلقوم میں پہنچا دیتا ہے۔ روح کے حلقوم

میں پہنچ جانے کے بعد اس کی روح کو مکمل طور پر جسم سے خارج کرنے کا کام ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتا ہے، لیکن وہ بھی اس کی روح کو مکمل طور پر سلب نہیں کرتا، جب تک کہ اس کی تکفین اور تدفین نہ ہو جائے۔ آخر قبر میں نکیرین مذہب و مسلک کے بارے میں سوالات کرتے اور فیصلہ دیتے ہیں کہ مرنے والا مرد یا عورت اپنے اعمال صالح کا پابند رہا/ رہی ہے یا نہیں۔ اگر اس نے زندگی میں صالح اعمال کیے ہوں تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور روح ادھر کو پرواز کر جاتی ہے۔ اس کے برعکس اعمال صالح سے اغماض برتنے والوں کی روح زمین و آسمان کے درمیان معلق کر دی جاتی ہے۔ متعدد راویوں کے مطابق ساری زمین ملک الموت کے سامنے ایسی ہے جس طرح کسی کے سامنے کھانے کا طشت رکھا ہو اور وہ یعنی ملک الموت اس طشت میں سے حسب منشا کھاتا رہتا ہے۔ نیز نیک لوگوں کے سامنے روشن چہروں والے جبکہ بدکار لوگوں کے سامنے کریہہ المنظر اور ہیبت ناک فرشتے آتے ہیں۔

تاہم، قیامت کے دن حشر بپا ہونے اور تمام انسانوں کی موت کے بعد عزرائیل اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھیں گے: ''میں نے جبرئیل و میکائیل کی ارواح بھی قبض کر لی ہیں۔ اب صرف تیری ذات پاک اور حاملین عرش فرشتے باقی ہیں۔'' تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''ہم نے جب تجھے پیدا کرنا چاہا تو کر دیا، لیکن اب ہم چاہتے ہیں کہ تو بھی مر جا، لہٰذا مر جا۔'' چنانچہ ملک الموت بھی منشائے ایزدی کے مطابق مر جائے گا۔ اس حدیث کو طبرانی، ابن جریر اور بیہقی نے تمام تفصیلات کے ساتھ پیش کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافے بھی کیے ہیں۔

قرآن میں مذکور دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کا ذکر متقدمین کی ایک جماعت کے اکثر لوگوں نے بھی کیا ہے، لیکن ان کے مامور من اللہ ہو کر انسانی شکلوں میں زمین پر آنے، دیگر واقعات اور ان کے مبینہ اعمال کی سزا کے بارے میں جملہ تفصیلات کو ابن کثیر نے اسرائیلیات سے ماخوذ قرار دیا۔ اس سلسلے میں امام احمد کی مرفوع حدیث بھی بیان کی۔ اس تمثیل کا خلاصہ یہ ہے کہ زہرہ زمین پر انسانی مخلوق میں ایک حسین ترین عورت تھی جس کی خوب صورتی کا ذکر مختلف قصوں میں ملتا ہے۔ جب ہاروت اور ماروت اس کی قربت کے طالب ہوئے تو زہرہ نے شرط رکھی کہ دو اسے اسم اعظم سکھا دیں۔ وہ اسم اعظم سیکھنے کے بعد زمین سے اڑ کر آسمان پر ستارہ بن گئی۔

CamScanner

کچھ آراء کے مطابق ہاروت اور ماروت کا واقعہ حضرت ادریسؑ کے دور کا ہے، جبکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں ایسا ہوا۔

حدیث میں منکر اور نکیر نامی دو فرشتوں کا ذکر بھی آیا ہے اور آنحضرت کا ارشاد ہے کہ قبر میں ہر میت سے اس کے رب، اس کے دین، اس کے نبی اور نیک و بد اعمال کے بارے میں فرشتے سوالات کریں گے۔ انہیں اللہ نے یہ ذمہ داری سونپی ہے۔ ان فرشتوں کے رنگ بھی عام رنگوں سے مختلف ہیں۔ ان کے چہرے عجیب و غریب بلکہ بھیانک اور دانت بہت لمبے بیان کیے گئے۔

تقسیم ملائکہ:

فرشتوں کو ان کی ماہیتوں اور ذمہ داریوں کی بنا پر ڈھیلے ڈھالے درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ تو حاملین عرش ہیں اور کچھ عرش کے چاروں طرف نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ دونوں قسم کے اشرف ملائکہ ''مقربین'' کہلاتے ہیں۔ جبرئیل اور میکائیل کا شمار انہی میں ہوتا ہے۔ مقربین عام مسلمانوں کے سامنے نہیں آتے، تاہم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ حدیث نبویؐ ہے: ''جب کوئی بندہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تیرے لیے بھی ایسی ہی، یعنی ہماری یہی دعا ہے۔''

اس کے علاوہ ساتوں آسمانوں میں مقیم فرشتے شب و روز ہر وقت اللہ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔ وہ ستر ستر ہزار کے گروہ بنا کر بیت المعمور میں عبادت کرنے جاتے ہیں۔ کچھ دیگر جنات اور آسمان پر مقیم بزرگ ارواح پر مقرر ہیں۔ یہ فرشتے ان کے اور متعلقین کے رہنے سہنے، کھانے پینے اور ملبوسات کا انتظام کرتے رہتے ہیں۔

حدیث سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ جنت کا داروغہ بھی ایک فرشتہ ''رضوان'' ہے۔ دوزخ پر ستره (یا انیس) فرشتے مقرر ہیں۔ ان کے سرگروہ کا نام مالک ہے اور دوزخ کی ساری آگ کا وہی نگران ہے۔

کچھ فرشتے بنی نوع انسان کی حفاظت پر مامور ہیں۔ متعدد روایات کے مطابق ہر انسان کے

گردو پیش ایک ایک فرشتہ ہے جو اللہ کے حکم پر اس کی حفاظت کرتا ہے۔ دیگر جگہوں پر صرف مومنوں کی حفاظت پر مامور فرشتوں کا ذکر آیا ہے۔

کراماً کاتبین کہلانے والے فرشتوں کا کام انسانوں کے اعمال کی فہرست تیار کرنا ہے۔ وہ صرف دو حالتوں میں انسان سے دور ہٹتے ہیں: جب وہ حالت جنابت میں ہو یا غسل کر رہا ہو۔ آپؐ نے فرمایا: ''آدمی کو اپنا ستر غیر ضروری اوقات میں ڈھکے رہنا چاہیے تاکہ ان فرشتوں کو زیادہ دیر دور نہ رہنا پڑے۔'' ایک اور روایت میں آپ کا ارشاد ہے کہ (مفہوم) ''تم اللہ کے علاوہ نکیرین سے بھی شرم کیا کرو جو تم سے تین حالتوں کے سوا کبھی جدا نہیں ہوتے...... ایک بوقت صحبت، دوسرے حالت جنابت میں اور تیسرے حالت غسل میں۔ لہٰذا غسل کے بعد فوراً کپڑا پہن لیا کرو یا ستر والا حصہ چھپا لیا کرو۔ کیونکہ ان فرشتوں کو اللہ نے اخلاق کریمانہ عطا فرمائے ہیں۔ وہ اعمال قبیحہ کے وقت آدمی سے دور چلے جاتے ہیں۔'' علاوہ ازیں یہ فرشتے کسی ایسے مکان میں بھی داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا، مجسمہ یا تصویر رکھی ہو۔ ایک روایت میں ''بول'' یعنی پیشاب کا وغیرہ کا ذکر بھی آیا ہے۔ المختصر، جس گھر یا جگہ پر نجاست، بت یا پلید جانور ہوں وہاں سے فرشتے چلے جاتے ہیں۔

فرشتے بنی آدم کے اقوال و اعمال کی مناسبت سے اسے پہچانتے ہیں اور ان کا ذرہ ذرہ حساب رکھتے ہیں۔ بخاری نے آنحضرتؐ کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ ''فرشتے یکے بعد دیگرے روز و شب آسمان سے زمین پر اترتے رہتے ہیں، وہ دونوں گروہ فجر اور عصر کی نماز میں ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ لوٹ کر آسمان پر جاتے ہیں تو اللہ ان سے اپنے بندوں کا حال دریافت کرتا ہے......''

امام احمد نے متعدد ثقہ حوالوں سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: ''تم میں سے ہر فرد واحد (اور بنا بریں ہر انسان میں) کچھ قرینے جنوں کے اور کچھ فرشتوں کے جمع ہیں۔'' یعنی کچھ خصائل شر اور کچھ خصائل خیر ہر انسان میں بہ لحاظ تخلیق موجود ہیں۔ البتہ رسولؐ اکرم کی ذات بہ حکم الٰہی سراپا خیر تھی۔ شیطان آپؐ کو کسی وسوسے میں مبتلا نہیں کر سکتا تھا، کیونکہ اللہ نے اپنے فرشتوں کو بھیج کر آپؐ کے سینے سے تمام وسوسے صاف کر دیے تھے۔

مُسند امام احمدؒ اور سنن ابوداؤد میں بطور مرفوع بیان کیا گیا ہے کہ فرشتے طالب علم کی راہ میں اپنے پر بچھا دیتے ہیں، یعنی وہ اس کے سامنے محاورۃً بچھے رہتے ہیں اور اس طرح حصول علم کے لیے جو وہ کوشش کرتا ہے اس پر اظہار خوشنودی کرتے ہیں۔

ان تمام وظائف، اللہ سے قربت اور خصوصیات کے باوجود فرشتوں کا درجہ انسانوں سے بلند نہیں۔ عثمان بن سعید نے عبداللہ ابن عمرؓ کے حوالے سے یہ استدلال پیش کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا کی تو فرشتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! اسے (جنت کو) ہمارے لیے مخصوص فرما دے تاکہ ہم اس میں سے کھائیں پئیں، تو نے بنی آدمؑ کے لیے تو دنیا تخلیق فرما دی ہے۔ لیکن فرشتوں کی یہ گزارش سن کر اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں آدمؑ کی اولاد سے زیادہ صالح کوئی دوسری مخلوق ہرگز پیدا نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں نے آدم کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ یعنی میں نے اس سے کہا کہ ہو جا اور وہ ہو گیا۔

جنات اور فرشتے

اکثر علمائے تفسیر کا بیان ہے کہ جنات آدمؑ سے پہلے پیدا کیے گئے تھے۔ جنات سے قبل زمین پر حنون اور بنون (شریر ارواح اور بلاؤں) نے ڈیرہ ڈال رکھا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جنات کو مسلط کر دیا جنھوں نے ان حنون اور بنون کو ختم کر کے ان کی جگہ زمین پر خود اپنی بستیاں بسا لیں۔ ضحاک ابن عباس کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب جنات زمین پر فساد پھیلانے اور باہم قتل و غارت کرنے لگے تو اللہ نے کچھ دوسرے فرشتوں کی معیت میں ابلیس جن کو وہاں بھیجا اور سب نے ان مفسد اور زمین پر ہلاکت خیزیوں میں ملوث جنات کو سمندری جزیروں کی طرف مار بھگایا۔ اللہ کی حکم عدولی سے قبل ابلیس کا نام عزازیل تھا۔ وہ اس وقت زمین پر بسنے والے فرشتوں میں بلحاظ اجتہاد، قوت اور علم ممتاز تھا، اسی لیے جن کہلایا۔ عزازیل کے چار پر تھے اور وہ اپنے جیسے فرشتوں میں افضل سمجھا جاتا تھا۔

ابن کثیر نے ایسی متعدد روایات کا ذکر کیا ہے جن میں بتایا گیا کہ تخلیق آدم سے قبل ابلیس سلطان الارض تھا۔ لیکن جب اللہ نے آدم کو تخلیق کرنے اور زمین پر اپنا خلیفہ بنانے کا ارادہ فرمایا تو

CamScanner

ابلیس (عزازیل) نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ آدم نائب السلطنت ہونے کے بعد وہ اور ان کی اولاد اسے اور اس کی ساری ذریت کو ہلاک کر کے زمین پر تمام ملکیت چھین لے گی جبکہ وہ اللہ کا سب سے زیادہ عبادت گزار ہے۔ تاہم، جب اللہ نے آدم کا پتلا بنا کر اس میں اپنی روح پھونک دی اور فرشتوں کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو عزازیل حسد میں مبتلا ہو گیا اور آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ چونکہ اس کی تخلیق سرکش عنصر یعنی آگ سے ہوئی تھی، اسی لیے وہ سرکشی پر اترا۔ لہٰذا اللہ کی تمام عبادات اس حکم عدولی کی وجہ سے بیکار گئی اور وہ مٹی سے بنے آدم کو خود سے کمتر قرار دینے کے باعث طوق لعنت میں گرفتار ہو گیا۔ قبل ازیں اسے فرشتوں سے جو مشابہت حاصل تھی وہ فوراً چھین لی گئی۔ زمین اس کا دائمی مستقر بنا۔ اسے اور اس کے پیروکاروں کو بطور سزا آتش دوزخ کا مستحق ٹھہرایا گیا۔

اسلامی تصور کے مطابق جنات کی تخلیق بھی آگ سے ہوئی ہے اور وہ بھی بنی آدم کی طرح کھاتے پیتے ہیں۔ ان کا سلسلۂ توالد و تناسل بھی انہی سے چلتا ہے۔ نیز ان میں بھی مومن اور کافر دونوں موجود ہیں، جیسا کہ سورۃ جن میں ذکر آیا۔

نصیبین اور بصرہ کے بعض جنات کا ذکر کچھ کتابوں میں بھی پایا جاتا ہے کہ وہ مکے میں آنحضرتؐ کے ہمراہ کچھ دور چلے، پھر جہاں آپؐ نے ایک درخت کے نیچے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز ادا کی تو وہ وہاں ٹھہر کر آپؐ کی زبان مبارک سے قرآن کی تلاوت سنتے رہے۔ یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے آنحضرتؐ سے ملاقات کر کے بعض اوامر و نواہی کے بارے میں سوالات کیے۔ آپؐ نے انہیں جوابات دیے اور انہیں ہڈیوں اور جانوروں کے چارے میں جو لید پائی جاتی ہے اس سے استنجا کرنے سے منع فرمایا کیونکہ ہڈیوں پر خدا کا نام لکھا ہوتا ہے؛ اور جانور جو چارہ کھاتے ہیں وہ ان کے جن بھائیوں کی خوراک بھی ہے۔ آپؐ نے انہیں سوراخ میں پیشاب کرنے سے بھی منع فرمایا کیونکہ اس میں اکثر ان کے جن بھائیوں کی رہائش ہوتی ہے۔ جنات نے سورۃ رحمٰن کی تلاوت سن کر کہا، الحمدللہ، خدا کی نشانیوں میں سے کوئی ایسی چیز نہیں جس کی وہ تکذیب کرتے ہوں۔ (ترمذی)

چونکہ جنات کے ایمان لانے کا کوئی حتمی تاریخی ثبوت موجود نہیں، اس لیے ان کے جنت یا

CamScanner

دوزخ میں جانے کے مسئلے پر علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم، قرآن میں ارشاد ہے کہ رب کے مقام حاکمیت کو سمجھنے اور اس سے ڈرنے والے سب کے سب جنت میں جائیں گے۔

اگرچہ کافر اور وہ جنات جن کا جد اعلیٰ ابلیس ہے، آدمؑ اور ان کی اولاد کے ازلی دشمن ہیں اور بنی آدمؑ کو راہ سے بھٹکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے، لیکن اللہ کے نزدیک کچھ جنات کا یہی عمل کافی ہے کہ وہ ایمان لائے اور اللہ و رسولؐ کی اطاعت پر کمر بستہ رہے۔

فرشتوں کا تعارف

آرکن (Archon)...... یہ ایک یونانی اصطلاح ہے جس کے لغوی معنی ''حکمران'' کے ہیں۔ یہ ہستیوں کے ایک طبقے کا نام ہے جنہوں نے غناسطی سوچ میں اہم کردار ادا کیا اور جنہیں شرانگیز رئیس الملائکہ کے ساتھ موازنہ میں رکھا جاسکتا ہے۔ تخلیق کی غناسطی داستان کے مطابق پلیروما میں آباد روحانی ہستیوں (ایونز) میں سے ایک، سوفیا نے نادانستہ طور پر ایک اور ہستی تخلیق کر دی۔ اکثر اس کا نام Yaldabaath بتایا جاتا ہے۔ اسی نے ہماری جانی پہچانی دنیا بنائی۔ اس تخلیق کے عمل میں کلاسیکی کائنات کے سات درجات صادر ہوئے...... بطلیموسی فلکیاتی نظام کے سات سیاروں کی مطابقت میں۔ آرکن وہ حکمران ہیں جو ان میں سے ایک ایک درجے پر حکومت کرتے اور بطور محافظ روشنی کی چنگاریوں کو (روشنی کی چنگاریاں انفرادی انسانوں کا الوہی جوہر ہیں) پلیروما کی جانب واپس جانے سے روکتے ہیں۔ غناسطیوں کو عطا کیے گئے علم کا ایک حصہ واپس پلیروما کی طرف جانے کے سفر میں ان آرکنز سے دامن بچانے کا طریقہ ہے۔

☆آگ کا فرشتہ (Angel of Fire)......"آگ کا فرشتہ" کی اصطلاح بہت سے مختلف فرشتوں کے لیے استعمال ہوئی۔ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

☆اگنی۔آگ کا ویدک دیوتا اور دیوتاؤں اور انسانوں کے درمیان پیغام رساں۔

☆Ardarel-باطنی مسلک کی یورپی روایت میں آگ کا فرشتہ۔

☆Arel-رسوماتی سحر میں سورج کی علامت کے ذریعے مدد کے لیے بلایا جانے والا فرشتہ۔

☆Atar-زرتشت مت میں آگ کا فرشتہ۔وہ Yazatas نامی فرشتوں کا سردار بھی ہے۔

☆Atuniel-ربانی علم الملائکہ میں آگ کا فرشتہ جس کے نام کا لفظی مطلب "بھٹی" ہے۔

☆جبرائیل-ظہر (Zohar) کے مطابق اس فرشتے نے اس وقت موسیٰ پر حملہ کیا تھا جب اس نے اپنے بیٹے گرشام کے ختنوں کی رسم کی ادائیگی سے غفلت برتی۔جبرائیل آگ کے شعلے میں نیچے اترا تا کہ موسیٰ کو ایک شعلہ بن کر مار ڈالے۔

☆نتھانیکل-یہودی روایت کے مطابق یہ آگ کے عنصر پر حکمران ہے۔

☆سیراف-لفظی مطلب "شعلہ زن آگ۔" ان فرشتوں میں سے ایک جو آگ کے عنصر پر حکمران ہیں۔سیراف نے ہی یسعیاہ کے ہونٹوں کو صاف اور خدا سے گفتگو کے لیے پاک کرنے کی خاطر ایک دہکتے کوئلے سے چھوا تھا۔

☆Uriel-لفظی مطلب "خدا کی آگ۔" لوک ریت میں یہ سورج کا بادشاہ اور خدا کا شعلہ ہے۔کیتھولک روایت میں Uriel کو آتشیں تلوار لیے باغ عدن کے دروازے پر پہرہ دیتے ہوئے خیال کیا گیا۔

اباّدون (Abbadon)...... یونانی اپولیون کے لیے عبرانی نام جس کا لفظی مطلب "تباہ کرنے والا" ہے۔عہد نامۂ جدید کی کتاب مکاشفہ (20،10) میں اس کا ذکر پاتال کے فرشتے کے طور پر آیا ہے جس نے شیطان کو ایک ہزار سال کے لیے باندھا۔متعدد کتب میں اباّدون کا ذکر ملتا ہے۔ملٹن کی "Paradise Regained" میں اباّدون ایک جگہ کا نام بتایا گیا۔تیسری صدی عیسوی کی کتاب "Acts of Thomas" میں اباّدون ایک شیطان ہے۔مصر پر بارش برسانے

CamScanner

کے لیے موسیٰ نے ابادون سے ہی مدد مانگی تھی۔ مختلف جگہوں پر ابادون موت اور تباہی کا فرشتہ، پاتال کا شیطان اور تحت الثریٰ کے شیطانوں کا سردار بھی نظر آتا ہے۔

ابدی ایل (Abdiel)...... ابدی ایل کا نام پہلی مرتبہ 1-سلاطین...... بائبل کی کتاب...... میں آیا ہے۔ یہ جلعاد کا رہنے والا فانی ہے۔ تاہم، بعد کی تاریخ اور ادب میں ابدی ایل ایک فرشتہ بن گیا اور اس کے نام کا مطلب ''خدا کا خادم'' ہے۔ جان ملٹن کی ''پیراڈائز لاسٹ'' میں ابدی ایل کے بارے میں نہایت مفصل بیان موجود ہے۔ ''پیراڈائز لاسٹ'' خدا کے خلاف شیطان کی بغاوت کی کہانی ہے جس میں ایک ابدی ایل ہی ایسا فرشتہ ہے جو خدا سے وفادار رہا۔ اناطولی فرانس کی ''The Revolt of the Angels'' میں بھی ابدی ایل کا ذکر ہے، مگر اس کا نام بدل کر آرکیڈ ہو گیا۔

ابراکسس (Abraxes)...... ابراکسس مسیحی دور کی ابتدائی چند صدیوں کے دوران ابھرنے والی ایک قدیم مذہبی تحریک تھی (غناسطیت سے منسلک) جس نے یہودیت، عیسائیت اور معاصر بت پرستی (پاگان ازم) کو گہرائی میں متاثر کیا۔ اس کی مرکزی تعلیم یہ تھی کہ دنیا ایک شرانگیز دیوتا کی تخلیق ہے جس نے انسانی روحوں کو طبعی اقلیم میں پھنسا دیا: ہمارا اصل گھر روح مطلق (پلیروما) ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جسمانی مسرتوں کو تیاگ کر وطن واپسی کی کوشش کریں۔ غناسطیت کے ساتھ دو مختلف ہستیوں کا تعلق جوڑا جاتا ہے: aeons اور archons۔ اول الذکر اعلیٰ روحانی ہستیاں ہیں جو پلیروما میں رہتی ہیں۔ آرکنز شرانگیز نیم دیوتا نے تخلیق کیں؛ وہ اس دنیا کے حکمران ہیں اور بطور نگہبان عمل کرتے ہوئے چنگاریوں (انفرادی الوہی جوہر) کو پلیروما میں واپس جانے سے روکتے ہیں تاہم، بعد کی قبالی (Cabalistic) فکر میں ابراکسس سردار ایون (aeon) کا لقب بن گیا۔

ابلیس (Iblis)...... یہودی-مسیحی-اسلامی روایت کے تمام مذاہب شیطان کی اصلیت

کے متعلق ایک جیسا تصور رکھتے ہیں...... کہ وہ ایک سرکش فرشتہ تھا جسے بہشت سے نکال دیا گیا۔ راندۂ درگاہ ہونے کے بعد شیطان نے انسانیت کو راہ راست سے بھٹکانے کا فریضہ اپنا لیا۔ یہودیت اور عیسائیت میں شیطان نے خدا کے خلاف آسمان پر ایک بغاوت منظم کی اور اس کی قیادت سنبھالی۔ یقیناً اسے شکست ہوئی اور اپنے پیروکاروں سمیت بہشت بدر ہوا۔ اسلام میں یہ کہانی کچھ مختلف ہے (جو اسلام کے تصور ملائکہ سے متعلقہ باب میں دی گئی ہے)۔

اسلامی روایت کے مطابق مخلوقات کے تین الگ الگ سلسلے ہیں: ملائکہ جو نوری ہیں، جنات جو ناری ہیں، اور انسان جو خاکی ہیں۔ سب سے پہلے فرشتے تخلیق ہوئے۔ جب خدا نے آدمؑ کو بنایا تو فرشتوں کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ ابلیس نے یہ حکم نہ مانا کیونکہ وہ خاک سے بنے ہوئے آدم کو فرشتوں سے کمتر سمجھتا تھا۔ اس نافرمانی کی سزا کے طور پر اسے ایک جن میں تبدیل کر دیا گیا۔ بعد ازاں ابلیس اور اس کے حامی دیگر فرشتوں کو ان کے مناصب سے ہٹا کر آسمان سے نکال دیا گیا۔ موخر الذکر بدروحیں بن گئے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق ابلیس کی اولین غلط حرکت آدم اور حوا کو باغ عدن میں بہکانا تھا۔ قرآن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ روز حشر کو ابلیس اور اس کے لشکر جہنم واصل ہوں گے۔

مسلمان صوفیا نے ابلیس کی نافرمانی کو خدا سے محبت پر محمول کیا اور کہا کہ وہ خدا کے سوا کسی اور چیز کو سجدہ کرنے پر تیار نہ تھا۔ بہ الفاظ دیگر آدم کو سجدہ کرنے کی صورت میں وہ خدا کا شریک تسلیم کر لیتا۔ اس تفسیر کی رو سے ابلیس اپنی حرکت کے نتائج سے آگاہ تھا، لیکن اس نے خدا کے ساتھ محبت میں مخلص رہنے کو ترجیح دی۔

اپسرا (Apsara)...... متعدد اعتبار سے اپسرائیں فرشتوں کے روایتی مغربی تصور سے مختلف ہیں۔ مثلاً جنوبی ایشیا کی جل پریوں کی حیثیت میں وہ جنس میں اپنی بے قابو سرگرمی کے لیے مشہور ترین ہیں۔ وہ آسمان یا درختوں پر رہنے والے گندھروؤں کی محبوبائیں ہیں۔ وہ بہ آسانی روپ بدل لیتی اور نہانے کی شوقین ہیں۔ اپسرائیں آسمانی سورگ کی گلوکار یا رقاص لڑکیاں بھی ہیں۔ شاید افلا کی گلوکاروں کا کردار ہی انہیں فرشتوں کے ساتھ منسلک کرتا ہے۔ ہندومت کے قدیم

CamScanner

ہندو دیوتا شیوا اور پاروتی، فرشتوں کے درمیان گھرے ہوئے (1780ء)۔

ترین مذہبی صحائف ویدوں میں اپسرائیں والکائریز (Valkyries) کا کردار ادا کرتے ہوئے میدان جنگ میں مرنے والے شجاع جنگجوؤں کو آسمان تک لیجاتی ہیں۔ مگر والکائریز کے برعکس اپسرائیں...... اپنی فطرت کے مطابق...... آسمان کی طرف جاتے ہوئے سورماؤں کو شہوت دلا کر اپنی جانب متوجہ کرتی ہیں۔ ہندو اسطوریات میں اپسراؤں کو اکثر مرتاضوں کی توجہ منتشر کرنے کے لیے زمین پر بھیجا گیا، کیونکہ مرتاض اپنی تپسیا کے باعث الوہی حالت حاصل کر کے دیوتاؤں کے لیے خطرہ بن گئے تھے۔ چنانچہ وہ اس مفہوم میں فرشتوں جیسی ہیں کہ وہ دیوتاؤں کے ایما پر فرائض انجام دیتی ہیں، اگرچہ یہ فرائض بلاشبہ ملائکہ والے نہیں۔

اپولیون (Appolion)...... اپولیون کا لفظی مطلب "تباہ کرنے والا" ہے اور یہ دوزخ کی اتھاہ کھائی کے فرشتے کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ کتاب مکاشفہ (9:1-11 اور 20:1-8) کے مطابق اپولیون اس کھائی کا دروازہ کھولتا اور انسانی چہروں والے ٹڈی دل کو زمین پر لاتا ہے۔ یہ ٹڈی دل ان انسانوں کو تکلیف پہنچاتا ہے "جن کی پیشانی پر خداوند کی مہر ثبت نہ ہو۔" ٹڈی دل کے "بادشاہ" اپولیون نے بعد میں ایک زیادہ بڑا چیلنج قبول کیا...... شیطان کو قابو کر کے باندھنا اور ایک ہزار سال کے لیے جہنم کی کھائی میں پھینک دینا۔ اپولیون شیطان کو بند کر دیتا ہے تاکہ وہ ایک ہزار سال کا دور ختم ہونے تک اقوام کو فریب نہ دے (اس کے بعد وہ مختصر وقت کے لیے واپس آتا اور انسانی نوع کو دوبارہ ورغلانے کی کوشش کرتا ہے۔ عبرانی میں اپولیون ابادون کے نام سے جانا جاتا ہے، اور یونانی لوک ریت میں وہ معزول کیا گیا سورج دیوتا اپولو (اپالو) ہے...... جو جہنم میں ایک ناگ فرشتہ بن کر رہتا ہے۔ لفظ اپولیون کا مطلب جہنم بھی بتایا گیا۔

ادراملیک (Adramelechk)...... (لفظی مطلب "آگ کا بادشاہ") یہ Throne طبقے میں شامل کیے گیے دو فرشتوں میں سے ایک ہے۔ اسے بابلی دیوتا انو اور آسوئی مولوچ کے ساتھ بھی شناخت کیا گیا ہے۔

اریئل (Uriel)...... لفظی مطلب "آگ کا خدا" شریعت سے باہر کی لوک ریت میں

فرشتہ اُریئل ،از گستاوڈورے (1866ء)۔

ایک فرشتہ۔ اسے سیراف، کروب، سورج کا نائب، خدا کا شعلہ، حضوری کا فرشتہ، دوزخ کا دربان، نجات کا رئیس الملائکہ بھی کہا گیا۔ یہ نام غالباً پیغمبر ارمیاہ سے مشتق ہے۔

استاروت (Astaroth)...... استاروت/عستارات یا عستاروت کی شناخت متنوع انداز

میں کی جاتی ہے۔ آرتھر ویٹ کی کتاب "The Book of Black Magic" میں استاروت معزول ہونے سے قبل Thrones کے سلسلے کا ایک بادشاہ تھا۔ Spence کے "Encyclopedia of Occultism" میں اسے سیرافیم کے سلسلے سے جوڑا گیا۔

اسرافیل (Israfil)......اگرچہ قرآن مجید میں اسرافیل (لفظی مطلب "سوزاں") کا ذکر موجود نہیں لیکن یہ اسلام کے چار رئیس الملائکہ میں سے ایک ہے۔ دیگر تین میکائیل، جبرئیل اور عزرائیل ہیں۔ اسرافیل بالخصوص روز قیامت کے فرشتے کی حیثیت میں جانا جاتا ہے جو مُردوں کو جگانے کے لیے صور پھونکے گا۔ روایت کے مطابق وہ نہایت دراز قد ہے، اس کے پاؤں دنیا کے کناروں پر اور سر خدا کے تخت کے ستونوں تک پہنچا ہوا ہے۔ نیچے دوزخ کے علاقوں پر نظر ڈالنے پر وہ ہمیشہ اداس ہو جاتا ہے (وہ روزانہ چھ مرتبہ ایسا کرتا ہے)۔ اس کے آنسو اگر خدا بہنے سے نہ روکے تو وہ زمین کو ڈبو دیں۔

اسرافیل موسیقی کا فرشتہ بھی ہے۔ اس کے چار پر اور حسین چہرہ ہے۔ جسم پر متعدد چہرے ہیں بلکہ سارا جسم منہوں سے بھرا ہوا ہے جو ہزاروں مختلف زبانوں میں خدا کی حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ خدا نے اس کی سانس سے ہزاروں دیگر فرشتے بنائے۔ کچھ روایات کے مطابق پہلی آیات کے نزول سے تین سال قبل اسرافیل آنحضرتؐ کے قریبی ساتھی کی صورت میں مدد کرتا رہا۔

اسموڈیس (Asmodeus)......لفظی مطلب "سزا و جزا کا فرشتہ" یہ بالاصل ایک فارسی شیطان تھا اور بعد ازاں یہودی لوک ریت میں شامل ہو گیا اور "غضب ناک دشمن" کے طور پر جانا گیا۔ توبت کی کتاب میں ایک کہانی بتائی گئی ہے کہ اسموڈیس نے سارہ کے سات سابقہ دلہوں کو مارا اور آٹھویں کو بھی ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا جس کا نام توبیاس تھا۔ لیکن اس مرتبہ اسموڈیس کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ رئیس الملائکہ رافیل اس کی حفاظت کر رہا تھا۔ رافیل نے اسموڈیس کو بالائی مصر میں جلاوطن کر دیا جہاں وہ ایک اور فرشتے کی زیر نگرانی رہنے کے بعد آخر کار جہنم واصل

ہوا۔ یہودی حکایت میں اسمودیئس کو شیطان بارشلمون کا سسر بتایا گیا۔ وہ قمار خانوں کا نگران بھی ہے۔

اسور (Asura)...... اسور یا آسور جنوبی ایشیا میں شیطان کے لیے استعمال ہونے والی اصطلاح ہے۔ وہ ہندومت میں ''تنزل یافتہ فرشتے'' کا اہم مقام ہے۔ ہندوستان کی قدیم ترین تحریروں ''وید'' میں اسور کی اصطلاح دیو (دیوتا) کے ساتھ متبدل طور پر استعمال ہوئی ہے جو دونوں ویدک معبد کے دیوتاؤں اور دیویوں کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ رامائن اور مہابھارت لکھے جانے کے عہد میں اسور کا مطلب شیطان لیا جانے لگا اور دیو صرف الوہی کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ پرانوں میں مجسم کلاسیکی ہندو اسطوریات کے مطابق دیو اور اسور ہیم نبرد آزما ہیں۔ یہودی مسیحی روایات میں شیطان بغاوت کرنے پر ناکام ہوا اور دوزخ میں ڈالا گیا، جبکہ جنوبی ایشیائی اسطوریات میں اسور اکثر دنیا پر دھاوا بولتے، آسمان پر قبضہ جماتے اور دیووں کو نکال باہر کرتے ہیں۔ تب دیو کسی اعلیٰ دیوتا، مثلاً وشنو یا شیو سے مدد مانگتے ہیں، وہ ظاہر ہوتا اور اسوروں کو واپس پاتال کی دنیا میں دھکیل کر دیو۔اسور طاقت کا توازن دوبارہ قائم کرتا ہے۔

امن کا فرشتہ (Angel of Peace)...... یہودی روایت میں امن کا فرشتہ بے نام ہے۔ وہ حنوک کو آسمان کی سیر کروانے لے کر گیا۔ عہد نامۂ بنیامین کے مطابق امن کا فرشتہ مرنے والے راست باز لوگوں کی روحوں کے لیے تحت الثریٰ میں راہنما (Psychopomp) کا کردار ادا کرتا ہے۔ دیگر کہانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امن کے فرشتے نے تخلیق انسان کی مخالفت کی اور خدا نے بطور سزا اسے جلا دیا۔

ایمشا سپینتا (Amesha Spenta)...... تقریباً 1000 قبل مسیح میں فارسی پیغمبر زرتشت نے فارسی مذہب کی اصل کثرت پرستی کو اولین وحدانیت میں بدلا۔ اگرچہ قدیم فارسی کثرت پرستی کے بارے میں بہت کم معلومات میسر ہیں، لیکن بدیہی طور پر کچھ پرانے دیوتاؤں کا رتبہ گھٹ گیا اور وہ

CamScanner

زرتشتی نظام میں بطور فرشتہ موجود ہے۔

نیک اور بد کی کشمکش کا کھیل زرتشتی نظریہ دنیا کا محور ہے۔ نور اور بالائی دنیا کا دیوتا اہورا مزدا (دانا آقا) اور اس کے فرشتے زیریں دنیا اور تاریکی کے دیوتا انگرا مینیو (اہرمن) کے ساتھ دائمی جنگ میں مشغول ہیں۔ ہر ایک انسان کو اہورا مزدا اور فرشتوں کا ساتھ دینے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ زرتشتی فرشتوں میں مقدس لافانی یا امیشا سپینتا مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان فرشتوں کے نام زرتشتیوں کے ہاں قابل قدر خیال کی جانے والی خصوصیات پر ہیں، اور عموماً رئیس الملائکہ کی تعداد چھ بتائی جاتی ہے: Vohu Manah (اچھی سوچ)؛ Armaiti (پاکیزگی)؛ Ameretat

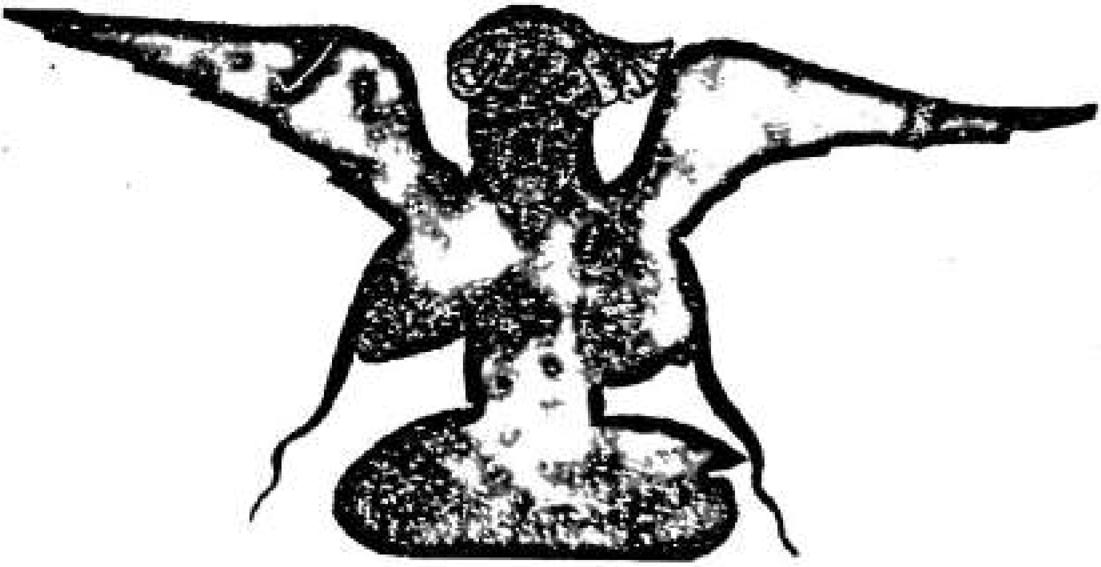

فارسی رئیس الملائکہ۔

(لافانیت)؛ آشا (راستی)؛ Haurvatat (خوشحالی یا نجات)؛ Kshathra (طاقت یا اقتدار)۔ کبھی کبھی ساتویں فرشتے سروش (اطاعت) کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ زرتشت نے ان ہستیوں کو خود اہورا مزدا کے اوصاف قرار دیا۔ زرتشت کے مذہبی تجربے میں امیشا سپینتا نے ایک اہم کردار ادا کیا۔ 30 سال کی عمر میں اس نے ایک رویا میں Vohu Manah کو دیکھا جو عام انسان سے نو گناہ زیادہ قامت کے ساتھ ظاہر ہوا تھا۔ اس نے زرتشت سے سوال و جواب کیے اور پھر اس کی روح کو آسمان پر اہورا مزدا کے پاس لے گیا۔ اہورا مزدا فرشتوں کا دربار لگائے بیٹھا تھا۔ اس نے پیغمبر کو مذہب کے حقیقی اصول سکھائے۔ بعد کے آٹھ برس کے دوران زرتشت نے رویا میں باقی کے تمام الملائکہ کو بھی دیکھا۔ ان تجربات نے اسے ایک مکمل مذہبی نظام بنانے کی اجازت دی۔

CamScanner

انکوبی اور سوکوبی (Incubi and Succubi)...... انسانوں کے ساتھ مجامعت کرنے کے لیے انسانی صورت اختیار کرنے والی روحانی ہستیوں یا شیطانوں کا تصور بہت قدیم ہے۔ مغرب کی روایت میں اس حوالے سے قیاس آرائی کتاب پیدائش کی دو مختصر آیات (6:2 اور 6:4) پر مبنی ہے جہاں خدا کے بیٹوں اور انسانوں کی بیٹیوں کے جنسی تعلق کا ذکر کیا گیا۔ یہاں خدا کے بیٹوں سے فرشتے مراد لیے گئے۔ تاہم، صحیفے میں ان حرکات کو برا نہیں کہا گیا، لیکن روایتی تشریح کے مطابق خدا کے بیٹے اصل میں تنزل یافتہ فرشتے ہیں۔ اس تفسیر نے انکوبی اور سوکوبی یا سوکوبی کے اُن مفصل تصورات کے لیے بائبلی توجیہہ فراہم کردی جو بعد ازاں قرون وسطیٰ میں شکل پذیر ہوئے۔

انکوبی خوبصورت مردوں کے بھیس میں عورتوں کو لبھاتا ہے، جبکہ سوکوبی کا کام خوبصورت عورت کا روپ بدل کر مردوں کو اپنی جانب راغب کرنا ہے۔ اگرچہ انکوبی خود تو بانجھ ہیں، لیکن وہ سوکوبی کے ذریعے مردوں سے حاصل کردہ تخم سے عورتوں کو حاملہ کرسکتے ہیں...... ایک ایسا عقیدہ جس نے کبھی کبھی خفیہ عشقیہ تعلق کے نتیجے میں ہونے والے حمل کی وضاحت پیش کی۔ اس وضاحت نے نہ صرف عورتوں کو بدکاری کے الزامات سے بچایا، بلکہ بچے کو بھی شیطان کی اولاد قرار دے کر قتل کیے جانے سے بچایا کیونکہ اسے مردے کے تخم سے جنما خیال کیا گیا۔ یہ توضیحات ایسے معاشروں میں جنسی شہوانی خوابوں کی تفسیر میں بھی استعمال ہوئیں جہاں شہوت کی کسی بھی بین صورت کو شیطانی سمجھا جاتا تھا۔

اہرمن (Ahiman)...... یا انگرامینیو: زرتشتی شیطان اور یہودی۔مسیحی۔ اسلامی سلسلۂ مذاہب کے لیے شیطان کا نقش اولین۔ زرتشت کے نظریۂ مذہب کا مرکزی موضوع نور کے دیوتا اہورا مزدا (دانا آقا) اور اس کے فرشتوں کی تاریکی کے دیوتا اہرمن (شرانگیز روح) کے ساتھ لڑائی ہے۔ زرتشت مت کی مذہبی روایات (جن کے مطابق خدا اور شیطان کے درمیان لڑائی کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا تھا) اس لڑائی میں کبھی ایک اور کبھی دوسرے فریق کا پلڑا بھاری دکھاتی ہیں۔ لوگوں کو نور کی قوتوں کا ساتھ دینے کے لیے کہا گیا اور ان کی آزمائش اچھے اور برے اعمال کو تول کر

کی جائے گی۔ آخر میں ایک حتمی جنگ ہوگی جس میں اہرمن اور اس کے لشکروں کو شکست ہو جائے گی۔ اس کے بعد زمین نیا جنم لے گی، برے لوگ تباہ ہو جائیں گے اور راست باز دوبارہ جی اٹھیں گے۔ شیطان کی پیدائش کے بیان کے معاملے میں زرتشت مت دیگر وحدانیت پرست مذاہب سے مختلف ہے۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام نے شیطان کو جنت سے نکالا ہوا، راندۂ درگاہ فرشتہ بیان کیا جس نے خدا کے حکم کی خلاف ورزی یا اس کے خلاف بغاوت کی تھی۔ دوسری طرف ابتدائی زرتشتی یقین رکھتے تھے کہ اہرمن اہورا مزدا کا ہم رتبہ تھا اور اس نے اہورا مزدا کے ساتھ مل کر کائنات بنائی؛ اسی لیے دنیا نیکی اور بدی کا ملغوبہ ہے۔ بعد کے مفکرین نے رائے دی کہ دو ہستیاں جڑواں تھیں اور انہوں نے زُروان (بے حد و وقت) کو جنم دیا۔ اہرمن زیادہ تخلیقی نہیں۔ اس کی شرانگیز تخلیقات ہمیشہ اس کے بھائی کی خیرانگیز تخلیقات کا جواب تھیں۔ مثلاً اہورا مزدا نے زندگی تخلیق کی تو اہرمن نے جواب میں موت تخلیق کر دی۔ اس نے سچائی کے رئیس الملائکہ آشا کے جواب میں شیطان دروج (جھوٹ) بنایا۔

مسکراتا ہوا، کھلنڈرا ایروس از مائیکل اینجلو (99-1598ء)۔

ایروس (Eros)...... عظیم وحدانیت پرست مذاہب یعنی زرتشت مت، یہودیت، عیسائیت

اور اسلام میں فرشتوں کو خدا کے قاصد خیال کیا گیا۔ اس کے برعکس کثرت پرست مذاہب میں دیوتا اور دیویاں بذات خود پیغام برداروں کا کردار ادا کرتے ہوئے ملتے ہیں۔ ابتدائی وحدت الوجودی مذاہب میں (میڈی ٹرینیئن اور مشرق وسطیٰ کے) بہت سے دیوتا اور نیم دیوتا بطور الوہی قاصد فرائض انجام دیتے تھے، جبکہ کچھ کمتر دیوتا کسی نہ کسی حوالے سے بعد کے فرشتوں کے لیے بنیادی ڈھانچہ بن گئے۔ ان نقیبوں میں سے ایک یونانی دیوتا ایروس تھا جو کیوپڈ کی بدلی ہوئی شکل تھا۔ کیوپڈ کی طرح ایروس بھی پروں سے اڑتا اور تیر مارتا تھا۔ البتہ ایروس کے تیروں سے برانگیختہ ہونے والے جذبات نسبتاً زیادہ شہوانی تھے۔ آرٹ میں ایروس کو ایک نوجوان، خوبرو اور کھلنڈرے مرد کی صورت میں دکھایا گیا۔ اس نے ہیلینیائی عہد کے بعد ہی کمسن کیوپڈ جیسی شکل و صورت اختیار کی۔

اریئیل (Ariel)...... لفظی مطلب ''خدا کا شیر۔'' بائبل کی کتاب عزرا اور ''The Key of Solomon'' میں بھی اس کا ذکر بطور فرشتہ آیا ہے۔ نیز یہودی صوفیوں کے ہاں اریئیل یروشلم کا ایک شاعرانہ نام تھا۔ کچھ باطنی فرقوں کی تحریروں میں اریئیل ہواؤں کا تیسرا آرکن (حکمران) ہے۔ قبطی Pistis Sophia کے مطابق اریئیل زیریں دنیا میں سزائیں دینے کا نگران ہے، جبکہ عملی قبالہ میں اسے Virtues کے سلسلے میں سے ایک بتایا گیا۔ شیکسپیئر نے ''The Tempest'' میں اریئیل کا ذکر کیا۔ یسعیاہ (33:7) میں مذکور اریئلم اور اریئیل کے درمیان تعلق کی نشاندہی بھی کی گئی۔

اینجلوس (Angelos)...... Angel کا اصل ماخذ لفظ angelos ایک یونانی لفظ ہے جس کا مطلب قاصد بنتا ہے۔ یہودیوں کی بہت سی آبادیاں ارض مقدس سے باہر (دوسری صدی قبل مسیح) بکھری ہونے کے باعث عبرانی صحائف کا معاصر، ہمہ گیر زبان میں ترجمہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ سکندر اعظم کی فتوحات کے باعث یہ زبان یونانی تھی۔ فرشتہ کے لیے عبرانی لفظ Malakh (آسمانی قاصد) ہے جو عربی میں ملائکہ بن گیا۔ مترجمین نے غالباً اینجلوس (عام قاصد) اور

daimon (یونانی محافظ روح جو فرد کو نیکی یا بدی کی جانب مائل کر سکتی تھی) دونوں ہی مراد لیے۔ daimon کے تصور کی پیچیدگی کے باعث مترجمین نے اینجلوس کا استعمال بہتر سمجھا۔ تاہم، لفظ daimon مثبت مفہوم کھو بیٹھا اور انگریزی لفظ demon کا ماخذ بنا۔

ایون (Aeon)...... قدیم مذہبی نظام فکر غناسطیت میں ایون اعلیٰ روحانی ہستیاں ہیں۔ غناسطیوں کے مطابق پلیروما یعنی روح مطلق سے صادر ہونے والی اولین ہستیوں میں ایون بھی شامل تھے۔ ایون کی درست تعداد بتانا مشکل ہے۔ البتہ انہیں پندرہ جوڑوں (کل 30) میں تصور کیا جاتا ہے...... گہرائی اور خاموشی سے لے کر خواہش (Theletos) اور دانش (Sophia) تک۔ غناسطی Basilides کے مطابق 365 ایون موجود تھے۔ تاہم، دیگر کتب میں ان کی تعداد آٹھ، بارہ یا 24 بھی ملتی ہے۔

براؤنیز (Brownies)...... یہ پریوں کی ایک قسم ہیں۔ روایت کے مطابق ان کا مسکن سکاٹ لینڈ اور شمالی و مشرقی انگلینڈ میں ہے۔ انہیں bwca (booka) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ایک جدید مصنف کی رائے میں وہ ساری دنیا میں ملتے ہیں۔ ڈنمارک میں ان کا نام Nis، روس میں Domovoi، شمالی افریقہ میں Yumboes اور چین میں Chao Phum Phi ہے۔ ان کا قد تقریباً تین فٹ، کان نوک دار، رنگ نسواری اور لباس بھی نسواری بیان کیا گیا۔ عموماً وہ نہایت مہربان ہستیاں ہیں اور اپنے اپنائے ہوئے انسانوں کے گھر اور کھیتوں کا خیال رکھتی ہیں۔ انہیں شبینہ یعنی رات کو جاگنے والی مخلوق بتایا جاتا ہے۔ ایک لوک کہانی کے مطابق مرغ انسانوں کو جگانے کے لیے نہیں بلکہ براؤنیز کو روانگی کا وقت بتانے کی خاطر اذان دیتا ہے۔ مددگار روحیں ہونے کی وجہ سے گھریلو براؤنیز کو دودھ اور روٹیاں پیش کرنے کی روایت رہی ہے۔ یہ کام نہایت احتیاط کے ساتھ کرنا ضروری ہے، کیونکہ لوک ریت کے مطابق یہ مخلوق نذر کی گئی کسی شئے سے ناراض ہو سکتی ہے۔ یہ مخصوص وصف مختلف طریقوں سے واضح کیا گیا؛ جیسے یہ کہ براؤنیز کو خداوند نے آدم کی مشکلات آسان کرنے کے لیے مقرر کیا تھا۔ ایک اور تھیوری کے مطابق براؤنیز کا ماخذ

برطانوی تاریخ کے اس دور میں ہے جب مقامی باشندے روٹی اور کپڑوں کے لیے حکمران کیلٹوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ احساس غیرت کے باعث وہ لوگ صرف اس انداز میں ادائیگی وصول کرتے تھے کہ زر خرید ملازم نہ قرار پائیں۔

بعلو بب (Beelzebub)...... یہ فرشتہ عہد نامۂ جدید میں متعدد مرتبہ نظر آتا ہے، اور عہد نامۂ عتیق میں صرف ایک مرتبہ۔ نام کا اصل ماخذ معلوم نہیں۔ بعلو بب سرزمین کنعان میں رہنے والے اور بہت سے دیوتاؤں کی طرح یہودیوں کی آمد پر شیطان بن گئے۔ یہودیوں نے نفرت کے ساتھ اسے "بعلو بب، مکھیوں کا خداوند" کہا جو فلسطین کے شہر اکرون میں مکھیوں کو پیدا اور کنٹرول کرتا تھا۔ وہ بالاصل کنعانی معبد میں سردار دیوتا تھا۔ عہد نامۂ جدید میں اس کا نام صرف بطور شیطان ہی آتا ہے۔ فرانسیسیوں نے اسے شیطانوں کا بادشاہ کہا۔

بودھستو (Bodhisattva)...... مشرق کے ایک اہم مذہب بدھ مت میں تعلیم دی گئی ہے کہ مذہبی زندگی کا حتمی مقصد جنم مرن کے چکر (سمسار) سے نجات پا کر نروان (مطلق مسرت) کی حالت تک پہنچنا ہے۔ بدھ مت کے بانی گوتم بدھ نے تعلیم دی کہ انسانوں کو جنم مرن کے چکر سے نکلنے کے لیے اپنی روحانی صلاحیتوں پر انحصار کرنا چاہیے۔ اس کی ابتدائی تعلیمات میں فرشتے یا فرشتہ صفت مخلوقات نہیں ملتیں۔ اس کے پیروکاروں نے تخیل سے زیادہ کام لیا۔ بالخصوص بدھ مت کی تھیرواد اور مہایان شاخوں میں تقسیم کے بعد موخر الذکر میں مابعد الطبیعیاتی قیاس آرائی کو تیزی سے فروغ ملا اور نتیجتاً فرشتہ نما مددگار ہستیاں متعارف ہوئیں۔ مہایانی بودھیوں نے بودھستو کا تصور متعارف کروانے کے ذریعہ خود کو تھیرواد یوں سے ممیز کیا۔ بودھستو (دانش مند ہستی) ایسی ہستی ہے جس نے نروان کی راہ پر پہلی منزل طے کر لی ہو، لیکن دکھ زدہ انسانیت کے لیے جذبۂ ہمدردی کے باعث نروان کو مؤخر کر کے دنیا میں ہی رہنے اور دوسروں کو حصول نجات میں مدد دینے کی راہ اختیار کی ہو۔ بودھستو زمینی اور خالصتاً روحانی دنیا کے درمیان کسی جگہ اپنی خود تخلیق کی ہوئی اقلیم میں رہتا ہے اور مادے کی حدود سے ماورا ہو جاتا ہے۔ وہ ذاتی روحانی قوت کے ذریعے

دوسروں کو بھی اپنی اقلیم میں لانے کے لیے مدد دیتا ہے۔ مہایان بودھیوں کی مذہبی تحریروں کے مطابق ہر ایک بودھستو ہر لحاظ سے تمام ہستیوں کی مدد کا تہیہ کرتا ہے...... ''تمام مخلوقات جو بھی حاصل کرنا چاہیں گی میں اس کے حصول میں ان کی معاونت کروں گا.... فیاضی کی نیکی میری مددگار نہیں...... میں فیاضی کا مددگار رہوں۔ نہ ہی فانی پن، صبر، ہمت، مراقبہ اور دانائی کی صفات میری مدد کرتی ہیں...... بلکہ میں ان کی مدد کرتا ہوں۔ بودھستو کے کمالات مجھے سہارا نہیں دیتے، بلکہ میں ان کا سہارا ہوں.....'' بودھستو کے دس کمالات (پارمتا) میں اوپر مذکور چھ کمالات شامل ہیں۔ دیگر جگہوں پر مزید چار کمالات کا بھی ذکر ہے: انسانوں کو ان کی متنوع شخصیات، صورت حالات، تیقن، قوت اور علم کے مطابق نجات تک لیجانے کے درست ذرائع جاننے میں مہارت۔ ان دس کمالات کے علاوہ مندرجہ ذیل اوصاف بھی بودھستو سے منسوب کیے جاتے ہیں۔ مغربی دنیا میں فرشتوں کے ساتھ یہ اوصاف منسلک کیے جانے کی روایت موجود ہے۔ بودھستو دس طریقوں سے طاقت حاصل کرتا ہے: وہ اپنا جسم اور زندگی تو چھوڑ سکتا ہے لیکن راست بازی کا اصول نہیں؛ وہ انکساری کے ساتھ جھکتا ہے، لیکن اٹھتے وقت غرور نہیں کرتا؛ وہ کمزور سے ہمدردی رکھتا ہے اور انہیں ناپسند نہیں کرتا؛ وہ بھوکوں کو بہترین کھانا دیتا ہے؛ وہ خوف کے ماروں کو تحفظ دیتا ہے؛ وہ بیماروں کو صحت مند ہونے میں مدد دیتا ہے؛ وہ غریب کو اپنے خزانوں سے خوش کرتا ہے؛ وہ بدھ کی زیارت گاہوں کی مرمت کرواتا ہے؛ وہ تمام ہستیوں کو اپنی باتوں سے خوش کرتا ہے؛ وہ فلاکت زدہ لوگوں کے ساتھ اپنی دولت بانٹتا ہے؛ وہ تھکے ماندے لوگوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ فرشتوں کی ہی طرح بودھستوؤں کی تعداد بھی کافی زیادہ ہے اور ہر بودھستو اپنے مخصوص نام سے پہچانا جاتا ہے: اولوکیتیشور (ہمدردانہ نگاہ نیچے ڈالنے والا)، امیتابھ (لامحدود نور) اور منجوسری (خوبصورت آقا)۔ کسی مخصوص بودھستو سے عقیدت کو نوآموز بودھیوں کے لیے نجات کا راستہ مانا جاتا تھا۔

بیلفیگور (Belphegor)...... یہ یہودیت اور عیسائیت میں فرشتوں کے نو مراتب میں تیسرے مرتبے (Principalities) کا ایک فرشتہ ہوا کرتا تھا۔ بعدازاں وہ قدیم موآب میں نشاط پرستی کا دیوتا بن گیا۔ جہنم میں بیلفیگور جدت طرازی کا شیطان ہے۔ پکارے جانے پر وہ ایک

جوان عورت کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے۔ایک کہانی کے مطابق دوزخ کے فرشتے یہ سن کر بہت پریشان ہوئے کہ انسان زمین پر شادی کر کے خوش وخرم زندگی گزارتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بیلفیغور کو تحقیق کرنے بھیجا، لیکن جلد ہی پتا چلا کہ یہ افواہ بے بنیاد تھی۔

بیلی ایل (Beliel)...... بیلی ایل ایک مردود فرشتہ تھا جو Jacobus de Teramo کی ''Das Buch Beliel'' میں سلیمان کے سامنے ظاہر ہوتا اور رقص کرتا ہے۔کرنتھیوں میں بیلی ایل اس وقت شیطان کا روپ دھار لیتا ہے جب پال سوال کرتا ہے کہ یسوع مسیح اور بیلی ایل کیسے متفق ہو سکتے ہیں۔وکٹر ہیوگو اور جان ملٹن نے یہ کردار استعمال کیا۔

پاورز (Powers)......خدا کے تخلیق کردہ فرشتوں کا پہلا درجہ جن کا کام دنیا پر شیطانوں کو غالب آنے سے روکنا ہے۔ وہ پہلے اور دوسرے آسمان کے درمیان رہتے اور شیطانوں کی دراندازی پر نظر رکھتے ہیں۔وہ ہماری روحوں کو شر سے بچاتے اور خدا کے وزراً کے طور پر عمل کرتے ہوئے دنیا میں برائی کا بدلہ لیتے ہیں۔Camael کو اس درجے کا سردار مانا جاتا ہے۔

پرنسپلٹیز (Principalities)......فرشتوں کے دستے جو مذاہب کی حفاظت کرتے ہیں۔ ڈایونی سیس کے بیان کردہ سلسلہ مراتب میں وہ ساتویں درجے پر آتے ہیں، رئیس الملائکہ سے اوپر۔ پرنسپلٹیز زمینی قبائل کو اپنے عقیدے پر عمل کرنے اور اسے فروغ دینے کی قوت عطا کرتے ہیں۔دوسری صدی عیسوی میں مرتب کیے گئے ''Epistle to the Trollians'' میں شہید سینٹ اگناشیئس نے ''پرنسپلٹیز کے سلسلے'' کا ذکر کیا۔

تھاناٹوس (Thanatos)...... یونانی دیوتا تھاناٹوس رات (نائکس-Nyx) کا بیٹا اور نیند (ہپناس) کا بھائی تھا۔وہ انسانوں کے پاس اس وقت آتا ہے جب انہیں دیا گیا وقت پورا ہو جائے، اور انہیں پاتال (ہیڈز) میں ساتھ لے کر جاتا ہے۔دیوتاؤں کے قاصد کی حیثیت میں

تھاناٹوس کو پروں کے ساتھ دکھایا گیا۔ اسے یونانی ملک الموت سمجھنا چاہیے۔

تھرونز (Thrones)...... متعدد آنکھوں والے فرشتے جو ڈایونی سیئس کے بیان کردہ نظام میں تیسرے درجے کے فرشتوں میں شامل ہیں۔ وہ انصاف کے فرشتے ہیں اور خدا کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانا انہی کا کام ہے۔ ڈایونی سیئس اسی کے حوالے سے کہتا ہے: "خدا ہم پر اس کا انصاف نازل کرے۔" تھرونز کو آتشیں پہیوں کی صورت میں بیان کیا گیا۔ بلاشبہ اس بیان کی بنیاد پیغمبر حزقی ایل کے دیے ہوئے بیانات پر ہے (حزقی ایل، 1:13)۔ رافیل تھرونز کا سردار ہے۔

ٹرولز (Trolls)...... مہیب، خوفناک پری نما مخلوقات جن پر جرمنی اور سیکنڈے نیویا میں یقین کیا جاتا ہے۔ وہ احمق، بال دار اور انسانوں کے علاوہ دیگر پریوں اور پریتوں سے بھی نفرت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ انسانوں اور جانوروں پر پتھر پھینکنا ان کا مشغلہ ہے۔ اچانک مسلسل ہنسی کے دورے بھی انہی کی وجہ سے پڑتے ہیں۔ روایتی لوک ریت انہیں ناخوشگوار بتاتی ہے، لیکن شیطانی نہیں۔ مقبول ترین متعلقہ کہانیوں میں وہ پلوں یا دروں کی نگرانی کرتے اور گزرنے والوں کو ڈراتے ہیں۔

ٹریفک کے فرشتے (Traffic Angels)...... ٹریفک کے فرشتوں کی اصطلاح اُن ڈرائیوروں کے متعدد بیانات کا حوالہ رکھتی ہے جنہیں محافظ فرشتوں نے معجزانہ طور پر بچا لیا۔ غیبی آواز پر کسی ڈرائیور کا ایک دم رک جانا یا لین تبدیل کرنا اس کی جان بچ جانے کا باعث بنا۔

جبرائیل (Gabriel)...... عبرانی روایت میں مذکر چار رئیس الملائکہ میں سے ایک۔ یہودی، عیسائی اور اسلامی مذہبی روایت میں اسے اعلیٰ ترین رتبے کے حامل دو فرشتوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ عہد نامۂ عتیق میں میکائیل کے علاوہ صرف جبرائیل کا نام ملتا ہے۔ لفظ جبرائیل کا لفظی مطلب ہے "خدا میری طاقت ہے۔" یہ کالدی لفظ بابلی اسیری سے قبل یہودیوں کو

رئیس الملائکہ۔

معلوم نہیں تھا۔ پارسیوں کے 119 فرشتوں کی اصل فہرست میں جبرائیل کا نام موجود نہیں۔ لفظ کے سومیری ماخذ کا مطلب حاکم یا چلانے والا بنتا ہے۔ پروں کے 140 جوڑوں والا جبرائیل باغ عدن کا حاکم اور کروبیم کا منتظم اعلیٰ ہے۔ وہ ''بشارت'' اور ''حیات نو'' کا فرشتہ ہے، اور رحم، انتقام، موت اور مکاشفہ کا فرشتہ بھی۔

روایت کے مطابق جبرائیل ساتویں آسمان پر خدا کی بائیں طرف بیٹھتا ہے۔ وہ واحد ایسا بے مثال رئیس الملائکہ ہے جو مؤنث بتایا گیا۔ جبرائیل کا بنیادی طور پر مؤنث کردار اس لوک ریت سے بھی تصدیق شدہ ہے کہ وہ سرکش روح کو بہشت میں سے باہر لاتا اور اس کی ماں کے رحم میں نو

ماہ گزارنے کے دوران اسے ہدایات دیتا رہتا ہے۔ اسلامی روایت میں جرائیل (یا جبرئیل) حضرت محمدؐ پر خدا کی وحی لے کر آیا۔ مسلمان جبرئیلؑ کو روح امین مانتے ہیں، لیکن اسے مؤنث ہرگز نہیں سمجھتے۔ (مزید دیکھیں "جبریل یا جبرئیل") یہودی روایت میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ جرائیل ہی تھا جس نے سدوم اور عموراہ جیسے گناہگار شہروں کو تباہ کیا۔ تالمود کے مطابق جرائیل نے ملکہ وشستی کو بادشاہ اہاسورس اور اس کے مہمانوں کے سامنے برہنہ ہو کر آنے سے روکا تا کہ وہ آستر کی جگہ پر ملکہ منتخب ہو سکے۔ اسلامی روایت کے مطابق جب جرائیل کے گھوڑے کے سموں کے نشانات سے خاک لے کر سنہری بچھڑے کے منہ میں پھینکی گئی تو وہ یکدم جی اٹھا۔ جوآن آف آرک کا کہنا تھا کہ جرائیل نے اسے شاہ فرانس کی رہنمائی کرنے کو کہا ہے۔ عیسائی آرٹ میں جرائیل کی متعدد شبیہیں ملتی ہیں۔

جبریل یا جبرئیل (Djibril)...... اسلام میں جرائیل یا گابریئل کے نام کی بدلی ہوئی صورت جبرئیل کو احتراماً جبرئیل علیہ السلام لکھا جاتا ہے۔ اس رئیس الملائکہ کے بڑے بڑے سفید پر ہیں اور ان کی آنکھوں کے درمیان میں "لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" کے الفاظ کندہ ہیں۔ یہی فرشتہ آنحضرتؐ کے پاس وحی لے کر آیا اور آپؐ کو براق پر بٹھا کر بیت المقدس لے کر گیا۔ آپؐ وہاں سے ایک طلائی سیڑھی پہ چڑھ کر آسمانوں پر تشریف لے گئے اور راستے میں حضرت عیسیٰؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور میکائیلؑ سے ملاقات کی۔ اسلامی اسطورہ میں حضرت جبرئیلؑ کے کم از کم چھ سو پر ہیں اور سورج ان کی پیشانی پہ جڑا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بہشت سے نکالے جانے کے بعد آدم کو جبریل نے ہی مدد دی تھی۔ انہوں نے آدم کو فنون سکھائے اور مکہ لایا، جہاں رسوم حج سے روشناس کروایا۔ فارسی روایت میں حضرت جبرئیل سروش کے نام سے جانے جاتے ہیں، یعنی "پیغام لانے والا۔" اسے بہرام یعنی "تمام فرشتوں سے زیادہ طاقتور کا لقب بھی دیا گیا۔

جن (Jinn)...... اسلام کے مطابق جن (لفظی مطلب "چھپا ہوا") نظر نہ آنے والی ناری

CamScanner

روحیں ہیں جنہیں آدم سے دو ہزار سال پہلے تخلیق کیا گیا۔ اسلامی مفکرین جنات کے تین درجے بیان کرتے ہیں: فرشتے، جنات اور انسان۔ نور سے بنائے گئے فرشتے خدا سے قریب ترین ہیں۔ فرشتوں اور انسانیت کے درمیان وسیلہ کا کام دینے والے جنات ایک لطیف مادے یا اثیری اقلیم میں رہتے ہیں۔ انسانوں کی طرح وہ بھی ذہانت اور آزادارادہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان کی نجات ممکن ہے۔ اسی لیے قرآن میں کئی جگہوں پر جن وانس دونوں کو مخاطب کیا گیا۔ اسلامی روایت کے مطابق جنات کے ایک ٹولے نے رسولؐ اللہ کو قرآن کی تلاوت فرماتے سنا تو ایمان لے آئے۔ جس جگہ آپؐ نے جنات کے قائدین سے ملاقات کی اور ان سے بیعت لی، بعد ازاں وہاں ایک مسجد تعمیر کی گئی۔

اسلام کا شیطان ابلیس آدم کو سجدے سے انکار پر فرشتے سے جن بنا۔ ابلیس اور دیگر ہم خیال فرشتوں کو ان کے عہدوں سے برطرف کر دیا گیا۔ ابلیس اور جنات بہشت بدر ہوئے اور بعد میں بدروحیں بن گئے (ان میں ابلیس کے کچھ بیٹے بھی شامل تھے) خدا کی حضوری سے نکالے جانے پر سابقہ فرشتوں نے برائی کی راہ اپنائی۔ الف لیلہ ولیلہ میں انسانوں کے دوست جن کی ایک مثال ملتی ہے۔ الہ دین اپنا جادوئی چراغ رگڑ کر اسے ظاہر کرتا ہے۔

حضوری کا فرشتہ (Angel of Presence)...... حضوری کا فرشتہ متنوع اور غیر مخصوص کرداروں میں دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً کتاب یوبل (Books of Jubilees) کے مطابق حضوری کے فرشتے نے موسیٰ کو مکاشفہ بتایا۔ اگرچہ تعداد میں تغیر ملتا ہے، لیکن روایت کے مطابق ان کی تعداد بارہ ہے۔ ولیم بلیک نے اپنی نظم ''ملٹن'' میں حضوری کے سات فرشتوں کا ذکر کیا۔

حفاظہ (Hafaza)...... حفاظہ اسلامی فرشتے ہیں جو انسانوں کو جنات اور دیگر بدروحوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ روایت کے مطابق ہر شخص کے ساتھ چار حفاظہ ہیں۔ دو دن کے وقت اور دو رات کو پہرہ دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ لوگ جھٹ پٹے کے وقت سب سے زیادہ غیر محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ ان اوقات میں پہرے داروں کی شفٹ میں تبدیلی کے ہونے کے باعث جنات ایک

CamScanner

دم حملہ کرتے ہیں۔ یہ چار فرشتے انسان کے نیک اور بداعمال کا ریکارڈ بھی رکھتے ہیں۔ روز قیامت یہ اعمال نامہ بطور ثبوت استعمال ہوگا۔

حوریں (Houri)...... حوریں خوبصورت آسمانی دوشیزائیں ہیں جو جنت میں اہل ایمان کے لیے بطور انعام تخلیق کی گئی ہیں۔ مغفرت یافتہ لوگوں کی ان رفیقاؤں کا ذکر قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر آیا ہے۔ کچھ مفسرین کے خیال میں یہ وفور جذبات کی علامت ہیں۔ ہندومت میں اپسرائیں ان کی ہم مقام ہیں۔

خداوند کا فرشتہ (Angel of the Lord)...... یہودی-عیسائی صحائف میں خداوند کے فرشتے کا ذکر اکثر ملتا ہے۔ بائبل کے ابتدائی صفحات میں خدا کی موجودگی کا حوالہ دینے کے لیے عموماً یہی اصطلاح استعمال ہوئی۔ دیگر مواقع پر خداوند کا فرشتہ سے مراد کوئی مخصوص فرشتہ ہے، جیسے میکائیل یا جبرائیل۔ کچھ جگہوں پر وہ موت کا فرشتہ بھی ہے۔

دیو (Devas)...... ''دیو'' کی اصطلاح کے دو مختلف مطلب ہیں اور دونوں کا تعلق معاصر علم الملائکہ سے بنتا ہے۔ پہلے مفہوم میں دیو ہندومت اور بدھ مت کے نیم دیوتا ہیں۔ دوسرے مفہوم میں دیو وحدت الوجود (Theosophy) کی فرشتہ نما ہستیاں ہیں جنھوں نے معاصر نئے عہد کی مابعد الطبیعیاتی ثقافت کے نظریۂ دنیا سے مطابقت اختیار کر لی۔

ہندو اور بدھ مت کے دیو: تقریباً 1500-1000 قبل مسیح میں ہند یورپیوں کے ایک گروہ نے شمالی کوہستانی دروں کے راستے ہندوستان پر حملہ کیا اور اصل تہذیب کے تمام ریکارڈز تباہ کرتے ہوئے شمالی ہندوستان میں بودوباش اختیار کی۔ ان حملہ آوروں یعنی آریاؤں کا نظریۂ دنیا بعد ازاں ہندومت کی صورت اختیار کرنے والے نکتۂ نظر سے بہت مختلف تھا۔ دیگر تبدیلیوں کے علاوہ ویدک عبادت خانے کے مرکزی دیوتاؤں کی جگہ نئے دیوتا لائے گئے۔ تاہم، سابقہ روایات کو برقرار رکھنے کے لیے ہندومت کے رجحان کے باعث ویدک دیوتاؤں نے کمتر درجے کے نیم

دیوتاؤں کی صورت میں خود کو قائم رکھا، جنہیں دیو کا نام دیا گیا۔ پرانوں جیسے ہندو صحائف میں دیوں کا تصور مغرب کے فرشتوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ بایں ہمہ کچھ دیو کبھی کبھی اعلیٰ دیوتاؤں کے لیے قاصد کے فرائض انجام دینے کے باعث فرشتوں جیسے نظر آتے ہیں۔ دوسری طرف ابتدائی بدھ مت نے ویدک بت خانے کے قدیم معبودوں پر یقین قائم رکھا لیکن نروان کے حصول میں ان کے کردار سے انکار کیا۔ چنانچہ (بعد کے ہندو مت کی طرح) ویدک دیوتا اور دیویاں بودھی فکر اور اسطوریات میں ایک ایسا کردار ادا کرنے لگے جس کا موازنہ مغرب کے فرشتوں کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔

نئے دور کے دیو: بالخصوص کئی دیوں کو فطرت کی قوتوں کے ساتھ منسوب کیے جانے کے باعث انیسویں صدی میں ''دیو'' کی اصطلاح ایسی روحانی مخلوقات کے لیے استعمال کی گئی جنہیں ظاہری دنیا پر قادر اور اس کا خالق سمجھا جاتا تھا۔ وجدانیت پرستوں (Theosophists) نے یہ بھی اصرار کیا کہ مشرق کے دیو مغرب کے فرشتوں جیسے تھے، لیکن ان کے وظائف کہیں زیادہ تھے۔ بالخصوص دیو فطری قوتوں کی نگرانی کرتے ہیں اور طبعی میدان کے ساتھ ساتھ اندرونی میدانوں میں بھی اشکال بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ اس تھیوری کے مطابق روحانی ارتقا کی دو الگ الگ راہیں موجود ہیں۔ ایک سلسلہ معدنیات، حیوان اور انسان سے ہوتا ہوا آگے جاتا ہے۔ دوسرا سلسلہ ارواحِ عناصر کا ہے جو پریوں سے ہوتا ہوا فرشتوں (دیوں) تک اور آگے جاتا ہے۔ دیوں والے سلسلے میں موجود ہستیاں اشکال تخلیق کرنے کی ذمہ دار ہیں جس کے باعث دیگر ہستیوں کو روحانی ترقی پانے میں مدد ملتی ہے۔

دیو ہر وقت ہمارے اردگرد سرگرم رہتے ہیں۔ اس کی وضاحت ارتعاش کی مختلف شرحوں سے ہوتی ہے: دیو عموماً ہمیں دکھائی نہیں دیتے کیونکہ وہ ارتعاشات کی ایک ناقابل ادراک شرح پر وجود رکھتے ہیں۔ جیسے ایک کتے کی ہائی پچ آوازیں جو انسانی کانوں کے لیے قابل تمیز نہیں۔

دیوداسی (Devadasi)...... دیوداسی یا دیوی داسی کا لفظی مطلب دیو یا دیوی کی خادمہ ہے۔ بنیادی طور پر اس سے ناچنے والی لڑکیاں مراد ہیں جو ہندو مندروں کے ساتھ منسلک تھیں۔

بعد میں یہ اصطلاح فاحشہ یا کسبی کی مترادف بن گئی کیونکہ مندروں میں جسم فروشی ہوا کرتی تھی۔ آسمانی رقاصاؤں کو بھی دیوداسی کہتے ہیں اور یہ اپسرا کی ہم معنی ہے۔

ڈوبئیل (Dubbiel)...... فارس کا سرپرست یا محافظ فرشتہ۔ قدیم دور میں ہر قوم کا مقدر اس کے نمائندہ محافظ فرشتے کے افعال سے متعین ہوتا تھا۔ فرشتے خدا کا تقرب حاصل کرنے کی خاطر آپس میں جنگ وجدل کرتے اور یوں زیر بحث قوموں کے مقدر کا فیصلہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ اسرائیل کا محافظ فرشتہ جبرائیل اسرائیل کی تباہی کے الوہی ارادے کی مخالفت کرنے کے باعث تقرب کھو بیٹھا۔ اس کی کوششوں کے باعث ہی اسرائیل مکمل طور پر تباہی سے محفوظ رہا اور کچھ ایک یہودی اشراف قید کر کے بابل لیجائے گئے۔ تب اندرونی حلقے میں ڈوبئیل کو جبرائیل کی جگہ سنبھالنے کی اجازت ملی۔ اس نے صورتحال سے فوری فائدہ اٹھایا اور جلد ہی زمین پر بہت سا علاقہ فارس کے قبضہ میں کروا دیا۔ پانچویں تا تیسری صدی قبل مسیح کے دوران فارسی سلطنت کا عظیم پھیلاؤ ڈوبئیل کی کارروائیوں سے ہی منسوب کیا گیا۔ تاہم، وہ اپنے عہدے پر صرف اکیس روز تک قائم رہا۔ آخر کار جبرائیل نے خدا کو منایا، اپنی اصل حیثیت واپس لی اور پر عزم ڈوبئیل کو باہر نکالا۔

ڈومینیئنز (Dominions)...... یہ غالباً ہستیوں کی پہلی اقلیم ہیں جنہیں کائنات کے روزمرہ امور نمٹانے میں آزاد مرضی استعمال کرنے کا حق دیا گیا۔ ڈایونی سیئس کہتا ہے کہ یہ اقلیم ''فرشتوں کو منضبط'' کرتی ہے۔ خدا انہی کے ذریعے رحمت بھیجتا ہے۔

ڈیمون (Daemon)...... ''روح'' کے لیے یونانی اصطلاح۔ انگریزی کا لفظ Demon اسی سے مشتق ہے۔ یہ ایک پیچیدہ اصطلاح تھی جو ایک سے زائد قسم کی روحانی ہستی کے لیے استعمال کی جا سکتی تھی۔ انجام کار یہ اُن غیر مرئی روحوں (خیر انگیز اور شر انگیز) کے ساتھ منسلک ہو گئی جو خدا اور انسانیت کے درمیان آسمانی خلاؤں میں رہتی تھیں۔ یہ ہستیاں دنیا سے اوپر آسمان، زیریں اور بالائی خطوں کے درمیان پرواز کرتی اور انہیں ملانے کے لیے ایک طرح سے محافظ

فرشتوں کے فرائض انجام دیتی تھیں۔ذاتی شناسا روحوں کی حیثیت میں ڈیمون کا یونانی تصور ایسے ہی نظریات سے ماخوذ تھا جو مشرقِ قریب میں مقبول عام تھے...... یونانیوں سے بابلیوں اور مصریوں سے فارسیوں تک۔کبھی کبھی کوئی ایک مرکزی روح سرکردہ اصول (سرچشمہ) بن گئی اور اسے Anthropos کا نقشِ اولیں کہا جاتا تھا...... ذات کی انسانی صورت، ایک داخلی رہنما۔ افلاطون نے سقراط کے ڈیمون کو اس کی نیک روح بتایا۔شبیہ یا آواز کے طور پر آشکار ہونے والی اس روح نے فلسفی کو مخصوص کاموں سے روکا اور مخصوص کام کرنے پر ابھارا۔

قدیم افلاطونی مکالمات میں ڈیمون کا ذکر محبت کے ساتھ تعلق کے حوالے سے بھی آتا۔ سقراط کے مطابق ایروس حسین محبوبہ نہیں بلکہ عاشق کو راغب کرنے والی روح ہے جو اسے الوہی دیوانگی عطا کرتی ہے۔ ایروس فانی اور نہ ہی لافانی ہے، بلکہ یہ ایک روح ہے جو انسانوں اور دیوتاؤں کے مابین پیغامات کا تبادلہ کرتی ہے۔اسے "عظیم روح"......ڈیمون......کہا گیا۔

پلوٹارک کی بیان کردہ کائنات میں ڈیمونز کا کردار کافی اہمیت کا حامل تھا۔ اس نے انہیں دیوتاؤں اور انسانیت کا درمیانی وسیلہ قرار دیا اور یہ انسانی زندگی کے امور میں بھی دخل دیتے تھے۔ اس کے خیال میں کچھ ڈیمون شرانگیز تھے۔

قدیم یہودی فلسفی فیلو نے کہا کہ ہوا غیر مادی روحوں کا مسکن تھی۔ اس نے ان روحوں کو ڈیمون کا نام دیا۔ جب عبرانی صحائف کا عبرانی سے یونانی زبان میں ترجمہ ہوا تو مترجمین نے بدیہی طور پر عبرانی لفظ malakh (فرشتہ، قاصد) daemon کے ترجمہ میں استعمال کیا۔ تاہم، یونانی اصطلاح کی پیچیدگی اور اخلاقی ابہام کی وجہ سے مترجمین نے قاصد کے لیے یونانی لفظ angelos کو ترجیح دی۔

ڈیمی ارج (Demiurge)...... یہ شرانگیز روح آرکن کا سردار ہے جس نے غناسطی نظامِ فکر کے مطابق دنیا تخلیق کی۔غناسطیت ہیلینیائی میڈی ٹرینین دنیا میں ایک غالب مکتبہ فکر تھا جس نے پاگان ازم، عیسائیت اور یہودیت پر اثرات مرتب کیے۔ غناسطی داستان تخلیق کے مطابق خیرانگیز روحانی ہستیوں (ایونز) میں سے ایک سوفیا (جو خالص روحانی مسکن پلیروما میں رہتی ہے)

نے نادانستہ طور پر ایک اور ہستی...... جسے اکثر Yaldaboth کہتے ہیں...... تخلیق کر دی جس نے ہماری مادی دنیا بنائی۔ Demiurge قرار دیے گئے اس شرانگیز دیوتا نے روحوں کو طبعی دنیا میں پھنسانے کی خاطر انسانی جسم بھی بنایا۔ تاہم، ہمارا اصل وطن پلیروما ہے۔ آرکنز ہمیں اس کی طرف بڑھنے سے روکتے ہیں۔ غناسطی عیسائیت کا ایک معیاری مسلک یہ تھا کہ یہواہ (عہد نامۂ عتیق کا خداوند) اور شرانگیز Demiurge ایک ہی ہیں۔ حاسد، منتقم خدا اور رحیم یسوع مسیح کی تعلیمات کے درمیان تفاوت کی نشاندہی کرتے ہوئے غناسطیوں نے زور دیا کہ مسیح ایک استاد تھا جسے پلیروما سے بھجوایا گیا تاکہ وہ ہمیں ہمارے اصل وطن تک پہنچنے کی راہ بتا سکے۔

رازئیل (Raziel)...... اسے "خدا کا راز" اور اسرار کا فرشتہ" بیان کیا جاتا ہے۔ قبالہ میں رازئیل کا ذکر دس مقدس Sefiroth میں سے دوسرے، Cochma کی تجسیم کے طور پر ملتا ہے۔ وہ کتاب رازئیل کا مصنف بھی ہے (دیکھیں "رافیل")۔ روایت کے مطابق رازئیل نے یہ کتاب آدم کو دی جسے انجام کار حاسد فرشتوں نے چرا کر سمندر میں پھینک دیا۔ تب خدا نے گہرے سمندر کے فرشتے راہاب کو وہ کتاب واپس لانے اور آدم کے حوالے کرنے کا حکم دیا۔ یہ کتاب پہلے حنوک اور پھر نوح کے پاس گئی۔ کہتے ہیں کہ نوح نے کشتی بنانے کا طریقہ اسی میں پڑھا۔ بعد ازاں بادشاہ سلیمان کو اس کے ذریعے جادو کا علم حاصل ہوا۔

راشنو (Rashnu)...... زرتشت مت کے قدیم مذہب کے مطابق راشنو وہ فرشتہ ہے جو بہشت کی جانب جانے والے پل پر کھڑا ہے۔ وہ نئے مرنے والوں کی روحوں کے جنت میں داخل ہونے کے اہل یا نااہل ہونے کا فیصلہ کرتا ہے۔ راشنو ہر شخص کی زمینی زندگی پر غور و فکر کرنے میں تین دن لگاتا اور طلائی ترازو میں روح کو تولتا ہے۔ وہ اہل لوگوں کو پل پار کرنے میں مدد دیتا ہے۔ دیگر نااہل لوگوں کو مدد نہیں ملتی اور وہ پل کو تلوار کی دھار جیسا باریک پاتے ہیں۔ پل کو پار کرنے کی کوشش میں وہ نیچے گر جاتے اور شیطانوں کے ہاتھوں اذیت سہتے ہیں۔

رافیل (Raphael)...... ایسے چند فرشتوں میں اسے ایک جن کا ذکر بائبلی داستان میں نام

کے ساتھ آیا ہے۔ اس نام کا لفظی مطلب ''خدا سے شفایافتہ'' یا ''چمکتا ہوا شافی'' بنتا ہے۔ عبرانی میں Rapha کا مطلب علاج کرنے یا شفا دینے والا ہے۔ وہ شفا کے فرشتوں کا حکمران ہے۔ عموماً اسے ناگ کی شبیہ کے ساتھ منسوب کیا گیا۔ رافیل پہلی مرتبہ کتاب توبت میں ظاہر ہوا جہاں وہ بھیس بدل کر توبت کے بیٹے کے ساتھ سفر کرتا ہے۔ اس نے توبیاس (جس نے بہت بڑی مچھلی پکڑی تھی) کو بتایا کہ مچھلی کے ہر حصے کو کیسے استعمال کرنا ہے۔ ''دل، جگر اور تلی مفید ادویات کے لیے ضروری ہیں۔'' سفر کے اختتام پر رافیل اصل صورت میں سامنے آیا ...... ''سات مقدس فرشتوں میں سے ایک'' کے طور پر جو خدا کے تخت کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایک کہانی کے مطابق رافیل نے ہی سیلاب عظیم کے بعد نوح کو طب کی ایک کتاب دی، جو شاید مشہور Sefer Raziel (رازیئل فرشتے کی کتاب) تھی۔ وہ شفایابی کے فرشتوں کا حکمران ہونے کے علاوہ سورج کا نائب السلطنت، Virtues طبقے کا سردار، جنوب کا حاکم، مغرب کا محافظ، دوسرے آسمان کا بادشاہ، شام کی ہواؤں کا نگران، باغ عدن میں شجر حیات کا محافظ، استغفار کے چھ فرشتوں میں سے ایک اور دعا، محبت، مسرت اور روشنی کا فرشتہ بھی ہے۔ اسے سائنس اور علم کا فرشتہ اور انسان کو بچانے والا بھی بتایا گیا۔ رافیل کی تصویر کشی عموماً توبیاس کے ہمراہ کی گئی جو کتاب توبت کا مرکزی کردار ہے۔ بوٹی چیلی، لورین، گیرلانڈایو، ٹیٹشین اور ریمبرانٹ نے اس کی تصاویر بنائیں۔

رامئیل (Ramiel)...... برق و باراں کا سردار فرشتہ۔ اسے حشر کے دن حساب کتاب کے لیے آنے والی روحوں کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔ البتہ حنوک (Enoch) کی تحریروں میں وہ ایک مقدس اور تنزل یافتہ فرشتہ ہے۔ ملٹن نے ''پیراڈائز لاسٹ'' میں اس کا ذکر کیا۔

راہاب (Rahab)...... تالمود میں راہب کا ذکر سمندر کے فرشتے کے طور پر آیا ہے۔ عبرانی میں اسے sar shel yam یعنی قدیم سمندر کا بادشاہ بھی کہتے ہیں۔ اسے یہ القابات تخلیق کے دوران کارناموں کی وجہ سے دیے گئے۔ یہودی روایات میں یہ کارنامے بیان کیے گئے ہیں۔ کہانی کے مطابق خدا کرۂ ارض کی جگہ بنانے کی خاطر کائنات کے بالائی اور زیریں پانیوں کو الگ الگ کر

''باغی فرشتوں کی تنزلی:'' ملٹن کی پیراڈائز کی بنیاد پر تصویر کشی از گستاو ڈورے۔

رہاتھا۔اسے مدد کی ضرورت محسوس ہوئی اور راہاب کو دنیا کا سارا پانی پینے کو کہا۔راہاب نے کم عقلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکار کر دیا اور خدا نے اسے مارڈالا۔بدقسمتی سے اس کی لاش سے شدید تعفن اٹھنے لگا اور کرۂ ارض پر کوئی بھی اسے برداشت نہ کر پایا۔ چنانچہ خدا نے راہاب کی لاش سمندر کی گہرائی میں رکھ دی۔تاہم ،بعد کی ایک حکایت کے مطابق راہاب کسی طرح دوبارہ متحرک ہو گیا اور پھر گڑبڑ کا باعث بنا۔اس نے موسیٰ کی راہ روکنے کی کوشش کی اور دوبارہ خدا سے سزا پائی۔

رگوئیل (Raguel)......لفظی مطلب ''خدا کا دوست۔'' کتاب حنوک (Enoch) کے مطابق رگوئیل ایک رئیس الملائکہ ہے جس کا کام دیگر فرشتوں کے طرزِ عمل پر نظر رکھنا ہے۔اسے زمین کا فرشتہ اور دوسرے آسمان پر ایک محافظ بھی بتایا جاتا ہے۔خیال ہے کہ وہ حنوک کو آسمان پر لے کر گیا۔غناسطیت میں رگوئیل کو ایک اور اعلیٰ مرتبت فرشتے تھیلیس کا ہم مقام بتایا گیا۔اس اعلیٰ رتبے کے باوجود کسی غیر متوقع وجہ سے 745ء میں رومن کلیسیا نے رگوئیل کو ملعون کیا۔تاہم ،عمومی سطح پر بات کی جائے تو رگوئیل کا درجہ کافی بلند ہے۔یوحنا عارف کے مکاشفہ میں بھی اس کا ذکر آیا۔

روح القدس (Holy Ghost)...... پروٹسٹنٹ اور کیتھولک دونوں قسم کے عیسائیوں کے ہاں تثلیث کا تصور ملتا ہے۔یعنی خدا کے تین پہلو: باپ، بیٹا اور روح القدس۔روح القدس خدا کا تخلیق کردہ فرشتہ نہیں، لیکن اس کا براہ راست اظہار ہے۔اگرچہ نظری اعتبار سے یہ بات واضح ہے، لیکن عملی طور پر روح القدس خود کو فرشتوں والے انداز میں ہی ظاہر کرتا ہے۔

مثلاً اناجیل میں یسوع اپنے شاگردوں کو بتاتا ہے کہ روزِ حساب کو پوچھ گچھ کے متعلق پریشان نہ ہوں۔اس نے زور دیا کہ ''جب تم کو لیجا کر حوالہ کردیں تو پہلے سے فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کہیں، بلکہ جو کچھ اس گھڑی تمہیں بتایا جائے وہی کہنا کیونکہ کہنے والے تم نہیں بلکہ روح القدس ہے۔'' (مرقس، 13:11)اس قسم کی روحانی امداد کو عموماً فرشتوں سے ہی منسوب کیا جاتا ہے۔

رئیس الملائکہ (Archangels)...... یا سردار فرشتے۔اس اعلیٰ رتبے کی منڈلی میں چار،

چھ، سات یا نو فرشتے شامل ہے۔ کتاب مکاشفہ کے مطابق سات رئیس الملائکہ خدا کے حضور کھڑے رہتے ہیں۔ میکائیل، گابریئل (جبرائیل) اور رافیل کو عموماً سات سردار فرشتوں میں شامل سمجھا جاتا ہے، جبکہ دیگر چار کی شناخت متنازع ہے۔ ممکنہ امیدوار Zadkiel ،Raguel ،Uriel، Saraqael ،Remiel ،Anael ،Orifiel ،Uzziel اور میٹاٹران ہو سکتے ہیں۔ قرآن نے صرف چار کو شناخت کیا، اور صرف دو کے نام دیے، یعنی جبرئیل اور میکائیل۔ ڈایونی سیئس کے مطابق رئیس الملائکہ ''الوہی فرامین لیجانے والے قاصد'' ہیں۔ وہ خدا کے پیغامات انسانوں تک لاتے ہیں اور ملائکہ کے خدائی لشکروں کے سپہ سالار ہیں۔ وہ متواتر تاریکی کے بیٹوں کے ساتھ جنگ کرتے رہتے ہیں۔ میکائیل اس لڑائی کے مرکزی معرکے میں موجود ہوتا ہے۔ آرٹ میں رئیس الملائکہ کو عموماً بڑے پروں اور کئی آنکھوں کے ساتھ دکھایا گیا۔ سب سے زیادہ تصویر کشی رافیل، جبرائیل اور میکائیل کی ہوئی۔

زازاجیل (Zazagel)...... ''جلتی ہوئی جھاڑی کا فرشتہ'' جس نے حضرت موسیٰ کی زندگی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ''موسیٰ بھیڑ بکریوں کو ہنکاتا ہوا بیابان کی پرلی طرف سے حورب پہاڑی کے نزدیک لے آیا۔ اور خداوند کا فرشتہ ایک جھاڑی میں سے آگ کے شعلہ میں اس پر ظاہر ہوا۔'' (خروج، 3:1-2) زازاجیل موسیٰ کا معلم اور ان تین فرشتوں میں سے ایک تھا جو اس کی روح کے ہمراہ آسمان پر گئے۔ زازاجیل فرشتوں کا ایک استاد بھی ہے جسے ستر زبانیں آتی ہیں۔ وہ چوتھے آسمان کا مرکزی محافظ ہے، البتہ کہتے ہیں کہ اس کا مسکن خدا کے پاس ساتویں آسمان پر ہے۔

زدکی ایل (Zadkiel)...... لفظی مطلب ''خدا کی راستی'' اس فرشتے کی متعدد مختلف شناختیں ہیں۔ کتاب ظہر (Zohar) کے مطابق وہ سیارہ مشتری کا حاکم اور ان دو سرداروں میں سے ایک ہے جنہوں نے لڑائی میں ہمیشہ رئیس الملائکہ میکائیل کو مدد دی۔ کہتے ہیں کہ اسحاق کی قربانی کے وقت اسی نے ابرہام کا ہاتھ روکا۔

زوفیل (Zophiel)...... ''خدا کا جاسوس'' ایک روح جس سے سلیمانی رسوم میں ماسٹر آف

CamScanner

دی آرٹ کی دعا میں مدد مانگی جاتی ہے۔ وہ میکائیل کے سرداروں میں سے ایک بھی ہے۔ ملٹن نے "پیراڈائز لاسٹ" میں اس کا ذکر کیا۔

سات کلیساؤں کے فرشتے (Angels of the Seven Churches)...... کتاب مکاشفہ (عہد نامۂ جدید) خطوط پر مشتمل ہے جو روایت کے مطابق ایک فرشتے نے Patmos کے جان کو لکھوائے تھے۔ سات فرشتوں کے ماتحت سات کلیسا ایشیا کے صوبے تھے (یعنی میڈی ٹرینیئن کے مشرق کا علاقہ جس میں سات عیسائی برادریوں کا مرکز تھا)۔ سینٹ جیروم اور متعدد دیگر یونانی فادرز...... یعنی مشرقی میڈی ٹرینیئن دنیا میں کلیسیا کے ابتدائی قائدین) اور دیگر مفسرین کو یقین تھا کہ خطوط انہی سات فرشتوں کے نام تھے۔ جان نے ان ہستیوں کو سات ستاروں کے طور پر بیان کیا جو ستاروں اور فرشتوں کے درمیان سامی تعلق باہم کی پیروی ہیں۔ یہ امر بھی دلچسپ ہے کہ کتاب مکاشفہ میں اور سارے عہد نامۂ جدید میں angel کی اصطلاح سے کوئی مافوق الارض ہستی مراد ہے۔ تاہم، اس کہانی میں angel کی اصطلاح کے مفہوم کے بارے میں ابہام پیدا ہوتا ہے۔ بہت سے لاطینی فادرز اور متعدد جدید مفسرین کے خیال میں جان کی مراد بشپ یا راہنما سے تھی، نہ کہ فرشتے سے، کیونکہ صرف انسانوں کو ہی کسی تنظیم کی خوبیوں اور کوتاہیوں کا ذمہ دار قرار دیا جا سکتا ہے۔ البتہ مکاشفاتی (Apocalyptic) ادب میں فرشتوں کو کلیساؤں کے ساتھ شناخت کیا جاتا نظر نہیں آیا۔

ساری ایل یا سرائیل (Sariel)...... دیگر تلفظ Suriel، Zerachiel اور Saraqel۔ کتاب حنوک کے مطابق اصل سات رئیس الملائکہ میں سے ایک۔ اس کے نام کا لفظی مطلب "خدا کا حکم" بنتا ہے۔ وہ خدا کے احکامات کی نافرمانی کرنے والے فرشتوں کے انجام کا ذمہ دار ہے۔ وہ میٹاٹران کی طرح حضوری کا بادشاہ اور رافیل کی طرح شفایابی کا فرشتہ بھی ہے۔

سامائیل (Samael)...... "زہر کا فرشتہ۔" اسے نیک اور بد دونوں خیال کیا جاتا ہے۔ یہ

پانچویں آسمان کا حکمران ہے۔"یوحنا عارف کا مکاشفہ" میں اس کا ذکر "ایک بڑا لال اژدہا" کے طور پر آیا "جس کے سات سر اور دس سینگ تھے اور اس کے سروں پر سات تاج۔ اور اس کی دم سے آسمان کے تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیے تھے۔" وہ موت کا فرشتہ بھی ہے جسے خدا نے موسیٰ کی روح قبض کرنے بھیجا۔ ربانی ادب میں ساماٸیل کو شیطانوں کا سردار اور موت کا فرشتہ قرار دیا گیا۔

سروش (Saraosh)......زرتشت مت میں یہودی-عیسائی روایت کے رئیس الملائکہ کے ہم رتبہ ایشا سپینتا میں سے ایک۔ سروش نے دنیا کو حرکت دی اور موت کے بعد یہی فرشتہ روح کو لے کر جاتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق سروش ہر رات کو کرۂ ارض پر تشدد اور غضب کے شیطان کا تعاقب کرتے ہوئے زمین پر آتا ہے۔ مانی مت میں (جو زرتشت مت، غناسطیت، عیسائیت اور بت پرستی کا ملغوبہ ہے) سروش "اطاعت کا فرشتہ" ہے جو مرنے والوں کی روحوں کا موازنہ کرتا ہے۔)

سزا کا فرشتہ (Angel of Punishment)......صحائف پر مخصوص یہودی تفاسیر کے مطابق سزا کے فرشتے مندرجہ ذیل ہیں: Makatiel، Shoftiel، Lahatiel، Kushiel، Hutriel، Pusiel یا Puriel، Rogziel اور Amaliel۔ اریئل جہنم میں سزاؤں کا نگران ہے۔ دیگر ذرائع کے مطابق موسیٰ کی ملاقات سزا دینے والے پانچ فرشتوں سے ہوئی: Af، Kezef، Hanah، Hasmed اور Mashit۔ یہ بالترتیب غصے، دہشت، تباہی اور بربادی کے فرشتے ہیں۔

سوفیا (Sophia)......اگر تصویر کو سامنے رکھ کر بات کی جائے تو فرشتے اکثر نسوانی نظر آتے ہیں۔ مگر روایتی طور پر انہیں بے جنس یا مذکر قرار دیا گیا۔ یونانی زبان میں سوفیا کا مطلب دانش ہے۔ یہ اس استثنٰی کی ایک واضح مثال ہے۔ یونانی اور عبرانی دونوں زبانوں میں لفظ کا مفہوم مؤنث ہے، اور قدیم یونانی و عبرانی انداز فکر میں کبھی کبھی دانش کو شخصی روپ میں تصور کیا گیا۔ عیسوی عہد کی

ابتدائی صدیوں کے دوران غناسطی تحریک میں سوفیا کو داستان تخلیق میں مرکزی کردار حاصل ہو گیا۔ غناسطیوں کے مطابق ابتدا میں صرف ایک نہایت لطیف روحانی اقلیم پلیروما تھی جس پر ایونز نامی اعلیٰ روحانی ہستیوں کا اختیار تھا۔ زیادہ تر مصنفین نے سوفیا کو سب سے نچلے درجے کا ایون بتایا۔ غرور یا حادثے کے تحت سوفیا نے ایک شرانگیز ہستی کو جنم دیا جس میں سے طبعی دنیا پیدا ہوئی ......ایک جیل جس میں الوہی چنگاریاں انسانوں میں جلوہ گر ہوئیں۔ انسانیت کا مقصد اپنی الوہی میراث کو بیدار کرنا اور پلیروما میں اپنے اصل مسکن کی جانب لوٹنا ہے۔

سیرافیم (Seraphim)......محبت، نور اور آگ کے فرشتے۔ Choirs کے سلسلۂ مراتب میں ان کا درجہ سب سے بلند ہے اور یہ خدا کے تخت کی حفاظت کرتے ہیں۔ سیرافیم مسلسل حمد سرائی کے ذریعے خدا سے اپنی محبت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ عبرانی روایت میں سیرافیم ہر وقت ''کدوش، کدوش کدوش'' (پاک، پاک پاک ہے رب الافواج، ساری زمین پر اس کی شان قائم ہے) کا ورد کرتے ہیں۔ سیرافیم خدا سے قریب ترین ہستیاں ہیں، لہٰذا انہیں محبت کی آگ میں ''سوزاں'' بھی کہا گیا۔ سیرافیم، کروبیم اور تھرونز (Thrones) کی تین منڈلیاں انسانی تنازعات میں کبھی حصہ نہیں لیتیں بلکہ ہر وقت خدا کے پر امن مراقبہ میں ہمارے ساتھ ہوتی ہیں۔ انہی کی بدولت ہم اپنے دلوں میں متواتر محبت کا تجربہ کرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے انسان الوہی محبت کی آگ میں جلتے ہیں۔ عہد نامۂ عتیق میں سیرافیم کا ذکر کرنے والا واحد مصنف یسعیاہ ایک رویا کے متعلق بتاتا ہے۔ اس نے خدا کے تخت کے اوپر چلتے ہوئے فرشتے دیکھنے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ گنتی (21:6) میں بھی ''آتشیں سانپوں'' سے سیرافیم مراد لیے جا سکتے ہیں۔ کتاب حنوک کے مطابق سیرافیم کے چھ پر اور چار چہرے تھے۔

سفیرات (Sephiroth)......سفیرات ایک الوہی مکاشفے کا نمائندہ ہے جس کے ذریعے خدا نے کائنات تخلیق کرنے کے دوران اپنی ہستی کو آشکار کیا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ خدا نے اپنی ہستی میں سے دس بنیادی عقول کو صادر کیا، اور ہر عقل اس کے ایک وصف کی نمائندہ تھی۔ یہودی تصوف

قبالہ کے مطابق ان دس تخلیقی قوتوں نے کائنات پر حکومت کی اور اسے متشکل کیا۔ ان کا موازنہ افلاطونی طاقتوں یا عقول کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ قبالہ میں دس مقدس سیفیرات ہیں جو خدا کے دائیں پہلو سے صادر ہوئے، جبکہ دس غیر مقدس سیفیرات کا ظہور بائیں پہلو سے ہوا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ خدا سیفیرات کو اپنی کمتر تخلیق کے ساتھ رابطے کے لیے بطور وسیلہ استعمال کرتا ہے۔ سیفیرات کے نام عموماً یہ بتائے جاتے ہیں:

کیتھر (Kether)	خدا کی منشا اور سوچ
حکمہ (Hokmah)	کائنات کے لیے خدا کا منصوبہ
بنہ (Binah)	خدا کی ذہانت
ہسد (Hesed)	الوہی محبت
گیوارہ (Gevurah)	الوہی انصاف
رحمین (Rahamin)	الوہی رحم
نیتسا (Netsah)	پائیداری یا ابدیت
ہود (Hood)	الوہی جلال
یسود (Yesod)	ہر فعل میں خدا کی مرضی کی بنیاد
شکینہ (Shekinah)	خدا کی حضوری

اس کے علاوہ شخصی صورت کے حامل فرشتوں میں مندرجہ عظیم سیفیرات ہیں: میٹاٹران، رازیئل، زدکی ایل، کمائیل، سیرافیم، میکائیل، ہانئیل، رافیل، جبرائیل۔ سولہویں صدی کے مفسر Isaac ha-Cohen کے مطابق دس صدور میں سے صرف سات کو باقی رہنے کی اجازت ملی۔ اس سات میں سے صرف پانچ کو "معتبریت" ملی۔

سیمائزا (Semyaza)...... تنزل یافتہ بڑے فرشتوں کا سربراہ جو دیگر 200 فرشتوں کو ساتھ لے کر انسانوں کی عورتوں سے مجامعت کرنے آیا۔ کتاب حنوک کے مطابق ان فرشتوں نے انسانوں کو کاسمیٹکس جیسے ہنر سکھا کر گنہگاری کی جانب مائل کیا اور ہتھیار بنانے کی حوصلہ افزائی

کرنے کے ذریعے جنگ وجدل کو فروغ دیا۔

شیطان (Satan)...... شیطان کا نام اصطلاح Satan سے **مشتق** بتایا جاتا ہے جو ''اختلاف'' کا مفہوم رکھتی ہے۔ روایتی بیان کے مطابق وہ بالاصل ایک فرشتہ تھا لیکن خدا کی حکم عدولی کا مرتکب ہونے کے باعث اپنے پیروکاروں سمیت بہشت سے نکالا گیا۔ بہت سی مذہبی روایات اور اسطوریات میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اسی ملعون فرشتے نے جان ملٹن کو ''پیراڈائز لاسٹ'' لکھنے کی تحریک دلائی۔

شیطان شر کی تجسیم کی نسبت ایک مجرد ہستی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ عبرانی صحائف (عہد نامۂ عتیق) میں وہ ایک دشمن، ایک الوہی نمائندہ ہے جو انسانی یا ملکوتی خصوصیات اختیار کر سکتا ہے۔ وہ انسانوں (مثلاً ایوب) کے ایمان کو آزماتا ہے، البتہ خدا کو شیطان کی شرانگیزی کی حدود متعین کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ عہد نامۂ جدید میں یہ شیطان مجسم Devil بن گیا اور اژدہے یا عفریت کے طور پر پیش ہوا۔ شیطان کی طاقت کو تسلیم کر لینے کے باوجود وہ بدستور تخلیق کا محض ایک حصہ ہی رہا: وہ خدا پر غالب نہیں آسکتا اور خدا کے زیر اختیار ہے۔ درحقیقت اگر اس کی طاقت خدا کی حاکمیت کو براہ راست چیلنج کر سکے تو وحدانیت کی تہہ میں موجود اصول باطل ہو جاتا ہے۔

انیسویں صدی کے رومانوی شیطان کا نقش اولیں،
ازتھامس لینڈسیئر (1831ء)۔

یہودیت اور عیسائیت میں خیر اور شر کی ثنائی مخالفت کے لیے کوئی گنجائش موجود نہیں (قدیم دور میں ثنائیت یاDualism نے فارس کے زرتشت مت، مانویت اور غناسطیت میں ترقی پائی)۔

عیسائیت میں شیطان کو تحریص دلانے، سزا دینے، ملزم ٹھہرانے والا اور تنزل یافتہ فرشتوں کا سردار بتایا گیا۔ خدا کی بادشاہت قائم ہونے پر انجام کار اسے شکست ہوگی۔ شیطان کے متعلق متعدد تصورات عیسائیت اور اسلام میں ایک جیسے ہیں۔ قرآن میں وہ دھوکہ دینے اور تحریص دلانے والا الشیطان ہے۔ اسے کمتر انسانی سرچشموں، جسم یا نفس کے ساتھ بھی منسوب کیا گیا۔ وہ بھیس بدل کر انسانوں کو تباہ کرتا اور انہیں برائی کی جانب لاتا ہے۔ بائبلی ادب میں شیطان اور سانپ باہم متبدل ہیں۔ تاہم، تیسری صدی عیسوی میں عیسائی فلسفی اوریگن نے شیطان اور سانپ کے درمیان نسبت بھرپور انداز میں قائم کی۔ آنے والی صدیوں میں سانپ شیطان کا آلہ کار یا مجسم روپ تصور کیا جانے لگا۔ لیکن وہ صرف موت اور شر کی ہی علامت نہیں۔ یہودوی۔ عیسائی اور اسلامی روایات کی لوک کہانیوں میں سینگوں والا شیطان زرخیزی اور جنسیت کے مسالک سے منسلک ہے، اور ساحری کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے۔ یورپ بھر میں چڑیلوں کی شفا دینے کی صلاحیتوں کا ذمہ دار شیطان کو قرار دیا گیا۔

دنیا میں شیطان کے کردار نے ادب، شاعری، آرٹ اور موسیقی میں ہمیشہ تخیلات کو تحریک دلائی ہے۔ شیطان کی زیرِ زمین بادشاہت کے تخیلاتی دوروں کے متعدد بیانات ملتے ہیں۔ ان کہانیوں میں شیطان کے کردار کا تصور انسانی حالتوں کے فلسفیانہ نظریات کے عکس کی صورت میں ارتقا پذیر ہوا۔ اگرچہ اسے کرۂ ارض پر شر کا ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے، لیکن وہ اعلیٰ ترین آرٹسٹک تخلیقات کو تحریک دلانے کا ذمہ دار بھی ہے۔

شیم ہازائی اور عزازیل (Shemhazai and Azazel)...... یہودیت، عیسائیت اور اسلام سب میں انسانوں کے لیے فرشتوں کی شہوت سے متعلق کہانیاں ملتی ہیں۔ اگرچہ روحانی ہستیوں یا شیطانوں کی انسانوں کے ساتھ مجامعت کا بنیادی تصور بہت قدیم ہے، لیکن یہودی۔ عیسائی تخیلات کتاب پیدائش کی دو آیات (6:2 اور 6:4) کی پیداوار ہیں جہاں "خدا کے بیٹوں"

کے ''انسانوں کی بیٹیوں'' سے جنسی عمل کا ذکر ہے۔ ان انوکھی آیات میں ''خدا کے بیٹوں'' سے فرشتے مراد لیے گئے۔ روایتی تفسیر کے مطابق یہ خدا کے بیٹے تنزل یافتہ فرشتے تھے۔ شیم ہازائی اور عزازیل کی یہودی کہانیاں بھی اسی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسلام میں یہ کہانی ہاروت اور ماروت کی کہانی کے طور پر اختیار کی گئی۔ اس کے مطابق گناہ سے بچنے میں انسانوں کی نااہلی کے باعث خدا نے دنیا کو ایک سیلاب کے ذریعے تباہ کرنے کا سوچا۔ شیم ہازائی اور عزازیل نامی فرشتوں نے خدا کو یاد دلایا کہ فرشتوں نے پہلے ہی اسے انسانوں کے متعلق خبردار کر دیا تھا۔ جواب میں خدا نے دعویٰ کیا کہ اگر فرشتے انسان جیسے حالات کا سامنا کریں تو وہ بھی انہی کی طرح عمل کریں گے۔ اس چیلنج پر شیم ہازائی اور عزازیل فرشتوں کو برتر ثابت کرنے کی خاطر زمین پر آئے۔

تاہم، وہ فوراً ہی ایک حسین عورت کی خواہش میں مبتلا ہوئے اور خوفناک دیوؤں کے باپ بنے (جو بعد ازاں طوفان میں تباہ ہو گئے)۔ شیم ہازائی اپنے گناہ پر پچھتایا اور آسمان سے الٹا لٹک گیا۔ وہ آج بھی مجمع الکواکب جوزا کی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے۔ تاہم، عزازیل نے پچھتانے سے انکار کر دیا اور آج بھی زمین پر گھومتا پھرتا اور عورتوں کو زیور پہننے اور بناؤ سنگھار کرنے کی ترغیب دلاتا ہے تاکہ وہ انسانوں کو گناہ کی جانب کھینچ سکیں۔

عزازیل (Azazel)...... حنوک کی کتاب کے مطابق ان 200 راندۂ درگاہ فرشتوں کے سرداروں میں سے ایک جو زمین پر انسان عورتوں کے ساتھ مجامعت کرنے آئے (پیدائش، 6:2-4)۔ کہا جاتا ہے کہ عزازیل نے انسانوں کو ہتھیار بنانا سکھائے اور عورتوں کو بناؤ سنگھار کے طریقے بتائے۔ کتاب احبار (Leviticus) میں اس کا نام ملتا ہے۔ وہاں وہ ایک قسم کی صحرائی مخلوق کی صورت میں ظاہر ہوا جسے اہل اسرائیل اپنے گناہوں کی بھینٹ کے طور بکروں کی قربانی پیش کیا کرتے تھے۔ ابتدائی اسرائیلیوں کے ہاں کوئی شرانگیز شیطانی ہستیاں موجود نہ تھیں۔ بعد میں عبرانیوں کا تعارف زرتشتی مذہب سے ہونے پر ہی یہواہ کے مقابلے میں ایک شرانگیز مقابل خدا پیدا ہوا۔ یہودی ربیوں نے عزازیل کو بھی شیطان بتایا۔

عزرائیل (Izrael)...... مسلمانوں کا فرشتۂ موت اور چار رئیس الملائکہ میں سے ایک۔

CamScanner

اس کے حوالے سے کافی رنگ برنگ لوک کہانیاں ملتی ہیں۔ مثلاً اسے مہیب قد وقامت والا بیان کیا گیا: ایک پاؤں چوتھے یا ساتویں آسمان پر جبکہ دوسرا پل صراط (بہشت اور دوزخ کے درمیان پل) پر ٹکا ہے۔ اور اگر ساری دنیا کا پانی اس کے سر پر ڈالا جائے تو ایک قطرہ بھی نیچے زمین تک نہیں پہنچے گا۔ اس نے اپنی ابتدا ایک عام فرشتے کی حیثیت میں ہی کی۔ تاہم، وہ آدم کو بنانے کے لیے مٹھی بھر مٹی لانے میں کامیاب ہوا اور موت کا فرشتہ قرار پایا۔ کچھ کے خیال میں عزرائیل کے ماتحت دیگر فرشتے بھی ہیں؛ اور یہ کہ عزرائیل خود صرف پیغمبروں کی روحیں قبض کرنے زمین پر آتا ہے۔ عزرائیل انسانوں کا ایک طومار اپنے پاس رکھتا ہے جس پر ملعون لوگوں کے ناموں کے گرد کالا دائرہ کھنچا ہے اور نیک و مغفور لوگوں کے نام روشن ہیں۔ جب کسی شخص کی موت کا دن قریب آتا

فیتس، دانتے کی ڈیوائن کامیڈی کے لیے تصویر کشی، از گستاوڈورے (1861-68ء)۔

ہے تو خدا کے تخت کے نیچے درخت سے اس کے نام کا پتا ٹوٹ کر گر پڑتا ہے۔ چالیس دن گزرنے کے بعد عزرائیل کے لیے اس شخص کی روح جسم سے نکال لینا ضروری ہوتا ہے۔

فراوشی (Faravashi)...... زرتشت مت خدا کے قاصدوں کے طور پر فرشتوں کے تصور کا منبع ہے۔ زرتشت مت کا آغاز فارس (جدید ایران سے ہوا) لیکن موجودہ دور کے زیادہ تر زرتشتی ہندوستان میں رہتے اور پارسی کہلاتے ہیں۔ اسی روایت میں مرکزی ملکوتی ہستیاں امیشا سپینتا (''مقدس لافانی'') ہیں جنہیں رئیس الملائکہ اور Yazatas یا فرشتے کہا جاتا ہے۔ ملکوتی ہستیوں کا ایک اور گروہ فراوشی ہیں۔ غالباً وہ بالاصل اجدادی روحیں تھیں، لیکن آہستہ آہستہ انسانوں اور افلاکی ہستیوں کی محافظ روحیں بن گئیں۔ فراوشی انسان کا وہ لافانی جزو بھی ہیں جو زمینی زندگی کے دوران آسمان پر ہی رہتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب کوئی زرتشتی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کا فراوشی بھی زمین پر آتا اور ساری زندگی بطور محافظ فرشتہ عمل کرتا ہے۔ انجام کار وہ موت کی آزمائش سے گزرنے میں مدد دیتا ہے۔

فیٹ (Fate)...... یونان فیٹس (Fates) کو فرشتوں کے نقیب خیال کیا جاتا ہے، کیونکہ مقدر کی دیویوں اور دیوتاؤں کے قاصد کی حیثیت میں انہیں عموماً پروں کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اسطورہ نگار ھسیاڈ کے مطابق ان کے نام ایٹروپوس (ناگزیر)، لاچیسس (قرعہ انداز) اور کلوتھو (کاتنے والی) تھے۔ ان کے یونانی نام Moirai کا مطلب ''حصے'' یا ''الاٹ کیا گیا حصہ'' بنتا ہے۔ اسطوریات کے مطابق fates انسانوں کی پیدائش کے وقت موجود ہوتی اور ان کا مقدر تفویض کرتی ہیں۔ یہ امر دلچسپ ہے کہ یہ وظیفہ انہیں وحدت الوجود کے تصور لپیکا (Lipikas) کے ساتھ منسلک کر دیتا ہے..... ملکوتی ہستیاں جو پیدائش سے پہلے ہر انسان کا مقدر متعین کرتی ہیں۔

قدیم الایام (Ancient of Days)...... قبالہ میں ''قدیم الایام'' نام کیتھر کے علاوہ میکروسوپس (خدا بالذات) کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ یہ ''اعلیٰ ترین کا مقدس'' کا مفہوم بھی

CamScanner

دیتا ہے۔ کتاب دانی ایل (7:9) میں یہ اصطلاح خدا کے لیے استعمال ہوئی۔

قدیم الایام از ولیم بلیک (1794ء)۔

کاکابیل (Kakabel)...... لفظی مطلب ''خدا کا ستارہ۔'' لوک ریت میں ایک طاقتور فرشتہ۔ یہ ستاروں کے جھرمٹوں کا نگران ہے۔ کچھ لوگ اسے ایک مقدس فرشتہ سمجھتے اور کچھ دیگر ایک تنزل یافتہ فرشتہ قرار دیتے ہیں۔ کاکابیل 3,65,000 کمتر روحوں کا حکمران ہے۔ وہ روحانی ہستیوں (Surrogates) کو علم الافلاک سکھاتا ہے۔

کامایل (Camael)...... لفظی مطلب ''خدا کو دیکھنے والا۔'' روایتی طور پر اسے پاورز نامی طبقۂ ملائکہ کا سردار اور Sefiroth میں سے ایک قرار دیا جاتا ہے۔ ساحری کی لوک ریت میں وہ چٹان پر ایک چیتے کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسے سیارہ مریخ کا حکمران اور سات سیاروں کے حاکم فرشتوں میں سے ایک بھی بتایا گیا۔ دوسری طرف قبالہ کی روایت میں دس رئیس الملائکہ میں شامل ہے۔ کچھ محققین کے مطابق کامایل اصل میں ڈروئیڈ (Druid) اسطوریات میں جنگ کا دیوتا تھا۔ کلارا کلیمنٹ نے اپنی کتاب ''Angels in Art'' میں اسے یعقوب سے کشتی کرنے والا فرشتہ بتایا، اور گتسمنی کے باغ میں تکلیف سہنے کے دوران بھی وہی یسوع مسیح پر ظاہر ہوا۔

کروبیم (Cherubim)...... ڈایونی سیئس کے بیان کردہ طبقات الملائکہ کے مطابق کروبیم یا کروبیاں دوسرے درجے پر آتے ہیں۔ یہ لفظ اکادی زبان کا ہے اور اس کا مطلب ''عبادت گزار'' یا ''مددگار'' بنتا ہے۔ قدیم اشوری آرٹ میں کروبیم کو پردار شیروں، شاہینوں اور دیگر جانوروں کے روپ میں دکھایا گیا جن کے چہرے شیروں یا انسانوں جیسے ہیں۔ انہیں معبدوں اور محلات کے پھاٹکوں پر نگرانوں کے طور پر نصب کیا جاتا تھا۔ وہ بائبل میں مذکور اولین فرشتے ہیں۔ خدا نے انہیں باغ عدن کے دروازے پر تعینات کیا تا کہ آدم وحوا واپس اندر نہ جا سکیں (پیدائش، 3:24)۔ دیگر جگہوں پر بھی ان کا وہی رکھوالی یا نگرانی کا کردار واضح ہے جو قدیم اشور میں تھا۔ ڈایونی سیئس کی روایت میں جبرائیل کو کروبیم کے طبقے کا ایک سردار بتایا گیا۔ تالمود کروبیم کو اوفانیم (پہیے یا رتھ) یا Hayoth (مقدس جانور) کے سلسلے سے منسوب کرتی ہے۔ ارتقاً کے ایک مسحور کن عمل نے ان مہیب درندوں کو (جو قدیم دور کی عمارات کی حفاظت کرتے تھے) جدید دور کے ننھے

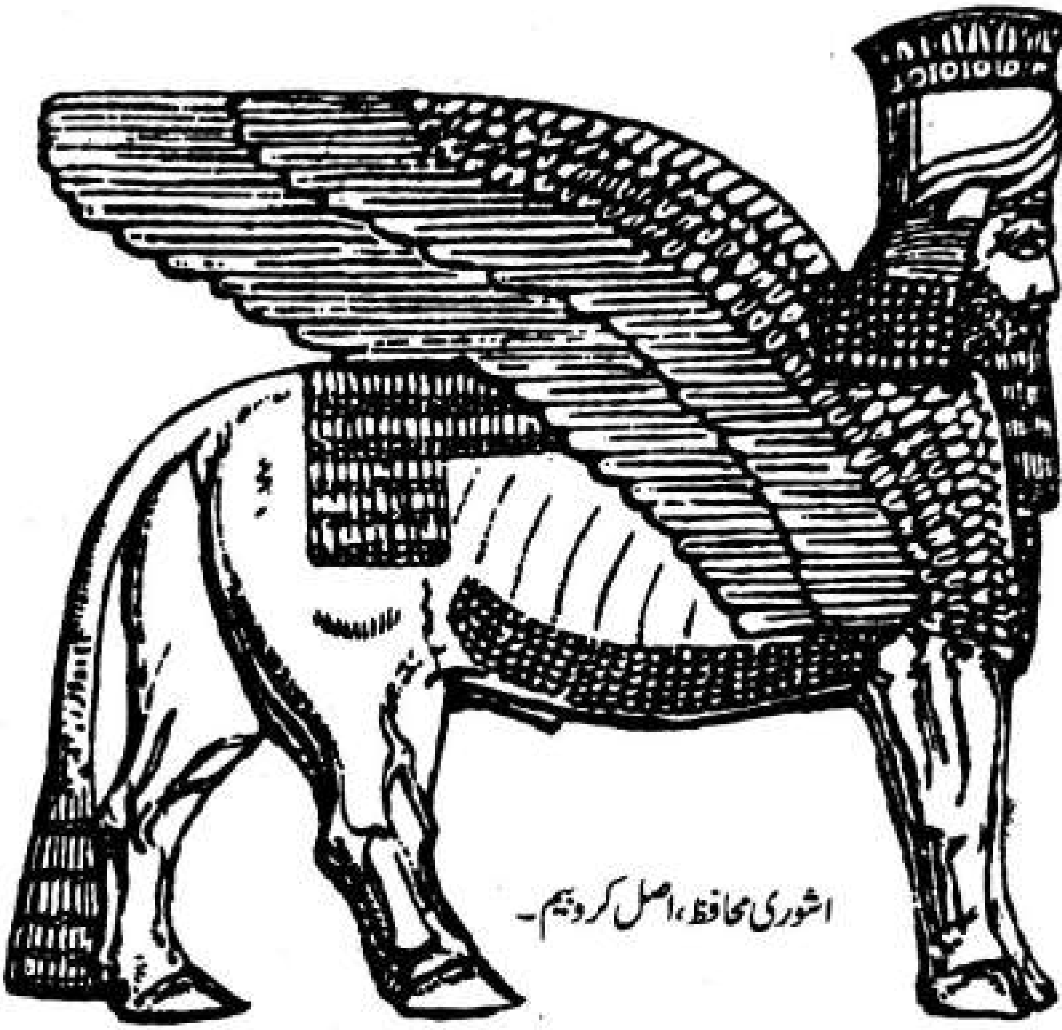

اشوری محافظ، اصل کروبیم۔

نے گداز بدن کروب میں تبدیل کر دیا جو کرسمس اور ویلنٹائن کے کارڈز پر نظر آتے ہیں۔ اردو زبان کے ایک مشہور شعر میں ان کا ذکر ہے: "دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے واسطے کم نہ تھے کروبیاں۔"

کوائر (Choirs)..... قدیم مغربی دنیا میں (بالخصوص قرون وسطیٰ کے یورپ میں) یقین کیا جاتا تھا کہ فرشتوں کا ایک نظام مراتب ہے۔ شاید فرشتوں کو متواتر خدا کی حمد و ثنا میں مصروف تصور کرنے کی وجہ سے ان کے مراتب کو بھی کوائرز یعنی بھجن منڈلیوں کا ایک سلسلۂ مراتب خیال کیا گیا۔

چھٹی صدی کے اوائل میں ماہر الٰہیات ڈایونی سیس کے بتائے ہوئے نظام کے مطابق فرشتوں کے نو طبقات ہیں جنہیں تین ذیلی شاخوں میں بانٹا گیا۔ ان کا رتبہ خدا سے قربت پر مبنی ہے:

تیسرا درجہ	دوسرا درجہ	پہلا درجہ
پرنسپلٹیز (Principalities)	ڈومینین (Dominions)	سیرافیم
رئیس الملائکہ	ورچوز (Virtues)	کروبیم
ملائکہ	پاورز (Powers)	تھرونز (Thrones)

کیوپڈ (Cupid)...... کیوپڈ محبت کا رومن دیوتا ہے، جسے عام طور پر یونانی ایروس اور محبت کی دیوی وینس (ایفروڈائٹی) کے بیٹے کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ عموماً اسے کمان بردار خوبصورت پردار لڑکے کی صورت میں دکھایا گیا۔ اس کے مارے ہوئے تیر لگنے سے دل میں محبت کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔ کیوپڈ محبت کی ہی طرح گمراہ کرنے والا ہے۔

ایروس بلاشبہ قدیم ترین یونانی فرشتوں میں سے ایک ہے۔ اس کے اولین نقوش ہسیاڈ کی تحریروں میں ملتے ہیں جس کے مطابق وہ تین ابتدائی ہستیوں میں سے ایک تھا جن سے دنیا تشکیل ہوئی گیا: کیاس اور ایروس۔ یعنی دھرتی ماں، ازلی مادہ اور محبت۔ ہومر کو کیوپڈ کا کوئی استعمال نظر نہ آیا کیونکہ وہ دیوتاؤں کے عظیم خاندان میں موزوں نہیں تھا۔ اس مسئلے نے یونانی اور رومن اسطوریاتی شاعری میں کم و بیش حد تک ایک مسئلہ پیدا کیا۔ کبھی کبھی ایفروڈائٹی / وینس کو اس کی ماں بتایا گیا، اور کبھی ارتمس / ڈیانا کو۔ اریس / مارس اور ہرمیس / مرکری دونوں اس کے باپ قرار پائے۔ کلاسیکی عہد میں کیوپڈ نے انسانی صورت اختیار کر لی، اور بعد کے تمام آرٹسٹوں نے اسے نوجوان لڑکے کے طور پر دکھایا۔ بہت ابتداً سے ہی اُسے پروں کے ساتھ دکھایا جانے لگا۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ شیطان (Demons) کہلانے والی ہستیوں کے

کیوپڈ، محبت کا رومن دیوتا۔

گروپ سے تعلق رکھتا تھا جو آسمان اور دنیا کے درمیان اڑتے پھرتے۔ یوں وہ بالائی اور زیریں دنیا کے درمیان رابطے کا کام دیتا، جو فرشتوں کا وصف ہے۔

بہت ابتدائی زمانے سے یونانی ایروس نے دیوتاؤں اور انسانوں پر غلبہ پالیا۔ ہتھیاروں کی بجائے ایک پھول اور بربط کی مدد سے زمانوں کے دوران زرخیزی کی علامات (مثلاً خرگوش، بطخ اور مرغابی) کا اس کی شبیہ میں اضافہ ہوتا رہا۔ اس کے ہاتھ میں تیر کمان سب سے پہلے عظیم ڈرامہ نویس یوری پیڈیز نے پکڑایا۔ یہ اس کی ماں ڈیانا کا ہتھیار تھا۔ لیکن وہ ہمیشہ تیروں کے ذریعہ جنگ کے بجائے محبت کی آگ بھڑکاتا ہوا نظر آتا ہے۔

سکندریائی شعرا اور آرٹسٹوں کے زیر اثر کیوپڈ واضح انسانی خصوصیات کا حامل ہے۔ وہ دیوتا کم اور شرارتی لڑکا زیادہ ہے۔ تاہم، سابقہ زمانے میں وہ ایک طاقتور دیوتا تھا۔ یقین کیا جاتا تھا کہ اس کا اثر آسمانوں کے علاوہ سمندر اور زیریں دنیا میں بھی ہے۔ اسے بہت زیادہ احترام دیا اور بھینٹوں کا مستحق بنایا گیا۔ قدیم وقتوں میں ایروس قسم کے فرشتے عمر بھر انسانوں اور دیوتاؤں کے سنگ رہتے، حتیٰ کہ پاتال میں بھی ساتھ جاتے۔ یہ تصور رومنوں کے تصور جنات سے مطابقت رکھتا ہے: یعنی ز محافظ روحیں۔ عیسائیت میں محافظ روحوں کا تصور واضح ہے۔

گاندھرو (Gandharvas)...... کثیر دیوتاؤں والے مذہبی نظاموں میں معبود اور انسانیت کے درمیان رابطہ کروانے والے وسیلوں کی ضرورت نہ محسوس کی گئی، کیونکہ زیادہ تر نظاموں میں عموماً دیوی یا دیوتا بذات خود دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ معاصر محققین نے دیگر مذاہب میں متوازی ہستیوں کو شناخت کرنے کی کوشش میں عموماً ہندوؤں اور بودھیوں کے ہاں ملنے والی ایک غیر معمولی روحانی ہستی کا ذکر کیا ہے جسے گاندھرو یا گندھرو کہا جاتا ہے۔ ویدوں میں متعدد جگہوں پر ان کا ذکر آیا ہے۔ قدیم ویدک عہد میں اس اصطلاح کا مفہوم متعین کرنا مشکل ہے۔ کلاسیکی ہندومت کے دور میں گاندھروں کو آسمانی موسیقاروں کے طور پر خیال کیا جانے لگا۔

انہیں افلاکی موسیقاروں کا رتبہ دینے اور پردار مردوں کے روپ میں پیش کیے جانے کی وجہ سے ہی انہیں عبرانی روایت کے فرشتوں کے ساتھ شناخت کیا گیا۔ ورنہ ان کی سرگرمیاں بلاشبہ

فرشتوں والی نہیں۔

گریگوری (Grigori)...... یہودی روایت کے مطابق گریگوری (نگہبان) فرشتوں کا ایک اعلیٰ طبقہ ہیں جن کا موزوں مقام تیسرے یا پانچویں آسمان پر ہے۔ انہیں شکل و شباہت میں انسانوں جیسا (لیکن کافی دیو قامت)، نیند کی ضرورت سے عاری اور ہمیشہ کے لیے خاموش بیان کیا جاتا ہے۔ اگرچہ نیک اور بد دونوں قسم کے گریگوری موجود ہیں لیکن دستیاب کہانیاں بدخواہ گریگوری کے گرد گھومتی ہیں جو انسان عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کے باعث خدا کی نگاہ میں گر گئے۔

گریملنز (Gremlins)...... گریملنز ٹیکنالوجیکل دور کے پری زاد ہیں۔ بالخصوص ان کا تعلق ہوائی جہازوں کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ فطرت کے ساتھ مربوط خیال کی جانے والی روایتی پریاں ٹیکنالوجی کو ناپسند کرتی ہیں، لیکن لگتا ہے کہ گریملنز نے جدید دور سے مطابقت اختیار کر لی۔ کچھ ذرائع کے مطابق گریملن ہوا کی روحیں ہیں۔ دیگر کے خیال میں وہ زیرِ زمین ہوائی میدانوں میں رہتے ہیں۔ عموماً انہیں ایک فٹ لمبا، سبز رنگت اور جھلی دار پیروں والا دکھایا گیا۔ کبھی کبھی وہ برہنہ پھرتے یا ہوا بازوں جیسے لباس بھی پہنتے ہیں ہوائی جہاز کا عہد شروع ہونے سے قبل ہوائی جہاز انسانی تخیل میں ایک نیم پراسرار ذریعہ بن کر ابھرا۔ ہوا بازوں کا اپنے مددگار فرشتوں کا تصور کر لینا بعید از قیاس نہیں تھا۔

گوبلنز (Goblins)...... معاصر انگریزی زبان میں گوبلن کا مطلب بدروح ہے۔ لیکن اصل میں یہ پری زادوں کا ایک شریر قبیلہ تھا جو لوگوں کو مختلف پراسرار حرکات کے ذریعہ خوفزدہ کیا کرتے تھے۔ تاہم، یہ مددگار اور معاون بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔

لیپکا (Lipika)...... باطن پرستوں اور وحدت الوجودیوں کے نظام فکر میں نہایت اعلیٰ درجے کے فرشتے جو آکاشی ریکارڈز یا کائناتی حافظے میں تمام واقعاتِ دنیا اور ذاتی تجربات رقم

CamScanner

کرتے ہیں۔ لپیکا کی اصطلاح لفظ لپی (لکھنا) سے مشتق ہے۔ اگرچہ یہ نام اور بنیادی تصور ہندومت سے ماخوذ ہے، لیکن لپیکا کا نظریہ وحدت الوجودیوں کے ہاں ہی ترقی یافتہ صورت کو پہنچا۔

لوسیفر (Lucifer)...... لوسیفر (روشنی دینے والا) کا نام سیارے زہرہ سے منسوب ہے...... سورج اور چاند کے بعد آسمان پر روشن ترین شئے، جب وہ بطور ستارۂ سحر ظاہر ہوتا ہے۔ لوسیفر کو غلطی سے تنزل یافتہ فرشتے شیطان کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ بابلیوں اور اشوریوں نے ستارۂ صبح کو Belit اور عشار کی صورت میں شخصی روپ دیا۔ بائبل میں ''ستارۂ صبح'' سے ہلال بھی مراد لیا گیا۔ شیطان کو لوسیفر کا نام اس وقت ملا جب ابتدائی عیسائی ماہرینِ الٰہیات ترتولیان اور سینٹ آگسٹائن نے اسے بائبل کی ایک آیت (یسعیاہ 14) میں ٹوٹے ہوئے ستارے کے ساتھ شناخت کیا۔ اس تعلق کو قائم کرنے کی وجہ یہ تھی کہ شیطان ایک عظیم رئیس الملائکہ ہوا کرتا تھا جو خدا کی نافرمانی کرنے پر بہشت سے نکالا گیا۔ یہودی اور عیسائی مصنفین کی وضع کردہ بغاوت اور بہشت بدری کی کہانی میں لوسیفر اعلیٰ ترین فرشتہ ہے، اور وہ خوبصورتی، طاقت اور دانائی میں تمام مخلوقات سے برتر بھی ہے۔

شاید لوسیفر ایک زیادہ پرانی کہانی کا ہیرو ہو جس میں ستارۂ سحر سورج کا کردار غصب کرنے کی کوشش کرتا مگر شکست کھاتا ہے۔ یہ کہانی اس مشاہدے پر مبنی ہے کہ ستارۂ صبح طلوع آفتاب کے بعد بھی نظر آنے والا آخری ستارہ ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لوسیفر کی کہانی آدم کی بہشت بدری کا ہی ایک اور بیان ہے۔

لیلہ (Lailah)...... یہودی روایت میں رات کا فرشتہ۔ وہ استقرارِ حمل کا نگران ہے، اور پیدائش کے وقت روحوں کی حفاظت کے لیے تعینات کیا گیا۔ کہانی کے مطابق لیلہ سپرم کو خدا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ خدا منتخب کرتا ہے کہ اس میں سے کس قسم کا شخص پیدا ہوگا۔ وہ پہلے سے موجود کسی روح کو ایمبریو میں بھیجتا ہے۔ ایک فرشتہ عورت کی کوکھ پر پہرہ دیتا رہتا ہے تاکہ روح فرار نہ ہو سکے۔ شاید رحم میں نو مہینے تک روح کی مدد کے لیے فرشتہ اسے آئندہ زندگی کے متعلق بتاتا ہے،

CamScanner

سینگوں والا پردار لوسیفر ملعونوں کی روحوں کو اذیت دیتے ہوئے (1688ء)۔

لیکن وہ پیدائش سے عین پہلے بچے کی ناک دبا دیتا ہے جس کے باعث بچے کو مستقبل کے متعلق

کوئی بھی بات یاد نہیں رہتی۔ایک کہانی میں بتایا گیا ہے کہ جب ابرہام نے سلاطین سے جنگ لڑی تو لیلہ اس کے ساتھ تھا۔دیگر روایات میں لیلہ ایک شیطانی فرشتہ ہے۔

ماستیما (Mastema)......عبرانی زبان میں اس کا مطلب ''دشمنی'' ہے۔کتاب یوبل کے مطابق یہ ''تمام برائی کا باپ مگر خدا کا خادم'' ہے۔دیگر جگہوں پر یہ الزام عائد کرنے والا فرشتہ ہے۔ماستیما خدا کے ایما پر نوع انسانی کو تحریص دلاتا اور بطور جلاد کام کرتا ہے۔بہت سے شیطان اور بدروحیں اس کی تابع ہیں۔ایک قصے کے مطابق سیلابِ عظیم کے بعد خدا نوح کے مشورے پر تمام بدروحوں کو زیر زمین قید کر دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔ماستیما نے خدا کو قائل کر لیا کہ کچھ ایک شیطانوں کو کام پر لگائے رکھنا بہتر ہوگا کیونکہ گنہگار فانی انسانوں کی آزمائش کی ضرورت پیش آتی رہے گی۔خدا نے دس فیصد فرشتوں کو ماستیما کی زیرِ قیادت اپنے کام میں مشغول چھوڑ دیا۔

متھرا (Mithra)......ویدک تکوینیات (Cosmology) کے مطابق متھرا چمکتے ہوئے دیوتاؤں میں سے ایک ہے۔لہٰذا وہ یہودی مسیحی روایت کے فرشتوں جیسا ہے۔متھرا کو میٹاٹران کے ساتھ بھی شناخت کیا جاتا ہے۔وہ فارسی دینیات میں بھی ملتا ہے جہاں اسے عظیم دیوتا اہورا مزدا کے ارد گرد اڑتی ہوئی 28 روحوں (Izeds) میں سے ایک قرار دیا گیا۔نیز اسے رئیس الملائکہ میکائیل کا ہم مقام بھی خیال کیا جاتا ہے۔

ملائکہ (Malaik)......ملک کی جمع،فرشتے کے لیے اسلامی اصطلاح۔یونانی زبان کے Angelos کی طرح اس کا مطلب بھی ''قاصد'' ہے،یعنی خدا اور انسانوں کے درمیان پیغام رسانی کرنے والا۔اسلامی مفکرین نے خدا کے بعد ہستیوں کے تین سلسلے بتائے:فرشتے،جنات اور انسان۔نور سے بنے ہوئے فرشتے خدا سے قریب تر ہیں۔(مزید دیکھیں ''جن۔'')

ملک (Malik)......قرآن کے مطابق ملک دوزخ کے دروازے پر پہرہ دینے والا ایک

مکار فرشتہ ہے۔ انیس فرشتے (زبنیہ یا زبانیہ) اس کی معاونت کرتے ہیں۔ جب دوزخ میں ڈالے گئے گنہگار ملک سے مدد کی درخواست کرتے ہیں تو وہ انہیں بتاتا ہے کہ صداقت جان لینے پر بھی اس سے انکار کرنے کے باعث وہ ابد تک دوزخ میں رہیں گے۔ حتیٰ کہ ملک آگ کو مزید بھڑکاتا اور ان کا ٹھٹھہ اڑاتا ہے۔ راحت صرف دوزخ میں موجود مسلمان گنہگاروں کو ملتی ہے جو ''اللہ، الرحمٰن الرحیم'' کا ورد کر کے اس ظالمانہ سلوک سے محفوظ رہتے ہیں۔ ملک جانتا ہے کہ وہ سچے مسلمان ہیں اور ایک روز رسول اللہ انہیں دوزخ سے نجات دلائیں گے۔

منکر اور نکیر (Munkir and Nakir)...... منکر اور نکیر مسلم روایت میں نیلی آنکھوں والے دو فرشتے ہیں، جنہیں نکیرین کہا جاتا ہے۔ ان کا خصوصی فریضہ مرنے والوں کی روحوں کا تجزیہ اور یہ تعین کرنا ہے کہ آیا وہ بہشت میں جگہ حاصل کرنے کے مستحق ہیں یا نہیں۔ یہ فرشتے مرنے والے سے قبر میں پوچھ گچھ کرنے آتے اور مختلف سوالات پوچھتے ہیں، مثلاً: ''محمد کون ہیں؟'' اہل ایمان شخص جواب میں انہیں اللہ کے نبی کا نام بتائے گا۔ تب مردے روز قیامت تک وہیں پڑے رہیں گے۔ اس آزمائش میں ناکام ہونے والے کافرین اور گنہگار لوگ روز قیامت تک عذاب سہیں گے۔

موت کا فرشتہ (Angel of Death)...... موت کے موقعہ پر جسم سے روح قبض کرنے والے فرشتے کا تصور غالباً موت کے دیوتاؤں کے متعلق قدیم تصورات سے صورت پذیر ہوا۔ عالمی ثقافت میں اس قسم کی شخصیں عام ہیں۔ مثلاً ہندومت میں یم موت کا دیوتا ہے۔

ابتدائی ترین ویدوں میں یم ایک بعد از موت قلمرو پر حکمران تھا جو کافی حد تک نورس (Norse) کی Valhalla سے ملتی جلتی تھی جہاں مرنے والے لوگ جسمانی مسرتوں کا حظ اٹھاتے۔ مابعد ویدک دور میں یم ایک سنگدل نیم دیوتا بن گیا جو مرے ہوئے لوگوں کی روحوں کو پھنساتا اور اگلی دنیا میں لیجاتا تھا۔

ربانی یہودیت میں موت کے فرشتے کا تصور بھرپور انداز میں ترقی یافتہ بنا۔ یم کی طرح یہودیت کا فرشتۂ موت (Malakh ha-mavet) بھی زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ قلب ماہیت

کر گیا۔ ابتدا میں موت کے فرشتے یا بائبلی قاصد خدا کے حکم کے مطیع تھے۔ البتہ بائبل میں کسی جگہ بھی مخصوص فرشتے یا فرشتوں کے گروپ کو موت لانے کا خصوصی کام سونپا جاتا نہیں نظر آتا۔ "تباہ کرنے والے فرشتوں" کے کئی اشارے ملتے ہیں۔ صرف بعد از بائبل ادب میں ہی فرشتۂ موت کا

موت کا فرشتہ از البرٹ سٹرنر (1915ء)۔

باقاعدہ تصور ابھرا۔ اس ''فرشتے'' نے آہستہ آہستہ ایک شیطانی شخصیت اختیار کر لی جو اپنی مرضی سے عمل کرنے لگا۔ تالمود کے مطابق موت کے فرشتے کو شیطان کے ساتھ شناخت کیا گیا اور شرانگیز فرشتۂ موت کا تصور بہت سی لوک کہانیوں اور لوک دساتیر میں منعکس ہوتا ہے۔ موت، تدفین اور سوگ کی مختلف رسوم میں بھی یہ تصور کارفرما ہے۔ فرشتۂ موت سے منسلک متعدد لوک کہانیاں تین درجوں میں بانٹی جا سکتی ہیں...... پہلے گروپ میں خوفناک اور ساحرانہ کہانیاں شامل ہیں جن میں موت کا ظالم اور سخت گیر فرشتہ ایک طرح کا ولن ہے، جیسے ویمپائر (خون آشام چمگادڑ) کی کہانیوں میں ڈریکولا۔ دوسری کیٹگری میں موت کے فرشتے کو شکست دی جا سکتی ہے، بالخصوص انسانی چالاکی کے ذریعے۔ ان کہانیوں میں اسے کافی بے وقوف بتایا گیا۔ آخری گروپ ان لوک کہانیوں کا ہے جن میں موت کا فرشتہ رحم کھا کر کسی کی جان بخش دیتا ہے یا پھر کوئی مہربانی کرتا ہے۔ بہت سی کہانیوں میں فرشتۂ موت کے ساتھ آمنا سامنا شادی کی رات کو ہوتا ہے جب دلہا یا دلہن میں سے ایک کے مقدر میں مرنا لکھا ہوتا ہے۔ مزید دیکھیں ''عزازیل۔''

مورونی (Moroni)...... مورونی خدا کا مارمن (Mormon) فرشتہ ہے۔ وہ Nephites (نومباطعین) کے آخری عظیم راہنما مارمن کا بیٹا ہے۔ مورونی کو آخری پیغمبر اور ''کتاب مارمن'' کے آخری باب کا مصنف مانا جاتا ہے۔ اس باب میں مارمن تاریخ کے ایک ہزار سال کا بیان ہے۔ 421ء میں جب مورونی نے آخری اندراج ختم کیا تو اسے مٹی میں دبا دیا۔ 1823ء اور 1829ء کے درمیان مورونی خدا کے دوبارہ جنم لیے پیغمبر کے طور پر دنیا میں واپس آیا۔ مارمن چرچ کے بانی جوزف سمتھ سمیت دیگر لوگوں نے بھی کم از کم 20 مرتبہ اسے دیکھا۔ ایک رویا میں راہنمائی ملنے پر ہی جوزف سمتھ نے Cumorah (موجود اونٹاریو کاؤنٹی) نامی پہاڑی میں مدفون Nephite ریکارڈز نکالے جو طلائی لوحوں پر درج تھے۔

مونس کے فرشتے (Angels of Mons)...... پہلی عالمی جنگ کے آغاز میں مونس، بلجیم میں ایک لڑائی ہوئی جس میں جرمن فوجیں متحدہ برطانوی، فرانسیسی اور بلجیئن افواج کو شکست دیتے

میں کامیاب رہیں۔ 23 اور 28 اگست 1914ء کے درمیان میدانِ جنگ میں موجود سپاہیوں نے متعدد ہیولے دیکھے۔ جرمن حملہ اس قدر شدید اور برطانویوں کی تعداد اس قدر کم تھی کہ ان کا نیست و نابود ہو جانا قرین قیاس تھا۔ تاہم، لڑائی کا پانسہ اس وقت اچانک پلٹ گیا جب دو متحارب دھڑوں کے درمیان میں ایک شبیہ نمودار ہوئی۔ دو برطانوی افسروں کے بیان کے مطابق جب انگریز پسپا ہو رہے تھے تو جرمن فوج نے فائرنگ یکدم روک دی اور حیرت زدگی کے عالم میں رک گئے۔ ان کے سامنے ''فرشتوں کی ایک فوج'' کھڑی تھی۔ برطانوی فوج کے کیپٹن سیسل ھے ورڈ نے بھی اسی قسم کا بیان دیتے ہوئے کہا کہ جب انگریز فوج پیچھے ہٹ رہی تھی تو دونوں طرف سے گولہ باری بالکل رک گئی اور انگریز سپاہی چار یا پانچ دیو قامت سفید عباؤں والی شبیہوں کو دستوں کے درمیان میں ظاہر ہوتے دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ اس موقع پر جرمن فوج پیچھے ہٹنے لگی۔ مونس سے پسپائی کے آخر میں اور بھی کئی پراسرار مناظر دیکھے گئے۔ ''لندن ایوننگ نیوز'' میں شائع شدہ ایک برطانوی لیفٹیننٹ کرنل کا خط 27 اگست کے حالات بیان کرتا ہے جب اس نے اور دیگر افسروں نے سڑک کی دونوں طرف کیولری کی بہت بڑی تعداد دیکھی۔ 29 ستمبر 1914ء کو ''ایوننگ نیوز'' نے مشہور مصنف آرتھر Machen کی تحریر کردہ ایک کہانی بعنوان ''The Bowmen'' شائع کی۔ یہ کہانی بتاتی ہے کہ صدیوں پہلے کے انگریز تیر اندازوں نے برطانوی سپاہیوں کو مکمل شکست سے بچایا۔ Machen نے کہا کہ یہ کہانی من گھڑت تھی اور اس نے صرف برطانوی شہریوں کا حوصلہ بڑھانے کی خاطر اسے تحریر کیا۔ تاہم، ہیولوں کے متعلق بیانات سامنے آنے کی وجہ سے Machen کے اختراع کردہ تیر انداز جلد ہی ''مونس کے فرشتے'' کہلانے لگے۔ (مزید دیکھیں ''میدانِ جنگ کے فرشتے'')

میٹاٹران (Metatron)...... مغربی روایت میں اہم ترین فرشتوں میں سے ایک۔ اسے دنیا کو قائم رکھنے کا ذمہ دار خیال کیا جاتا ہے۔ تالمود میں میٹاٹران خدا اور انسانوں کے درمیان وسیلہ ہے۔ اسی نے اسحاق کے گلے پر چھری چلاتے وقت ابراہام کا ہاتھ روکا تھا۔ (دیگر فرشتوں کو بھی اس واقعے سے منسوب کیا جاتا ہے) یہودی روایت میں میٹاٹران وہ فرشتہ ہے جس نے ایک اور فرشتے

CamScanner

کے ذریعے سیلاب سے پہلے اعلان کروایا کہ خدا دنیا کو تباہ کردے گا۔

میخائیل یا میکائیل (Mikhail)...... میکائیل اور جرائیل سمیت متعدد فرشتے یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں مشترک ہیں۔ جرائیل یا جبریل بلاشبہ تینوں مذاہب میں اہم ترین فرشتہ ہے، جبکہ میکائیل یا میخائیل مسلمانوں کے لیے نسبتاً بہت کم اہمیت رکھتا ہے۔ قرآن میں اس کا ذکر صرف ایک مرتبہ آیا ہے (2:92)۔ روایت کے مطابق میخائیل ساتویں آسمان پر رہتا ہے، اس کے پر سبز رنگ کے اور بال زعفرانی رنگ کے ہیں۔ ہر بال میں دس لاکھ منہ ہیں جو لاکھوں زبانوں میں توبہ کرتے رہتے ہیں۔ انسانیت کا سچا دوست ہونے کے ناتے میخائیل دوزخ بنائے جانے کے بعد ایک مرتبہ بھی نہیں ہنسا۔ میخائیل اور جرائیل نے سب سے پہلے خدا کے حکم پر آدم کو سجدہ کیا۔ جنگجو فرشتہ میخائیل جنگ بدر میں اہل ایمان کی مدد کرنے آیا۔ وہ ان فرشتوں میں سے بھی ایک ہے جنہوں نے شب قدر کو آنحضرت کا سینہ شق کیا تھا۔ (مزید دیکھیں "میکائیل۔")

میدان جنگ کے فرشتے (Battlefield, Angels of) ...... جنگ کے زمانے میں سپاہی عموماً مذہب اور ہستی مطلق سے قریب تر ہو جاتے ہیں جس کی وجہ شاید جنگ میں موت کی قربت ہے۔ چنانچہ سپاہیوں کا مقدس ہیولے دیکھنا غیر عام نہیں۔ ان میں سے زیادہ تر مناظر کسی شخص واحد نے دیکھے اور انہیں محض تخیل کی پیداوار قرار دے کر نظر انداز کیا جا سکتا ہے، لیکن متعدد صورتوں میں فرشتوں، اولیاء اور دیگر مذہبی شخصیات کے ہیولے جنگوں کے دوران بہت سے لوگوں کو بھی نظر آئے۔ متعدد برسر جنگ اقوام (بالخصوص عیسائی آبادی والی) نے اکثر جنگ میں اپنے سرپرست اولیاء سے مدد مانگی۔ مثلاً انگلینڈ سینٹ جارج، جبکہ سپین سینٹ لیوا کبر، اور فرانس سینٹ مائیکل اور جوآن آف آرک سے مدد مانگتا ہے۔ نیز ملکوتی شبیہوں کی متعدد کہانیاں بھی سننے کو ملتی ہیں۔ عہد نامۂ جدید و عتیق دونوں میں یہ کہانیاں موجود ہیں۔

پانچویں صدی عیسوی میں اٹیلا ہن اور اس کے قبیلے نے رومنوں اور دیگر یورپی تہذیبوں سے جنگ لڑی۔ جب روم کو خطرہ لاحق ہوا تو پوپ لیو نے اٹیلا کے پاس جا کر شہر کے تحفظ کی درخواست

کی۔ اٹیلا فوراً اپنی فوج کو شہر سے کچھ دور لے گیا اور بتایا کہ جب پوپ بات کر رہا تھا تو اس کے پہلو میں دو شبیہیں موجود تھیں "جو اس دنیا کی نہیں۔" شبیہوں کے ہاتھ میں شعلوں کی تلواریں تھیں، اور انہوں نے اٹیلا کو آگے بڑھنے کی صورت میں موت سے ڈرایا۔ کلیسیا نے بعد ازاں توثیق کی کہ وہ دو شبیہیں سینٹ پیٹر اور سینٹ پال کی تھیں۔

433ء میں جب گوتھوں نے گال پر دھاوا بولا تو Embrun شہر کے آرچ بشپ سینٹ آلبن نے حفاظت کے لیے سینٹ مارسیلینس سے دعا مانگی۔ گوتھوں نے شہر کو محاصرے میں لے لیا تھا اور عین فصیل تک آ پہنچے۔ لڑائی کے دوران سینٹ مارسیلینس کا ایک ہیولہ فرشتوں کے دستوں سمیت ظاہر ہوا جنہوں نے حملہ آوروں کو فصیلوں سے نیچے پھینک دیا اور گوتھوں کے ہتھیاروں کو انہی کے خلاف موڑ دیا۔ بچے کھچے گوتھ افراتفری کے عالم میں بھاگ کھڑے ہوئے۔

624ء میں جنگ بدر کے موقع پر 313 مسلمان سپاہیوں نے کفار مکہ کے عظیم لشکر کو شکست دی جن کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ روایت کے مطابق سفید گھوڑے پر سوار حضرت جبرئیل مسلم لشکر کی قیادت کر رہے تھے۔

سولہویں صدی کے وسط میں Badagars کے ایشیائی قبیلے نے ایک مقامی عیسائی مبلغ فرانسس ژاویئر کو مار ڈالنے اور آس پاس کے علاقے میں تمام عیسائی بستیاں اجاڑ ڈالنے کا تہیہ کیا۔ ژاویئر کو ان کے ارادے کا علم ہوا تو تن تنہا ان کا مقابلہ کرنے گیا۔ جب وہ Badagars کی فوج کے سامنے آیا تو سرکردہ افسروں نے دعویٰ کیا کہ اس کے ساتھ ایک دیوقامت شبیہ کھڑی تھی اور ژاویئر کی آنکھوں میں سے نور جاری تھا۔ فوج نے پسپائی اختیار کی۔

7 اکتوبر 1571ء کو ترکوں کے سلطان سلیم دوم کے بحری بیڑے کو لیپانتو کی لڑائی میں شکست ہوئی۔ اس لڑائی کو ہمیشہ پوپ پائیس پنجم سے منسوب کیا جاتا ہے جس نے اس روز Rosary جلوس کے دوران اچانک کھڑکی کھول کر اعلان کیا: "اب وقت ہے کہ ایک عظیم فتح کے لیے خداوند کا شکر ادا کیا جائے جو اس نے ہماری فوج کو مرحمت فرمائی۔" سرکاری ریکارڈز کے مطابق جونہی پوپ نے یہ اعلان کیا، ترک بیڑے کو شکست ہو گئی۔ قیدی بنائے گئے ترک سپاہیوں نے حلفاً کہا کہ انہوں نے سینٹ پیٹر، سینٹ پال، یسوع مسیح اور فرشتوں کی ایک شمشیر بردار فوج کو ترکوں کے

خلاف لڑتے دیکھا تھا۔فرشتوں نے اپنی توپوں کے دھوئیں سے ترکوں کو اندھا کر دیا۔

بیسویں صدی بھی اس قسم کے تجربات سے محروم نہیں۔ایک مشہور واقعہ پہلی عالمی جنگ کا ہے (دیکھیں ''مونس کے فرشتے'')۔دوسرا بیان جولائی 1918ء میں بیتھیون، فرانس کے قریب ہونے والی ایک لڑائی سے منسلک ہے۔برطانوی سپاہیوں نے حیرت بھری نظروں سے دیکھا کہ جرمن توپ خانے نے دونوں فوجوں کے درمیان ایک خالی جگہ پر گولے برسانا شروع کر دیے۔ گولہ باری بند ہوئی تو جرمن پیدل سپاہی اپنے مورچوں سے نکلے اور اس جگہ کی جانب گئے۔وہ اچانک رکے اور پھر گڑبڑا کر پیچھے ہٹے۔جرمن قیدیوں کے بیان کے مطابق انہوں نے ایک گھوڑ سوار سالہ جرمن صفوں کی جانب آتے دیکھا تھا۔جرمنوں نے سوچا کہ وہ کالونیل ملیشیا ہوں گے، کیونکہ انہوں نے سفید لباس پہن رکھا تھا اور گھوڑوں پہ سوار تھے۔جب وہ گولوں کی حد میں آئے تو توپ اندازوں نے ان پر فائرنگ شروع کی۔تاہم، ایک بھی سوار یا گھوڑا زخمی نہ ہوا۔جب دستہ جرمنوں کو واضح دکھائی دیا تو انہوں نے دیکھا کہ اس کی قیادت سنہرے بالوں والا ایک شمشیر بردار گھوڑ سوار کر رہا تھا۔جرمن بوکھلا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

دوسری عالمی جنگ کے دوران روسی فوج Danzig، مشرقی پروشیا (موجودہ پولینڈ) میں پیش قدمی کر رہی تھی۔ بچے ایک عارضی سکول میں مقیم تھے، جس پر روسی توپ خانے نے گولے برسائے۔لیکن سکول بالکل محفوظ رہا۔ایک شام کو سکول میں دعا کے دوران ایک نوجوان لڑکے نے (جس کی تربیت مذہبی خطوط پر نہیں ہوئی تھی) ایک نرس سے زور دیتے ہوئے کہا، ''یہ اُن کے یہاں پڑ رہے ہیں'' اور اپنی چھاتی پہ ہاتھ مارا۔جب نرس نے مطلب پوچھا تو لڑکے نے وضاحت کی کہ اس نے عمارت میں ہر جگہ پر شعلوں میں گھرے ہوئے آدمی دیکھے تھے، اور ان کے قد اتنے بڑے تھے کہ چھت ان کی چھاتیوں سے چھو رہی تھی۔ براعظم افریقہ نے گزشتہ چند عشروں کے دوران سیاسی اور سماجی ابتری کے باعث بہت سا تشدد دیکھا۔کونگو میں ایک باغی دستہ ایک سکول کی جانب بڑھا جہاں مبلغوں کے انداز اً200 بچے رہتے تھے۔باغیوں نے سب کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا۔صرف ایک بیرونی باڑ اور چند سپاہی سکول کی حفاظت پر مامور تھے، جبکہ باغیوں کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔وہ تین روز تک مسلسل سکول پر دھاوا بولنے کی کوشش کرتے رہے، لیکن ہر مرتبہ

رکتے اور پیچھے ہٹ جاتے۔ ایک زخمی باغی قیدی سے جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے بتایا کہ انہوں نے سفید روشنی میں ملبوس سینکڑوں فوجیوں کو سکول کے میدان میں دیکھا تھا۔

میفسٹوفیلس (Mephistopheles)...... لفظی مطلب "روشنی سے محبت نہ کرنے والا" (لوسیفر کے برعکس) یہ نام نشاۃ ثانیہ کے دوران یونانی، لاطینی اور غالباً عبرانی عناصر کے امتزاج سے بنا۔ میفسٹوفیلیس، میفسٹ اور میفسٹو جیسے دیگر نام بھی ملتے ہیں۔ "فاسٹس" کی کہانی میں میفسٹو فیلس کا مشہور ترین بیان ملتا ہے۔

میکائیل (Michael)...... تینوں بڑے وحدانیت پرست مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں عظیم ترین رتبے کا حامل فرشتہ۔ اس کے نام کا مطلب "خدا جیسا" ہے۔ کالدیا کے لوگ اسے بطور دیوتا پوجا کرتے تھے۔ اسلام میں اس کا نام میکائیل ہو گیا۔ یہودی نظام الملائکہ کے مطابق وہ Virtues کے درجے سے تعلق رکھتا ہے؛ وہ رئیس الملائکہ کے طبقے کا سردار ہے، وہ حضوری اور استغفار، راست بازی اور رحم کا فرشتہ ہے۔ اس کی حکومت چوتھے آسمان پر ہے۔ قدیم فارسی روایت میں اس کا نام Beshter (نوع انسانی کو قائم رکھنے والا) تھا۔ یوں وہ میٹاٹران جیسا نظر آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میکائیل کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو اہل ایمان کے گناہوں پر گرنے سے کروبیم متشکل ہوئے۔ جب اسرائیل کے قبائل مصر میں اسیر ہوئے تو اسے "روحوں کو تولنے والا" بھی کہا جانے لگا، کیونکہ مصری روایت میں انوبس نامی دیوتا مرنے والوں کے دلوں کو تولتا تھا۔ قرون وسطیٰ میں میکائیل کا کردار روحوں کو اگلی دنیا میں پہنچانا ہو گیا۔ چونکہ کلیسا رومن گال کے پرانے پاگان پجاریوں کو اپنی جانب راغب کرنے کا متمنی تھا، اس لیے انہوں نے میکائیل کو زیر زمین دیوتا مرکری کے ساتھ مدغم کر دیا۔ آرٹ میں جبرائیل کے علاوہ میکائیل کی تصویر کشی بھی بہت زیادہ کی گئی۔ مسلم روایت میں میکائیل کے پر "سبز زمرد رنگ کے" بتائے جاتے ہیں۔ اس کے لاکھوں چہروں میں لاکھوں منہ ہر وقت خدا سے معافی مانگتے رہتے ہیں۔ (نیز دیکھیں "میخائیل۔")

استنبول میں ایک قدیم درواہ، جس پر رئیس الملائکہ میکائیل دکھایا گیا ہے (13 ویں صدی)۔

نائکی (Nike)...... فتح و نصرت کی یونانی دیوی (رومن وکٹوریہ دیوی کی ہم مقام)۔ وہ ہیراکلیس کے ہمراہ کوہ اولمپس پر گئی۔ عموماً اسے پروں کے ساتھ اڑتے اور فاتحین کے سروں پہ تاج رکھتے ہوئے دکھایا گیا۔

نرگل (Nergal)...... یہ میسوپوٹامیا کا مریخ دیوتا تھا جس کا تعلق موت اور جنگ کے ساتھ قائم کیا گیا۔ بدیہی طور پر کالدیوں نے اسے بطور محافظ روح اپنایا۔ پاتال کی ملکہ اریش کیگل کے ساتھ اس کی شادی کے باعث بعد کے ملغوبہ (Syncretistic) مذاہب میں اسے پاتال کا بادشاہ تسلیم کیا گیا، مثلاً غناسطیت میں۔ اسے قدیم میسوپوٹامیا کے مہیب پردار قنطورس سے ملانا درست نہیں۔

نسلوں کے محافظ فرشتے (Ethnarchs)...... جس طرح انفرادی انسانوں کے محافظ فرشتے ہیں، اسی طرح بڑے نسلی گروہوں کی حفاظت کے لیے بھی مخصوص فرشتے تعینات ہیں۔ روایتی طور پر انہیں ethnarchs کہا جاتا ہے۔ بائبل میں فرشتوں کے قوموں کے نگران ہونے کا اولین ذکر کتاب دانی ایل (10 اور 12) میں ملتا ہے جہاں میکائیل کو "تیرے لوگوں کا نگران عظیم

محافظ فرشتہ۔

بادشاہ" کہا گیا۔ یہودی روایت کے مطابق مینار بابل کی تباہی کے موقع پر ستر الگ الگ اقوام ظاہر ہوئیں اور خداوند نے ہر قوم کا ایک ایک محافظ فرشتہ تعینات کیا۔ یہودی روایت میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ اسرائیل کے محافظ میکائیل کے سوا تمام ethnarchs تنزل کا شکار ہوئے اور شرانگیز بن گئے۔ ان تنزل یافتہ فرشتوں میں فارس کا محافظ ڈوبئیل، مصر کا محافظ راہاب اور روم کا محافظ ساماایل شامل تھے۔ تنزلی کے باوجود خدا ان کے ذریعے سے متعلقہ اقوام کو احکامات جاری کرتا ہے۔ پرتگال ایسا واحد ملک ہے جو اپنے محافظ فرشتے کے اعزاز میں (جولائی کی تیسری اتوار کو) ایک ضیافت کا اہتمام کرتا ہے۔

نکیرین......(دیکھیں "منکر اور نکیر")

نوریئل (Nuriel)......لفظی مطلب "آگ" برف کے طوفانوں کا دیوتا۔ یہودی روایت میں موسیٰ کی ملاقات اس سے دوسرے آسمان پر ہوئی۔ وہ Hesed (مہربانی) کے پہلو میں سے برآمد ہونے والے شاہین کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا قد (کتاب ظہر میں) تقریباً 1,200 میل (300 پرسنگ) بتایا گیا۔ 5,00,000 فرشتے اس کی خدمت پر مامور ہیں۔

نوم (Gnomes)......نوم پست قامت پری کی ایک قسم ہیں اور انہیں عنصر مٹی کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ گھنے جنگلوں میں، قدیم برگد کے درختوں کی جڑوں میں رہتے ہیں، اور غالباً ان کا کام جنگلی جانوروں کی حفاظت کرنا ہے۔

نیفلیم (Nephilim)......ایک بائبلی اصطلاح جس کا مطلب عبرانی زبان مں "تنزل یافتہ" بنتا ہے۔ اس سے خدا کے بیٹے اور انسان عورتیں مراد ہیں جن کا ذکر کتاب پیدائش (6:1-4) میں آیا۔

والکائریز (Valkyries)......یہ نورس یا نارس (وائکنگ) اسطوریات کی جنگجو عورتیں تھیں

جو گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ میں پرواز کرتی تھیں۔ وہ جنگجوؤں کو قتل ہونے کے لیے منتخب کرتیں اور پھر اٹھا کر نارس بہشت Valhalla میں لے جاتیں۔ کہتے ہیں کہ شمالی روشنیوں کی وجہ ان کی زرہ کا لشکارا ہے۔ والکا ئریز اس دنیا سے اگلی دنیا میں جاتے ہوئے آسمان اور زمین کو ملانے والا قوس قزح کا پل پار کرتی ہیں۔ ان کا کردار موت کے فرشتے سے ملتا جلتا ہے۔

ورچوز (Virtues)...... معجزات، اطمینان، حوصلے اور رحمت کے فرشتے جو عقیدے کے ساتھ الجھے ہوئے لوگوں پر توجہ دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ داؤد کو گولیتھ کے خلاف جنگ کرنے پر ورچوز نے ہی مائل کیا تھا۔ نیز، ابرہام نے اپنے اکلوتے بیٹے اسحاق کو قربان کرنے کے حکم کی اطاعت کے لیے ورچوز سے ہی قوت حاصل کی۔ ان فرشتوں کے مرکزی فرائض کرۂ ارض پر معجزات دکھانا ہیں۔ انہیں کرۂ ارض کے طبعی قوانین میں بااحترام مداخلت کی اجازت ہے، لیکن ان قوانین کو قائم رکھنا بھی ان کی ذمہ داری ہے۔ ڈایونی سیئس کے بیان کردہ نظام میں یہ منڈلی پانچویں نمبر پر ہے۔

ووہومناہ (Vohu Manah)...... لفظی مطلب ''اچھا ذہن'' یا ''اچھی سوچ۔'' زرتشت مت کا مرکزی رئیس الملائکہ جس نے زرتشت پر عقیدے کی سچائیاں ظاہر کیں۔ زرتشت کا مذہب اپنی ثنائیت کی وجہ سے مشہور ہے۔ (دیکھیں ''اہورامزدا'' اور ''اہرمن'') ووہومنا اہورامزدا کی پہلی اولاد اور امیشا سپینتا کا سردار ہے۔ زرتشت نے تیس سال کی عمر میں اسے ایک رویا میں دیکھا۔ وہ عام انسان سے بڑی صورت میں ظاہر ہوا اور سوال جواب کرنے کے بعد اسے اہورامزدا کے آسمان پر لے گیا جو فرشتوں کے ساتھ دربار لگائے بیٹھا تھا۔ تب خدا نے پیغمبر کو حقیقی مذہب کے اصول سکھائے۔

ہاروت اور ماروت (Harut and Marut)...... یہودیت، عیسائیت اور اسلام، تینوں مذاہب میں انسانوں کے لیے ملائکہ کی شہوت سے متعلق کہانیاں ملتی ہیں۔ اگرچہ انسانوں کے

CamScanner

۱۰ کارزی ۔ پرواز کرتی جنگجو دیوی ۔

ساتھ روحانی ہستیوں یا شیطانوں کی مجامعت کا بنیادی تصور بہت قدیم ہے، لیکن اس قسم کے تصورات پر یہودی مسیحی قیاس آرائی کتاب پیدائش کی دو مختصر اور مبہم آیات سے ماخوذ ہے (6:2 اور 6:4)۔ ان آیات میں ''خدا کے بیٹوں'' کا ''انسانوں کی بیٹیوں'' سے شادی کرنے کا ذکر ہے۔ یہاں خدا کے بیٹوں سے فرشتے مراد لیے گئے۔ روایتی تشریح کے مطابق یہ بیٹے تنزل یافتہ فرشتے ہیں۔

اس موضوع پر اسلامی نکتۂ نظر ایک قصے میں ملتا ہے جس میں ملوث دو فرشتوں کا ذکر قرآن میں موجود ہے: ہاروت اور ماروت۔ البتہ قرآنی حوالے میں ان فرشتوں کی جنسی بدسلوکی کا کوئی اشارہ موجود نہیں۔ کہانی کے مطابق تحریص اور گناہ سے بچنے میں انسانوں کی بدیہی نااہلی کی وجہ سے فرشتوں نے نوع انسانی کے متعلق تضحیک آمیز باتیں کہیں۔ جواب میں خدا نے کہا کہ اگر فرشتے انسان جیسے حالات کا شکار ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے۔ ہاروت اور ماروت کو کرۂ ارض پر بھیجنے کے لیے منتخب کیا گیا۔ انہیں قتل، بت پرستی، شراب نوشی اور جنسی شہوت پرستی کے سنگین گناہوں سے دامن بچانے کی ہدایت دی گئی۔ جلد ہی وہ دونوں ایک حسین عورت کے لیے خواہش کا شکار ہو گئے۔ ایک راہگیر نے انہیں بدکاری کرتے دیکھا تو ہاروت اور ماروت نے اسے مار ڈالا تاکہ گناہ کا کوئی گواہ نہ رہے۔ تاہم، علیم وقدیر خدا ان کے افعال سے آگاہ تھا۔ نیز، انہوں نے ایسا انتظام کیا کہ آسمان پر موجود فرشتے کرۂ ارض پر اپنے بھائیوں کے پرہیزگار اعمال کی گواہی دے سکیں۔ مگر وہ امتحان میں بری طرح ناکام ہوئے۔ بطور سزا انہیں بابل کے ایک کنوئیں میں الٹا لٹکا دیا گیا۔ یہ سزا دوزخ کی ابدی سزا سے بہتر تھی۔ دیگر فرشتوں کو خدا کا ارشاد درست ماننا پڑا اور وہ آسمان پر انسانیت کی کمزوری کے متعلق گفتگو سے گریز کرنے لگے۔ جہاں تک ہاروت اور ماروت کا تعلق ہے تو وہ انسانوں کو جادو منتر سکھاتے رہے، لیکن ساتھ ساتھ انہیں ممنوعہ فنون کے استعمال کے سنگین نتائج سے آگاہ بھی کیا۔

ہپناس (Hypnos)...... یونانی دیوتا ہپناس (نیند)، نائکس (رات) کا بیٹا اور تھاناٹوس (موت) کا بھائی ہے۔ ہپناس کی اصطلاح اسی سے ماخوذ ہے۔ اسے ایک تاریک، دھند آلود

غار میں اپنا گھر بناتے ہوئے دکھایا گیا، جس میں سے دریائے فراموشی یا غفلت بہتا ہے۔ وہ اپنے لاتعداد بیٹوں یعنی خوابوں کے درمیان گھرا ہوا تھا۔ دیوتاؤں کے قاصد کی حیثیت میں ہپناس کو پروں والا دکھایا گیا۔ اس کے ساتھ چند ایک داستانیں منسوب کی گئیں...... اس نے کئی مواقع پر ہیرا کے کہنے پر زیئس کو سلایا اور ایک مرتبہ اپالو کے بیٹے سارپیڈون کا جسم میدان جنگ سے اٹھانے میں اپنے بھائی کی مدد بھی کی۔

ہرمیس (Hermes)...... جدید دور میں فرشتے کو بطور قاصد تصور کرنے کے اہم ترین نقیبوں میں سے ایک یونانی ہرمیس تھا (جس کے اوصاف بعد میں رومنوں نے اختیار کیے اور دیوتا مرکری سے منسوب کر دیے)۔ ہرمیس سائنس اور تجارت کے علاوہ خوش بختی کا دیوتا بھی تھا جو سفر میں لوگوں کی حفاظت کرتا اور مرنے والوں کی روحوں کو راہ دکھاتا۔ وہ تاجروں اور چوروں کا سرپرست معبود بھی تھا۔ نیز، کہا جاتا ہے کہ ہرمیس نے کچھوے کے خول پر دھاگے کس کر بربط ایجاد کیا۔

روایت کے تحت ہرمیس کو پروں اور سر پر ہیٹ کے ساتھ دکھایا گیا۔ اس نے سینڈل بھی پہن رکھے ہیں۔ یوں وہ خدائی قاصدوں کے پردار ہونے کے تصور کا نقیب بنا۔

ہیڈرانیئل (Hadraniel)...... لفظی مطلب "خدا کی عظمت۔" یہ فرشتہ آسمان پر دوسرے پھاٹک کا نگران ہے۔ اس کی قامت 21 لاکھ میل بتائی جاتی ہے۔ جب حضرت موسیٰ خدا سے توریت وصول کرنے آسمان پر گئے تو ہیڈرانیئل کو دیکھ کر ہیبت زدہ رہ گئے۔ ہیڈرانیئل کا خیال تھا کہ موسیٰ توریت کے مستحق نہیں، لہٰذا اس نے انہیں ڈرا کر رونے پر مجبور کر دیا۔ یہ دیکھ کر خدا ظاہر ہوا اور ہیڈرانیئل کو ڈانٹا۔ وہ فوراً راہ راست پر آ گیا اور موسیٰ کے راہنما کے فرائض انجام دینے لگا۔ یہودی روایت کے مطابق جب ہیڈرانیئل منشائے ایزدی کا اعلان کرتا ہے تو اس کی آواز دو لاکھ آسمانوں تک جاتی ہے۔ نیز اس کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ بجلی کے 12,000 کوندے ظاہر کرتا ہے۔

یازاتا (Yazata)...... زرتشت مت کا بانی زرتشت ایک مصلح تھا جس نے فارسی کثرت

پرستی کو اولین وحدانیت کی صورت دی۔ اگرچہ قدیم فارسی کثرت پسندی کے متعلق بہت کم معلومات میسر ہیں، لیکن بدیہی طور پر پرانے دیوتاؤں کا رتبہ کم کر دیا گیا اور وہ زرتشت مت کے نظام میں فرشتے بن گئے۔

خیر اور شر کے درمیان کشمکش زرتشتی نظریۂ دنیا میں مرکزی سرگرمی ہے۔ (دیکھیں ''ایشا سپینتا'') زرتشت مت کے ترقی کرنے پر افلاکی ہستیوں کی تعداد بھی بڑھتی گئی اور کسی موقع پر فرشتوں کا ایک نیا طبقہ یازاتا (''عبادت گزار'') ابھر کر سامنے آیا۔ وہ اس قدر طاقتور بن گئے کہ اہورامزدا (مطلق خدا) سے بھی زیادہ عالی شان نظر آنے لگے۔ ان کا سربراہ متھرا نور اور صداقت کا دیوتا/فرشتہ تھا...... آسمان اور زمین کا درمیانی وسیلہ، اس دنیا کو قائم رکھنے اور انصاف کرنے والا۔ دیگر نئے فرشتے ہوما (مقدس نشہ)، واتا (ہوا) اور ویری تھرانگا (فارسی اِندر) تھے۔

CamScanner

متفرق موضوعات

(ادب، آرٹ، فنِ تعمیر وغیرہ)

فرشتوں کا ارتقاءَ:

روایتی طور پر فرشتوں کو کامل، ابدی ہستیوں کے طور پر دیکھا گیا جو جلال کی دائمی حالت میں رہتے ہیں۔ چنانچہ "فرشتوں کا ارتقاءَ" کچھ غیر مناسب لگتا ہے۔ تاہم، روایتی مذہب کے اس غیر متغیر نکتۂ نظر کے برعکس معاصر روحانیات درجہ بدرجہ ترقی، شعور کی توسیع اور وقت کے ساتھ ساتھ تربیت پر زور دیتی ہے، حتیٰ کہ نشوونما میں کئی جنم بھی لگ سکتے ہیں۔ مثلاً دوبارہ جنم وسعت یافتہ روحانی نشوونما کے لیے مواقع کا ایک سلسلہ خیال کیا گیا۔ یہ درجہ بدرجہ روحانی توسیع ایک قسم کی روحانی ترقی ہے، اور روحانی ارتقاءَ کا استعارہ اکثر ادب میں استعمال ہوا۔ فرشتوں کے ارتقاءَ کا تصور مخصوص وحدت الوجود نظریات میں اپنی جڑیں رکھتا ہے۔ وحدت الوجود کے کچھ مکاتیب نے دیوں کو انسانی روح قرار دیا جو بار بار جنم لے کر بلند تر روحانی ہستیاں بن گئے۔ پریوں اور

فرشتوں کے طور پر روحوں کے دوبارہ جنم کا نظریہ لازماً اشارہ کرتا ہے کہ یہ ہستیاں جسموں کی مالک ہیں، چاہے وہ کتنی ہی کمال یافتہ یا روحانی ہوں۔ اس سے یہ امکان بھی پیدا ہوتا ہے کہ فرشتے یا دیگر روحیں انسانی جسموں میں آباد ہونے کے قابل ہیں؛ کچھ معاصر گوروؤں نے زور دیا ہے کہ دیو بھی کبھی انسانی جسم اختیار کرتے ہیں۔ مارمن ازم کی تعلیمات میں بھی فرشتوں کے ارتقائی عمل کی جانب اشارہ ملتا ہے۔

علم الملائکہ (Angelology):

فرشتوں کا مطالعہ کرنے کی شاخ۔ عموماً یہ اصطلاح زیادہ مفصل تھیوریز کے لیے مخصوص ہے۔ مثلاً ٹامس آکوینس کی منظم قیاس آرائیوں کو علم الملائکہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ بائبل میں فرشتوں کے متعلق بیانات کو بنیاد بنا کر دو مغربی عیسائی روایات قرون وسطیٰ کے دوران پروان چڑھیں۔ کتاب حنوک وغیرہ میں مفصل فرشتہ کہانیوں سے کام لیتے ہوئے ایک روایت مخصوص نام والے فرشتوں کے خصائل پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ دوسری روایت اس قسم کے معاملات پر فلسفیانہ غور و فکر سے عبارت ہے کہ آیا فرشتوں کے جسم ہوتے ہیں یا نہیں۔ ٹامس آکوینس کی "Summa Theologiae" میں فرشتوں کو پیش کرنے کا منظم انداز موخر الذکر روایت کی ہی پیروی ہے۔

فرشتوں کا ظہور (Angelophany):

انسانوں کو مرئی یا کسی اور قابل محسوس حالت میں فرشتوں کا نظر آنا۔ یہ تصور کسی دیوتا کے مرئی ظہور جیسا ہی ہے۔ روایتی کہانیوں میں فرشتے اکثر انسانوں کے پاس آتے ہیں، لیکن عموماً انہیں دکھائی نہیں دیتے۔ محافظ فرشتے سے موصول ہونے والی ہدایات عموماً مبہم احساسات یا بصیرتوں کی صورت میں ہوتی ہیں۔ مثلاً مریم (مادر عیسیٰ) پر جبرائیل کا ظاہر ہونا۔

فرشتہ پرستی (Angeolatory):

فرشتوں کو تعظیم دینا یا ان کی پرستش کرنا۔ تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو اسلام اور عیسائیت

کے تبلیغی مذاہب کی وجہ سے پرانے کثرت پرستانہ معبود اکثر فرشتوں کی صورت میں بار بار سامنے آتے رہے، لہٰذا فرشتہ پرستی کو عموماً بت پرستی کی ایک شکل قرار دے کر مسترد کیا گیا۔ یہ مسئلہ ساری تاریخ میں بحث کا موضوع بنا رہا۔ روایتی عیسائیت کے اندر 325ء کی نکایا کی کلیسیائی مجلس نے فرشتوں پر یقین کو ایمان کا ایک جزو قرار دیا جس کے باعث بدیہی طور پر فرشتوں کی تعظیم کے رجحان میں زبردست اضافہ ہو گیا۔ نتیجتاً 343ء میں لاؤڈیسیا کی کلیسیائی مجلس نے فرشتہ پرستی کو بت پرستی قرار دیا۔ بعد ازاں 787ء میں ساتویں کلیسیائی مجلس نے رئیس الملائکہ کے محدود و متعین مسلک کو دوبارہ زندہ کیا۔ مشرق اور مغرب دونوں میں ابتدائی ترین بھگتیوں کا مرکز رئیس الملائکہ میکائیل تھا۔ آنے والی صدیوں میں مسلک ملائکہ پر یقین میں اضافہ ہوتا گیا۔ انیسویں اور بیسویں صدیوں میں فرشتوں سے عقیدت نے متعدد صورتیں اختیار کیں: فرشتوں کے نام پر انگلینڈ میں کئی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ اسلام کے مطابق فرشتوں پر ایمان لانا عقیدے کا ایک لازمی جزو ہے۔

ادب میں فرشتے:

فرشتے بہت سے شاعروں اور ادیبوں کے لیے تقریباً ایک ناگزیر ادبی علامت رہے ہیں۔ بالخصوص فرشتوں کے ایک طبقے، یعنی شیطانوں اور لشکروں نے القا کا ایک وسیع منبع فراہم کیا۔ تمام عیسائی کرداروں میں سے شیطان ہر دور اور زبان کے شاعروں کو بہت بھایا، اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ صحائف میں بہت کمتر مقام رکھنے والا شیطان موجودہ عہد کے بیشتر اندازہائے سخت پر غالب ہے۔ اگرچہ جان ملٹن، جوہان گوئٹے اور لارڈ بائرن جیسے لکھاری اس کردار سے سحر زدہ تھے، لیکن اپنی تحریروں میں شیطان کو خاطر خواہ جگہ دینے والا ممتاز ترین شاعر بلاشبہ دانتے تھا۔ اس کی ''ڈیوائن کامیڈی'' کی بنیاد میں شیطان موجود ہے جو جہنم کے بلند ترین مقام پر رہتا ہے اور فرشتوں کا ایک ایک لشکر اس کے ہمراہ ہے۔

روایت میں شیطان پر یقین ساحری پر یقین کا ساتھی ہے۔ قرونِ وسطیٰ میں ساحری کو شیطان کی کارفرمائی تصور کیا گیا۔ اس دور کے سیکولر ادب میں شیطانی قوتوں کے خلاف انسانی جنگ

وجدل میں خیر خواہ فرشتوں کی اعانت کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً شیکسپیئر کے ہیملٹ (منظر IV) میں جب ڈنمارک کا نوجوان شہزادہ اپنے باپ کے بھوت کو دیکھ کر کہتا ہے، "اے فرشتو اور پرجلال ہستی کے قاصدو، ہماری حفاظت کرو!" ہیملٹ کے آخری منظر میں بھی فرشتوں سے مدد مانگی گئی۔

قرون وسطیٰ کے گزرنے پر ادب سے فرشتے غائب ہو گئے، لیکن آپ انسانیت پسند نشاۃ ثانیہ کے بعد سے ان کا دوبارہ ظہور دیکھ سکتے ہیں۔ سولھویں صدی سے موجودہ دور تک ان کی موجودگی مستقل نظر آتی ہے۔ تاہم، نشاۃ ثانیہ کے ادب میں شیطان کا کردار غالب نہیں کیونکہ اس دور میں قرون وسطیٰ کی فکر کے خلاف ردعمل پایا جاتا تھا۔

مابعد قرون وسطیٰ کی اہم ترین ملکوتیات ایمانوئیل سویڈنبورگ (1688-1772ء) کی تحریروں میں دیکھی جا سکتی ہے جس نے فرشتوں اور روحانی دنیا کے دیگر قاصدوں کے ساتھ متواتر مواصلات کا دعویٰ کیا۔ اس نے تصور ملائکہ کی مدد سے روحانی دنیا کی فطرت اور قوانین کو معاشرے میں زندہ کر دیا۔ سویڈنبورگ کے مطابق فرشتے انسانوں کی نسبت کہیں زیادہ اعلیٰ درجے کی ہستیاں ہیں، وہ انسانوں کو عقل و دانش عطا کر سکتے ہیں۔ دنیائے ملائکہ کے متعلق اپنی تحریروں میں وہ زور دیتا ہے کہ فرشتوں کی تحریر انسانی تحریر سے بہت مختلف ہے۔ ان کی زبان نہایت کم الفاظ میں بہت کچھ بیان کر دیتی ہے۔

سویڈنبورگ کی تحریروں نے باطنی شاعر ولیم بلیک (1757-1827ء) پر گہرا اثر ڈالا۔ اس کے ہاں فرشتے اور ان کی ڈرائنگز بکثرت ملتی ہیں۔ وہ اپنے عہد کے بیشتر انگریزوں کی نسبت تناسخ ارواح اور نظریۂ کرم کے ساتھ کہیں زیادہ واقفیت رکھتا تھا۔ اس نے فانی انسانوں کی زندگیوں کے پیچھے فرشتوں کو حقیقی قوتیں قرار دیا۔

اسی طرح دیگر شاعروں نے بھی فرشتوں کو بہت حقیقی قوتیں جانا اور متعدد ادبی تحریروں میں انہیں مخاطب کیا۔ مثلاً رابرٹ براؤننگ اپنی نظم "دی گارڈین اینجل" میں اپنے فرشتے سے استدعا کرتا ہے کہ وہ تخلیقی عمل کو اپنے اختیار میں لے لے۔ رابرٹ برٹن نے "دی اناٹومی آف میلانکولی" میں اس لوک ریت کی توثیق کی کہ ہر فرد کا ایک اچھا اور ایک برا فرشتہ ہوتا ہے۔ رومانوی شاعر لارڈ بائرن کے ہاں بھی فرشتوں کا ذکر ملتا ہے۔ وکٹوریائی ادب میں فرشتوں کو عموماً خدا اور انسان کے

CamScanner

نمرود، دانتے کی ڈیوائن کامیڈی کی بنیاد پر، از گستاوڈورے (68-1861ء)۔

درمیان وسیلوں کی صورت میں پیش کیا گیا۔ ہنٹ Leigh کی نظم ''ابو بن ادھم'' میں ایک فرشتہ آ کر مرکزی کردار کو ایک کتاب لکھنے کی ہدایت کرتا ہے۔ بیسویں صدی میں جارج برنارڈ شا نے ''ایریئل فٹ بال'' لکھی؛ جان سٹین بیک، او ہنری اور مارک ٹوین کی تخلیقات میں بھی فرشتے جلوہ گر ہوئے۔

جدید عہد میں فرشتوں کے متعلق کہانیوں کے دیگر مصنفین میں مندرج ذیل شامل ہیں: لیو ٹالسٹائی، فرانز کافکا، ایچ جی ویلز، آئزک ایسی موف، پال گالیکو، ڈینیئل سٹیل اور فلینری اوکونر۔

آرٹ میں فرشتے:

فرشتے، رئیس الملائکہ، کروبیم اور سیرافیم ہمیشہ سے ہی مصوروں اور سنگ تراشوں کے تخیل کو مہمیز دلاتے رہے ہیں۔ فرشتوں کی ابتدائی تصاویر یا شبیہیں آرٹسٹ کے داخلی تخلیقی عمل اور روایتی دساتیر کا ملغوبہ تھیں۔ عموماً بائبلی روایت نے کافی اثر ڈالا۔

اکثر یہ سمجھا جاتا ہے کہ صرف عیسائیت اور یہودیت نے فرشتوں پر ایمان کا اظہار کیا اور صرف عیسائی آرٹسٹوں نے انہیں پیش کیا، کیونکہ یہودی شریعت اس قسم کی تمام شبیہیں بنانے سے منع کرتی ہے۔ تاہم، کلاسیکی اسطوریات، شامن ازم، زرتشت مت، ہندومت، بدھ مت، تاؤ مت اور اسلام میں بھی فرشتے یا فرشتہ نما ہستیاں موجود تھیں۔ درحقیقت، اور عام رائے کے برعکس، اسلام اس قسم کی شبیہوں سے منع نہیں کرتا اور مسلمان آرٹسٹوں (بالخصوص صوفیا) نے اسلامی روایات کو فرشتوں کے تصورات سے بھرپور بنایا۔ انہوں نے مسیحی، غناسطی یا مانوی روایات سے خیالات مستعار لینا برا نہ سمجھا۔

واحدانی اور کثرت پرست دونوں روایات میں فرشتے خدا، دیوتاؤں یا دیویوں کے قاصدوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ انہیں درمیانی دنیا میں مقیم خیال کیا جاتا ہے۔ خدا انہیں ایسی جگہوں پر بھیجتا ہے جہاں انسان اسے یاد کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔

نکایا کی مجلس (325ء) نے فرشتوں پر یقین کو عقیدے کا حصہ قرار دیا۔ 343ء میں لاؤڈیسیا کی سائناڈ نے فرشتوں کی پرستش کو "بت پرستی" قرار دیا۔ انجام کار 787ء میں ساتویں کلیسیائی مجلس نے محتاط انداز میں رئیس الملائکہ کے مسلک کو نئے سرے سے بیان اور محدود کیا۔ مشرقی کلیسا میں اس کی جڑیں بہت گہرائی تک گئیں۔ تاہم، مغرب میں فرشتوں پر بے یقینی جاری رہی۔

عبرانی صحائف (عہد نامۂ عتیق) فرشتوں کو ایک لاتعداد لشکر کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ بابلی اسیری کے بعد ہی ہم بدخواہ فرشتوں کے متعلق پڑھتے ہیں جو انسانوں پر آفات نازل کرتے ہیں۔ عہد نامۂ جدید کے فرشتے انسانی دکھ میں شریک، مرنے والوں کے لیے دعاگو اور ان کی روحوں کو آسمان پر پہنچانے والے ہیں۔

چوتھی صدی عیسوی کے آخر میں مسیحی کلیسیا نے اچھے اور برے دونوں قسم کے فرشتوں کا وجود

پوری طرح مان لیا۔ اچھے فرشتے انسانوں کو نیکی اور برے فرشتے گناہ کی جانب مائل کرتے۔ کلیسا کے فادرز نے اپنی تحریروں میں اس عقیدے کو قائم رکھا اور وقت کی ضرورت کے مطابق ان سے مدد مانگی۔

قرون وسطیٰ کے ماہرین الٰہیات نے آسمانی لشکر کے سلسلوں کی منظم انداز میں درجہ بندی کی جس کی بنیاد سینٹ پال کی درجہ بندی تھی۔ انہوں نے ہر ایک کو امتیازی فرائض تفویض کیے۔ ملائکہ کے لشکر کو تین تین فرشتوں پر مشتمل تین درجوں میں بانٹا گیا۔

یہودی مذہبی آرٹ کے فقدان اور عہد نامہ جدید کے قلیل بیانات نے مسیحیت کے آرٹ کی راہ میں رکاوٹ پیدا کی۔ جہاں تک فرشتوں کی شبیہوں کا تعلق ہے تو ہالۂ نور ہمیشہ فرشتے کے سر پر رہا جو تقدس اور پاکیزگی کی علامت ہے۔ فرشتوں کی ممیز علامت 'پر' روح، طاقت اور سرعت کی علامت بنے۔ سارے قرون وسطیٰ کے دوران یہ عنصر بہت عام رہا اور پردار ہستیوں کے طور پر فرشتوں کا تصور قبول کر لیا گیا۔ چوتھی صدی عیسوی کے دوران پردار فرشتے کی شبیہ سامنے آئی اور جلد ہی ایک فارمولہ بن گئی جو چھٹی صدی عیسوی تک رائج رہا۔ بعد ازاں اٹلی اور جنوبی فرانس کے کارولنجی آرٹ اور رومن طرز کے آرٹ میں اس نے دوبارہ جداگانہ حیثیت اختیار کی۔ گوتھک آرٹ میں یہ نامعلوم رہا، اگرچہ تیرہویں سے پندرہویں صدی تک اٹلی میں دوبارہ مقبول ہوا۔

شانِ ملائکہ، معبود کے گرد بے شمار فرشتوں کی تصویر کشی، تثلیث یا پرجلال کنواری میں عموماً فرشتوں کو ان کے درجات کے مطابق بنایا گیا۔ تاہم، مکمل نو درجات شاذ ہی ملتے ہیں۔ بیش تر آرٹسٹوں نے دو یا تین اور کبھی کبھی محض ایک دائرہ بنانے پر ہی اکتفا کیا۔ فرشتوں کے نو حلقے قدیم فریسکوز، موزیکس اور سنگ تراشیوں میں مختلف طریقوں سے اور گاہے بگاہے پیش کیے گئے۔ رنگ کا استعمال سیرافیم اور کروبیم کی موزوں مصوری میں اہم ترین عناصر میں سے ایک تھا، جبکہ دیگر طبقات کے ملائکہ کی تصویر کشی میں نسبتاً آزادی برتی گئی۔ مثلاً اندرونی سرخ دائرہ محبت، دوسرا نیلا دائرہ نور اور علم کی علامت ہے۔

قدیم ترین تصاویر، مزیّن مسودوں، سٹینڈ (Stained) گلاس اور مصور کردہ سنگ تراشیوں کے رنگ بڑی احتیاط سے منتخب کیے گئے، اگرچہ رنگوں کی سکیم پر آہستہ آہستہ کم توجہ دی جانے لگی۔

سولہویں صدی کے آغاز میں کروبیم کے پر مختلف رنگوں میں نظر آنے شروع ہوئے۔ رافیل کی مشہور "Madonna di Sisto" اور پیروجینو کی "Coronation of the Virgin" اس تبدیلی کی عکاس ہیں۔

غالباً کبھی فرشتے مذکر ہیں اور انہیں پر شباب اور خوبصورت انسانی جسموں اور چہروں کے ساتھ پیش کیا گیا۔ وہ کبھی بوڑھے نہیں نظر آتے اور نومولود فرشتے روحوں کی علامت ہیں۔ فرشتے وقت کی حدود و قیود سے آزاد ہیں اور ان کا شباب دائمی ہے۔

ابتدائی تصاویر میں فرشتے کافی لمبے چوڑے چادر نما کپڑوں میں دکھائے گئے جن کے رنگ عموماً سفید تھے، لیکن نیلے، سرخ اور سبز رنگ کے لباس بھی بنائے گئے۔ بہت سے پرانے گرجا گھروں میں ماربل، پتھر، یا لکڑی کے تراشیدہ نمونوں یا مصور کردہ شیشے، فریسکوز اور دیگر سطوحات میں فرشتے ساری جگہ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ تاہم، نسبتاً کٹر دینیاتی پابندیاں غالب آنے پر فرشتوں کو محض آرائش کے لیے پیش کرنے کی اجازت نہ رہی، بلکہ ان کا مقصد کلیسیا کی کسی تعلیم کی تصویر کشی بن گیا۔ عیسائیت کی پہلی تین صدیوں کے دوران فرشتوں کو پیش کرنے کی اجازت نہیں تھی، جنہیں خام انداز میں بنایا جاتا تھا۔

دسویں صدی تک آرٹ میں فرشتے کی ہیئت اور لباس میں واضح تبدیلی آئی۔ جوتو (Giotto) فرشتوں کی مثالی تصویر کشی تک رسائی حاصل کرنے والا اولین آرٹسٹ تھا۔ تاہم، پہلی مرتبہ فرا آنجیلیکو ہی مطلق طور پر غیر دنیاوی فرشتے پیش کرنے میں کامیاب ہوا۔ اس کے بنائے ہوئے کسی بھی فرشتے کی شکل وشباہت کسی انسانی مخلوق جیسی نہیں، جبکہ دیگر اساتذہ کے بنائے ہوئے فرشتے کسی خوب صورت یا مسرور بچے جیسے ہیں۔ نیز فرا آنجیلیکو کے فرشتے تقریباً بلا استثنٰی نسوانی ہیں۔

جوتو اور بینوزو گوزولی کے فرشتے بھی قطعاً نسوانی ہیں، جبکہ مائیکل انجلو (جس کے فرشتے پروں کے بغیر تھے) اس قسم کی افلاکی ہستیوں کو پیش کرنے میں ناکام رہا۔ لیونارڈو داونچی کے فرشتے مسکراتے ہیں، جبکہ کوراجیو نے خوب صورت بچے پیش کیے۔ فرانچسکو البانی اور گویڈو رینی کی پینٹنگز میں فرشتے عموماً پرکشش اور نفیس لڑکے ہیں۔

CamScanner

رافیل کے فرشتے، بالخصوص مؤخر دور کے فن پاروں میں، بے جنس، روحانی، پرجلال اور ساتھ ہی ساتھ ذہانت و طاقت کی تجسیم بھی ہیں، مثلاً رئیس الملائکہ میکائیل کی تصویر۔ ریمبرانٹ نے بھی شاندار فرشتے پینٹ کیے جو شاعرانہ، غیر دنیاوی ہیولے ہیں۔ بوٹی چیلی نے اپنی نوفلاطونیت کے زیر اثر فرشتوں کو انسانی روپ میں تصور کیا۔

معاصر آرٹسٹوں میں آگسٹ روڈین، میکس ارنسٹ، پال کلی اور بالخصوص مارک چاگل نے فرشتوں کی شبیہیں بنائیں۔ چاگل کی ''دی فال آف دی اینجل'' کے بھڑ کیلے سرخ رنگوں میں ایک سوزاں فرشتہ نیچے گر رہا ہے۔

فن تعمیر میں فرشتے:

بالخصوص یورپ کے مذہبی آرٹ اور فن تعمیر (آرکیٹکچر) میں فرشتوں کو ایک لازمی حیثیت حاصل ہے: مقدس عمارات میں فرشتے دیواری تصاویر، موزیکس، سنگ تراشی یا تزئینی نقوش میں پیش کیے گئے ہیں۔ سیکولر عمارات میں فرشتے عموماً پینٹ کی ہوئی یا تراشی ہوئی تفصیلات میں ملتے ہیں، مثلاً دہلیزوں پر یا گل کاری میں۔

قدیم یونان اور روم میں پردار شبیہ وکٹری کی علامت تھی۔ پردار شبیہیں اکثر کلاسیکی مرتبانوں کی تصاویر، دیواری تصاویر اور سنگ تراشی میں استعمال ہوئیں۔ اس پردار شبیہ کی سب سے نمایاں مثال فتح کی پردار دیوی ''Nike of Samothrace'' (اندازاً 190 قبل مسیح) ہے جو اس وقت پیرس کے لوورے میوزیم میں رکھی ہے۔ اس قسم کی متعدد پردار شبیہیں تقریباً 180 قبل مسیح میں تعمیر کردہ زیئس اور ایتھنا کی قربان گاہ کے سنگ مرمر میں ملتی ہیں۔ ان سات فٹ اونچے مناظر میں ''خداؤں اور دیوؤں کی لڑائی'' دکھائی گئی ہے۔

1738ء میں ہرکولانیئم اور 1748ء میں پومپئی (موجودہ اٹلی) جیسے قدیم شہروں کی کھدائی ہونے پر متعدد دیواری تصاویر اور موزیکس برآمد ہوئیں جن میں سے کچھ ایک میں پردار شبیہیں بھی شامل ہیں۔

79ء میں یہ شہر کوہ ویسوویئس پھٹنے کے باعث راکھ تلے دب گئے تھے، مگر بہت سی عمارات

اندر سے محفوظ رہیں۔ کھدائی سے پتا چلا کہ عوامی اور نجی عمارات بڑی بڑی اور تیز رنگوں والی میورلز سے آراستہ تھیں۔ ان عمارات میں کھڑکیوں اور دروازوں کی تعداد کم ہونے کے باعث دیوار پر کافی جگہ بچ جاتی جو تزئین و آرائش کے لیے موزوں تھی۔ پومپئی میں سے دریافت ہونے والی عمارت Villa dei Misteri کی دیواروں پر بنے مناظر میں پردار شبیہیں انسانوں کو اٹھا کر لیے جا رہی ہیں: یہ کمرہ ڈایونی سیئس مسلک سے وابستہ ایک رسم کے لیے مخصوص تھا۔

چوتھی صدی عیسوی کے وسط سے پہلے تک عیسائی فرشتے بغیر پروں کے پیش کیے جاتے رہے۔ کچھ مؤرخین کا کہنا ہے کہ فتح کی پردار رومن دیوی پہلی مرتبہ اشوریہ میں پردار مسیحی فرشتے میں تبدیل ہوئی اور بعدازاں یہ تصور ایشیائے کوچک کے راستے مغربی یورپ میں پھیلا۔ تاہم، اس دعوے کی حمایت میں کوئی فیصلہ کن شہادت موجود نہیں۔

بایں ہمہ مسیحی کلیسیا کا فنِ تعمیر فرشتوں پر مشتمل بائبلی مناظر سے بھرا ہوا ہے۔ آرٹسٹوں نے بالخصوص فرشتوں کے دینیاتی نکتہ نظر سے کام کیا۔ فرشتے بے پر نقیب، عصا بردار مسافر یا سادہ جبے میں ملبوس نوجوان کے طور پر نظر آتے ہیں، جیسا کہ روم کے Priscilla (زمین دوز قبرستان) سے واضح ہے۔ یہ قبرستان روم شہر کے نیچے کمروں کے ایک وسیع سلسلے پر مشتمل تھا۔ ان میں بنے متعدد چھوٹے چھوٹے کمروں Cubicula کی دیواریں تصاویر سے مزئین ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ مسیحیوں کی تادیب کے دور میں یہ کمرے گرجاخانوں کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔

325ء میں قسطنطین (کانسٹنٹائن) نے عیسائیت کو رومن سلطنت کے سرکاری مذہب کے طور پر رائج کیا اور اس کے دور میں بنائے گئے گرجا گھروں میں فرشتوں پر مشتمل رنگین دیواری تصاویر شامل ہیں۔

موزیکس کے علاوہ ستونوں کی راس پر بھی فرشتوں کی شبیہیں کندہ کی گئیں۔ جن (genii) نام کی پردار شبیہیں مسیحی تابوتوں اور دیگر یادگاروں پر برائی کے خلاف نیکی کی فتح کی علامت کے طور پر ملتی ہیں۔ مسیحی فرشتوں پر مشتمل دیگر موضوعات بشارت مسیح، رفع مسیح وغیرہ ہیں۔

قسطنطین کی طرح شارلیمان نے بھی عیسائی دنیا کو متحد کرنا چاہا اور ایسا ماحول پیدا کیا جس میں فرشتوں کی تصویر کشی کو فروغ ملا۔ مقدس سلطنت روما کوئی ایک ہزار برس تک مرکزی قوت بنی

رہی۔ قسطنطنیہ سے ملنے والا ہاتھی دانت کا ایک تراشیدہ نمونہ (انداز اً 500ء) اس دور سے مخصوص دو پردار شبیہیں دکھاتا ہے۔

دسویں صدی میں اوٹو کے عہد کے فن تعمیر نے کارولنجی نیش روؤں کی تقلید کی۔ اوٹو عہد کی متعدد عمارات موجود ہیں، مثلاً جرمنی میں سینٹ مائیکل کا گرجا گھر۔ سینٹ مائیکل کے مرکزی حصے کی چھت پر متعدد بائبلی مناظر پینٹ کیے گئے جن میں فرشتے بھی موجود ہیں۔

چوتھی صدی عیسوی میں پہلی مرتبہ ظاہر ہونے والا بازنطینی انداز ہیلینیائی اور مشرقی اثرات کا ملغوبہ تھا۔ بازنطینی عمارات کی دیواروں کی بیرونی سطحیں عموماً سنگ تراشی سے سجائی ہوئی تھیں۔ گرجا گھروں کے اندر شوخ رنگوں والی موزیکس یا دیواری تصاویر میں مسیح، حواریوں اور شہدأ کی زندگی کے مختلف واقعات مصور کیے گئے۔ چھٹی صدی کے اوائل میں اطالوی شہر راوینا بازنطینی سلطنت کا مغربی مرکز بنا۔ فرشتوں کی بازنطینی تصویر کشی کی مثالیں 527ء اور 547ء کے درمیان تعمیر کردہ San Vitale کے موزیکس میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

چھٹی صدی کی موزیک، باسلیکا ڈی سان وتالی (راوینا)۔ مسیح کے دائیں بائیں فرشتے اور اولیأ دکھائے گئے ہیں۔

Torcello کے گرجا گھر کی موزیکس ایک فرشتے کو کنواری مریم اور نومولود مسیح سے بہت اوپر دکھاتی ہیں۔ 726ء میں پوپ لیوسوم نے ایک فرمان کے ذریعے بازنطینی سلطنت میں مذہبی نقش گری پر پابندی عائد کر دی جو جزواً اسلامی اثرات کا نتیجہ تھی۔ 843ء میں یہ پابندی ختم ہوئی۔ مشرقی کلیسیا کے فرشتے محترم محافظوں کی صورت میں پیش کیے گئے، نہ کہ نسوانی یا بچگانہ صورت میں۔ تصاویر میں سیرافیم کے چھ پر جسم کو اس طرح چھپائے ہوئے ہیں کہ صرف سر دکھائی

محراب فتح، پیرس (36-1833ء)۔

دیتا ہے؛ کروبیم چار پروں والے ہیں؛ عام فرشتوں کے صرف دو پر بنائے گئے۔ ایشیائے کوچک میں فرشتوں کی تزئین و آرائش روایت کا حصہ تھی، اور فرشتوں کے اعزاز میں بنائے گئے گرجا گھر مشہور و معروف رہے۔ (رئیس الملائکہ میکائیل کے نام سے ایک مسلک وابستہ ہوا۔) بالخصوص میکائیل اور جبرائیل کی تصویر کشی گرجا گھروں کے مدخلوں کا خاصہ بن گئی۔

گیارہویں صدی کے اواخر اور بارہویں صدی کے اوائل کا فنِ تعمیر قدیم رومن اندازِ تعمیر کی بازگشت کا حامل دکھائی دیتا ہے۔ یہ انداز کلیسیا کی عقائدانہ ضروریات کا عکاس تھا۔ 1115ء اور 1135ء کے درمیان تعمیر ہونے والے Angouleme کے سینٹ پیئرے گرجا گھر میں سنگ تراشیاں اس کی بہترین مثال ہیں۔ جنوبی حصے میں مسیح کا دوبارہ ظہور دکھایا گیا ہے؛ اس کے دائیں بائیں متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کے علاوہ ایک فرشتہ بھی ہے جس نے نوعِ انسانی کا اعمال نامہ اٹھا رکھا ہے۔

گوتھک قرار دیا جانے والا اندازِ تعمیر 1150ء سے 1420ء کے درمیان اٹلی میں اپنے عروج کو پہنچا اور 1500ء تک شمالی یورپ میں مقبول رہا۔ گوتھک انداز کا آغاز برگنڈی اور نارمینڈی (موجودہ فرانس میں) کے گرجا گھر تھے۔ Stained Glass یا رنگ دار شیشہ اسی دور میں کھڑکیوں میں لگایا گیا۔ نیز کنواری مریم سے عقیدت بھی بہت بڑھ گئی جسے فرشتوں کے ہمراہ دکھایا گیا۔ Chartres کیتھڈرل کے چار مغربی پورٹل میں بنائی گئی پینٹنگز میں فرشتے بہت نمایاں ہیں۔

نشاۃ ثانیہ کا عہد کلاسیکی تصورات اور موضوعات میں دوبارہ دلچسپی سے عبارت تھا۔ اس دور کی عمارات قدیم یونانی اور رومن انداز میں دلچسپی کی عکاس ہیں۔ فرشتوں کو عباؤں اور بڑے بڑے پھولوں کے ہاروں کے ساتھ پیش کرنا مقبولِ عام ہوا۔ نسوانی فرشتے بھی اسی دور میں پہلی مرتبہ سامنے آئے اور اس کے بعد فرشتوں کی نسوانیت عام ہوگئی۔ میڈونا اور بچے کی معیت میں کروبیم ایک اور پسندیدہ موضوع بنے۔ برنارڈ وروز یلینو کا تعمیر کردہ لیونارڈو برونی کا مزار اس کی ایک واضح مثال ہے۔

1600ء سے 1770ء تک کا دورِ فنِ تعمیر میں باروق عہد کہلاتا ہے۔ یہ نشاۃ ثانیہ میں متشکل ہونے والے جمالیاتی تصورات کی ہی توسیع تھا۔ باروق اور راکو (Rocco) انداز میں تزئین و

آرائش بہت زیادہ ہے۔ اکثر سطح سے اوپر اٹھے ہوئے نقوش تراشے گئے۔ ویٹیکن کی طرف جانے والے محراب دار زینے Scala Regina کے اوپر ماربل میں دو نسوانی فرشتے صور پھونک رہے ہیں۔ سینٹ پیٹرز کی مہیب کینوپی کو چار ستون سہارا دیے ہوئے ہیں جن کے اوپر چار فرشتے کھڑے پہرہ دے رہے ہیں۔

انیسویں صدی قدیم روم کے اثرات کے تحت رومانوی قوم پرستی کا عہد تھا اور فن تعمیر میں بھی قدیم رومن اثرات سامنے آئے۔ 1806ء اور 1836ء کے درمیان تعمیر کی گئی محراب فتح (Arc de Triomphe) میں جمہوریہ کی تاریخ کے چار مناظر پیش کیے گئے ہیں۔ وکٹوریائی عہد کے لوگوں نے کافی اچھوتا پن دکھایا اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ آرائشی تعمیراتی فنون میں ان کی کامیابی سب سے بڑھ کر تھی۔ اس دور میں پھولوں کے ہار اٹھائے ہوئے فرشتوں کی قطاریں ملتی ہیں۔

1890ء سے لے کر پہلی عالمی جنگ تک کے دور میں Art Nouveau فرشتہ نما شخصیات کے لیے موزوں تھا۔ تاہم، بیسویں صدی میں فن تعمیر اور آرائشی فنون زیادہ انتخابی بن گئے (جیسا کہ آرٹ ڈیکو انداز میں)۔ فرشتے حد درجہ نمایاں ہوئے اور دو عالمی جنگوں کے درمیانی دور میں پردار شبیہیں میورلز، مورتیوں اور لکڑی کی شبیہوں میں ملتی ہیں۔ تھیٹر، ہوٹل اور پرانے ڈیپارٹمنٹل سٹورز کی عمارتیں اس کی مثال ہیں۔

مقدس فرشتوں کے اعمال (Acts of the Holy Angels):

بائبلی موضوعات کا ایک سلسلہ جنہیں مجموعی طور پر "مقدس فرشتوں کے اعمال" کہا جاتا ہے۔ گیارہ اعمال درج ذیل ہیں: (1) لوسیفر کی تنزلی؛ (2) آدم اور حوا کا باغ بہشت سے نکالا جانا؛ (3) تین فرشتوں کا ابرہام کے پاس آنا؛ (4) ایک فرشتے کا اسحاق کی قربانی کرنے سے ابرہام کو روکنا؛ (5) یعقوب کا ایک فرشتے سے کشتی کرنا؛ (6) یعقوب کے زینے سے فرشتوں کا چڑھنا اور اترنا؛ (7) تین شہزادوں کا جلتی ہوئی بھٹی میں سے بچایا جانا؛ (8) سنحیرب کے لشکر کی ایک فرشتے کے ہاتھوں تباہی؛ (9) رافیل کا توبیاس کی حفاظت کرنا؛ (10) ہیلیوڈورس کو سزا دینا؛ اور (11) بشارت مسیح۔

پرندے بطور فرشتے:

عالمی اسطوریات میں پرندوں کو اکثر روح کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا۔ بالخصوص ان کی تصویر کشی دیوتاؤں کے قاصدوں اور مُردوں کی روحوں کو اگلی دنیا میں لیجانے والوں کی حیثیت میں ہوئی۔ فرشتے پرندوں کے ساتھ منسوب کیے جانے کے نتیجے میں ہی انجام کار پر دار بن گئے۔ پرندوں اور فرشتوں کا تعلق ذات اقدس کے دو الگ الگ تجربات سے ماخوذ ہے۔ اول، عالمی مذاہب اور بالخصوص مغربی مذاہب میں ذات اقدس کو افلا کی مظاہر کے ساتھ منسلک کرنے کا رجحان موجود ہے۔ چونکہ آسمان دیوتاؤں کی خصوصی اقامت گاہ لگتے ہیں، اس لیے پرندوں کو ان سے قریب تر قرار دینا ایک فطری امر تھا۔ اور اسی وجہ سے افلاکی ہستیوں کو پر دار تصور کیا گیا۔ دوم، قدیم لوگوں کے خیال میں ہوا بذات خود ایک روحانی جوہر تھی۔ بہت سی ثقافتوں میں روح کے ہم معنی الفاظ کا مطلب ہوا یا سانس ہی ہے۔ متعدد روایتی معاشروں کے لیے پرندے پر جلال مخلوق تھے جو زمین سے بلند ہو کر روحانی وسیلے ہوا میں جا سکتے تھے۔

فرشتوں سے رابطہ:

تمام مذاہب عالم میں اتفاق رائے کا ایک وسیع میدان یہ خیال ہے کہ اس دنیا اور روحانی اقلیم کے درمیان رابطہ ممکن ہے۔ اس قسم کی مواصلات روایتی کے ساتھ ساتھ معاصر تصور فرشتہ کا بھی اہم جزو ہے۔ فرشتوں کے ساتھ براہ راست رابطہ صدیوں سے عالم ملائکہ کے ساتھ معتبر تعلق رہا ہے۔ فرشتے تین مختلف طریقوں سے لوگوں کے ساتھ رابطہ کر سکتے ہیں۔ پہلا طریقہ ندائے غیبی ہے جو حالت بیداری میں سنائی دیتی ہے۔ اس قسم کا تجربہ کرنے والے لوگ ایک جھنجھناہٹ یا موسیقی اور پھر پیغام کی آواز سنائی دینے کے متعلق بتاتے ہیں۔ ندائے غیبی عموماً کوئی خوش خبری دیتی یا آنے والے خطرے سے پیشگی خبردار کرتی ہے۔ تقریباً ہر مذہب کے مقدس صحائف میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔ فرشتے خوابوں کے ذریعے بھی انسانوں سے رابطہ کرتے ہیں۔ نیند کے دوران اس قسم کی مواصلات ہونے کا تصور حالت خواب کا ایک فطری نتیجہ تھا۔ عموماً خواب میں کوئی فرشتہ آ کر کوئی مخصوص کام انجام دینے کی تلقین کرتا ہے۔ سلسلہ وار خوابوں میں بھی فرشتوں سے ملاقات ہو سکتی

ہے۔ یہ پیغام چند ہفتوں یا مہینوں کے دوران موصول ہو سکتے ہیں۔ فرشتوں نے صرف ایک خواب میں بھی پیغام دیا، جیسا کہ یعقوب کے معاملے میں ہوا۔ فرشتوں سے رابطے کا تیسرا وسیلہ براہ راست بصری ملاقات ہے۔ فرشتہ کسی شبیہ کی صورت میں ظاہر ہوتا اور متعلقہ شخص کو اپنا پیغام دیتا ہے۔ قاصد فرشتہ خود کو توجہ کا مرکز نہیں بناتا اور عموماً صرف پیغام وصول کرنے والے شخص کو دکھائی دیتا ہے۔ عہد نامۂ عتیق میں ابرہام (حضرت ابراہیمؑ) اور سارہ اور اسحٰق کی پیدائش کی کہانی اس کی مثال ہے۔ ہمیں یہ بات اصرار کے ساتھ کہنا پڑے گی کہ کسی بھی طریقے سے فرشتوں سے رابطہ صرف انسانی روح کی تفہیم اور قبولیت کے ذریعے ممکن ہے۔

فرشتوں کی سمتیں:

تقریباً ہر روایتی معاشرے نے چار نقاط اصلیہ (کارڈینل پوائنٹس) یعنی شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کو بہت زیادہ اہمیت دی۔ یہ سمتیں مخصوص دیوتاؤں یا دیگر روحانی ہستیوں کی اقامت گاہیں ہیں جو اکثر ان سمتوں سے منسوب توانائیوں پر ''حکومت'' کرتی ہیں۔ آج سمتوں

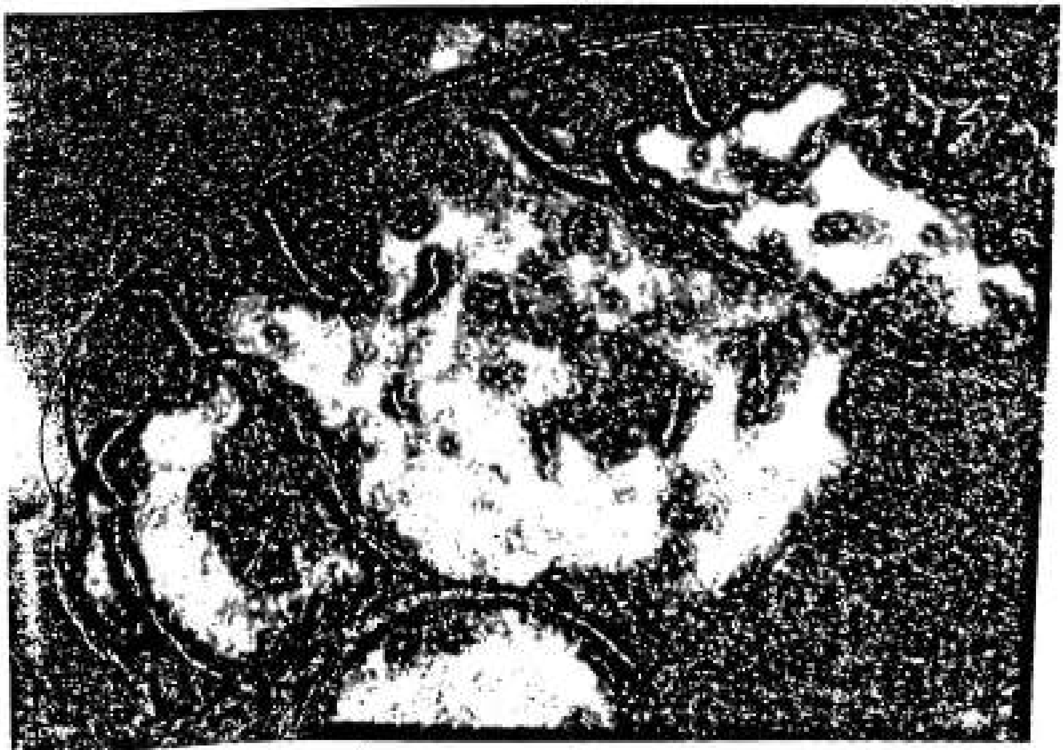

ساعتوں (Hours) کا رقص از گیتانو پریویاٹی (1899ء)۔

کے تقدس کا تقریباً سارا مفہوم کھو چکا ہے۔ روایت کے مطابق چار مرکزی رئیس الملائکہ کو چار سمتوں کے ساتھ منسوب کیا گیا۔ یقین کیا جاتا تھا کہ رافیل مشرق، میکائیل جنوب، جبرائیل مغرب اور اریحل شمال کا حکمران ہے۔ رسوماتی سحر میں یہ روایتی انتساب اب بھی موجود ہے جس میں رئیس الملائکہ کی قوت ایک جادوئی دائرہ کھینچ کر حاصل کی جاتی ہے۔

ہفتے کے دن اور فرشتے:

قدیم زمانے میں علم النجوم ایک ہمہ گیر زبان یا علامتی ضابطہ تھا جس کی مدد سے ہر قابل تصور مظہر کی تفسیر کی گئی۔ رومن دور میں بھی ہفتے کے دنوں کو روایتی سیاروں (سورج، چاند، اور ننگی آنکھ سے نظر آنے والے پانچ سیارے) سے باہم مربوط کیا گیا۔ سوموار چاند، منگل مریخ، بدھ عطارد، جمعرات مشتری، جمعہ وینس، ہفتہ زحل اور اتوار سورج سے منسوب ہے۔ قدیم وقتوں میں کسی مخصوص سیارے سے منسوب کردہ کام کو متعلقہ دن میں انجام دینا احسن خیال کیا جاتا تھا (مثلاً عطارد کے زیر اثر بدھ وار خطوط لکھنے اور بھیجنے کے لیے اچھا تھا)۔ بعد کی یورپی تاریخ میں فرشتے بالکل علم النجوم کے انداز میں زندگی کے ہر کام سے منسلک ہو گئے۔ یوں علم النجوم اور علم الملائکہ کے درمیان روابط پیدا ہوئے۔ فرشتوں اور ہفتے کے دنوں کے حوالے سے روایتی تعلق مندرجہ ذیل ہیں:

ہفتے کا دن	حاکم سیارہ	حاکم فرشتہ
اتوار	سورج	میکائیل
سوموار	چاند	جبرائیل
منگل	مریخ	ساماایل
بدھ	عطارد	رافیل
جمعرات	مشتری	Sachiel
جمعہ	زہرہ	Anael
ہفتہ	زحل	Cassiel

CamScanner

موسموں کے فرشتے:

موسموں اور فرشتوں کے درمیان تعلق قرون وسطیٰ میں تقریباً ہر چیز کو فرشتوں کے ساتھ منسلک کرنے کے رجحان کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ مہینوں اور ہفتے کے دنوں کو فرشتوں سے منسوب کیا گیا۔ اسی طرح موسموں کے بھی فرشتے ہیں۔ عام طور پر رافیل کو بہار، اریحل کو موسم گرما، میکائیل کو خزاں اور جبرائیل کو موسم سرما سے منسوب کیا جاتا ہے۔

علم النجوم، حکمرانی اور فرشتے:

علم النجوم میں حکمرانی سے مراد سیاروں کو منطقۃ البروج اور دیگر مظاہر کی علامتوں سے منسوب کرنا ہے جس کے مطابق کہا جاتا ہے کہ ہر سیارہ مخصوص اشیا اور سرگرمیوں پر ''حکمران'' ہے۔ یہ تعلق تسلیم شدہ نقوش پر مبنی قرابت داری ہے۔ چنانچہ مریخ جنگ اور لو ہے کا حکمران سیارہ ہے، حمل کی علامت پہل کار کاوشوں، سیارہ وینس یا زہرہ محبت پر حکمران ہے، وغیرہ۔ اگر آپ ''حکمرانی'' کے اس قدیم تصور کو جدید زبان میں ترجمہ کریں تو ''نسبت'' کی اصطلاح استعمال کرنا زیادہ بہتر معلوم ہوگا۔ چونکہ فرشتے اور سیارے دونوں ہی افلاک کے مکین ہیں، اس لیے ثقافتوں میں فرشتوں کو علم النجوم میں جگہ ملنا فطری امر تھا۔ روایتی مغربی علم الملائکہ میں یہ تعلق قبالہ نامی باطنی نظام میں واضح ہوا۔ قبالہ میں تعلق داریوں کا ایک نظام ملتا ہے جو بعد ازاں ساحروں نے اپنی رسوم میں استعمال کیا۔ حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا کہ فرشتوں نے انسانوں کو خدا کے راستے پر واپس لانے کی خاطر قبالہ کی تعلیم دی۔ یورپی قرون وسطیٰ کے دوران فرشتوں کی تعداد میں اضافہ ہونے پر انہیں مخصوص وظائف کا حامل خیال کیا جانے لگا۔ لہٰذا انہیں مختلف کاموں کے ساتھ منسوب کرنا بھی ضروری ٹھہرا۔ چنانچہ فرشتے مختلف چیزوں اور سرگرمیوں کے ''حکمران'' یا نگران بن گئے۔ ہوا، سیاروں اور حتیٰ کہ محبت کے حکمران فرشتوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔

معادیات:

عیسوی عہد کا دوسرا ہزاریہ مکمل ہونے پر متنوع قسم کے مذہبی مفکرین قیاس آرائی کرنے لگے

تھے کہ دنیا، اور ساتھ ہی کرۂ ارض کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ ہر کام میں خدا کی کاریگری اور کارفرمائی دیکھنے کے عادی لوگوں کے خیال میں دنیا کا خاتمہ فرشتوں کے توسط سے ہوگا، جیسا کہ وہ ہر شخص کی انفرادی زندگی کا بھی خاتمہ کرتے ہیں۔ بائبل کی کتاب ''مکاشفہ'' میں دنیا کے خاتمے کا خاکہ موجود ہے جس میں فرشتوں کو خدا کے ایما پر تباہی لاتے ہوئے پیش کیا گیا۔ معادیات خاتمۂ زماں کا مطالعہ کرنے کے لیے ٹیکنیکل دینیاتی اصطلاح ہے۔ مذہبی معادیات میں ہمیشہ کفارے یا نجات کا تصور ملوث ہوتا ہے، اور یہ دنیا کے بیش تر مذاہب کا جزو ہے۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام پر فیصلہ کن اثرات مرتب کرنے والا زرتشت مت پہلا ایسا تاریخی مذہب ہے جس نے نیکی اور بدی کی قوتوں کے درمیان متواتر لڑائی کا تصور پیش کیا۔ عہد نامۂ عتیق کی پیش گوئیوں میں موجود ابتدائی یہودی معادیات کا مقصد عہد زریں کا دوبارہ قیام ہے۔ فارسی اور ہیلینیائی تصورات نے یہودیت پر خصوصی اثرات مرتب کیے۔ کبھی کبھار یہ تصورات باہم متصادم ہیں، اور بعد کی صدیوں میں ہی انہیں ایک ہم آہنگ نظام کی صورت دی گئی۔ متوقع مسیح داؤد کے گھرانے سے ہوگا، جسے انسان کا بیٹا کہا گیا۔

فرشتوں کی زبان:

مختلف مذہبی روایات اور مختلف ادوار میں عموماً اس بارے میں قیاس آرائی کی گئی کہ فرشتے آپس میں بات چیت کے لیے کونسی زبان استعمال کرتے ہیں۔ روایتی یہودیت میں فرشتوں کی زبان عبرانی، اسلام میں عربی اور قرون وسطیٰ کے کیتھولک ازم میں لاطینی بتائی گئی۔ دیگر جگہوں پر بھی اسی قسم کے خیالات ملتے ہیں۔ مثلاً جنوبی ایشیا میں سنسکرت کا رسم الخط دیوناگری کہلاتا ہے، یعنی دیوتاؤں یا دیووں (فرشتوں) کے شہر کا رسم الخط۔ بائبل میں فرشتوں کو باہمی گفتگو کی صلاحیت کا مالک بتایا گیا۔ حواری پال نے کہا، ''میں انسانوں اور فرشتوں کی زبانیں بولتا ہوں۔'' ٹامس آکوئنس جیسے ماہرین الٰہیات نے اس کی تفسیر زبانی بات چیت کے طور پر نہیں کی، بلکہ اس کے خیال میں یہ بات چیت الفاظ کے بغیر ٹیلی پیتھک وجدان کے ذریعے ہوتی ہے۔

قریب المرگ تجربات اور فرشتے:

ڈاکٹر ریمنڈ موڈی نے اپنی مشہور کتاب ''حیات بعد الموت'' میں لکھا ہے کہ قریب المرگ

تجربات کے متعلق بیانات میں بیش تر مشترکہ عناصر اور غیر دنیاوی نور کا ذکر ملتا ہے۔ وہ لکھتا ہے:
نور کی غیر معمولی نوعیت کے باوجود ایک شخص نے بھی اس کے کسی ہستی، ایک نورانی ہستی ہونے پر شبہ ظاہر نہیں کیا...... موت گرفتہ شخص کو اس ہستی سے ملنے والی محبت اور گرمائش ناقابل بیان ہے، اور وہ خود کو اس میں پوری طرح گھرا ہوا محسوس کرتا ہے۔" موڈی کا کہنا ہے کہ نورانی ہستی متعلقہ شخص کے مذہبی اعتقادات یا پس منظر اور تربیت پر منحصر ہوتی ہے۔ کچھ نے اسے مسیح اور دیگر نے ایک فرشتہ قرار دیا۔

"Saved By the Light" کتاب کے مصنف Dannion Brinkley نے قریب المرگ تجربات کے متعلق اپنی کہانی لکھی۔ اس نے جسم کو چھوڑ کر ایک زبردست نور کی جانب سفر کے بارے میں بتایا جب وہ بجلی گرنے سے مر گیا تھا۔ برنکلے لکھتا ہے: "میں نے اپنی دائیں طرف دیکھا تو ایک نقرئی شبیہ دھند میں سے باہر آتی ہوئی نظر آئی۔ مجھے یوں لگا کہ جیسے اپنی محبوبہ، ماں، بہترین دوست کو دیکھ رہا ہوں۔ اس وقت محسوس ہونے والی محبت بیان سے باہر ہے۔ نورانی ہستی کے قریب آنے کے ساتھ ساتھ محبت کے یہ احساسات شدید تر ہوتے گئے، حتیٰ کہ مسرت کو برداشت کرنا ممکن نہ رہا۔"

دلچسپ بات یہ ہے کہ بالغوں کی نسبت بچوں کے قریب المرگ تجربات میں فرشتوں کا ذکر کہیں زیادہ کثرت سے ملتا ہے۔ "Angels: The Mysterious Messengers" میں شائع شدہ ایک انٹرویو میں Melvin Morse نے لکھا ہے کہ صرف دس تا بیس فیصد بالغوں کے قریب المرگ تجربات میں فرشتے دکھائی دینے کا بیان ملا، جبکہ بچوں نے 60 تا 70 فیصد کیسز میں ان کا ذکر کیا۔ مارس نے اسی انٹرویو میں رائے دی: "لگتا ہے کہ بچے فرشتوں کے ساتھ کوئی خصوصی قسم کا تعلق رکھتے ہیں۔ اور آپ اس نوعیت کے تجربات بار بار سنتے ہیں۔" مذہبی خطوط پر پرورش نہ پانے والے بچوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔

اس قسم کی رپورٹیں اکٹھی کرنے میں سال ہا سال صرف کر دینے والے افراد...... ڈاکٹر ریمنڈ موڈی، مائیکل سیبوم، مائیکل رالنگو، کینتھ رنگ، مارگوٹ گرے...... نے سینکڑوں مثالوں کی روشنی میں قریب المرگ بیانات کو مرتب کیا۔ وہ اسے "اساسی تجربہ" کہتے ہیں۔ ان کے خیال میں ہر

قریب المرگ تجربہ اسی کی تھوڑی بہت بدلی ہوئی صورت ہے۔

زندگی سے موت کی جانب اور پھر واپسی کا سفر مندرجہ ذیل بنیادی مراحل رکھتا ہے:

☆ لوگوں نے مرتے وقت ایک پرمسرت احساس کا تجربہ کیا۔

☆ کلینکل موت واقع ہونے پر وہ جسم سے نکلے اور منظر میں تیرتے رہے۔

☆ وہ ایک دھندلے اور عموماً تاریک علاقے میں داخل ہوئے، اور بیشتر نے اسے ایک طویل سرنگ میں تبدیل ہوتے دیکھا جس کے آخر میں روشنی تھی۔

☆ وہ ہر لحظہ بڑھتی ہوئی رفتار کے ساتھ سرنگ میں اترے۔

☆ روشنی میں آنے پر کسی رشتہ دار یا مذہبی پیشوا سے ملاقات ہوئی۔

☆ سرنگ کے آخر میں موجود منظر عموماً چراگاہ کا ہے...... ایک خوبصورت دیہی منظر یا دلکش باغ۔

☆ راحت بخش یا آسمانی موسیقی سنائی دیتی ہے جس کا ماخذ نظر نہیں آتا۔

☆ کبھی کبھی ان کی زمینی زندگی کے مناظر سامنے سے گزرتے ہیں، جیسے فلم چل رہی ہو۔ یہ مرحلہ سرنگ میں داخل ہونے سے پہلے بھی آسکتا ہے۔

☆ نور میں سے ایک غیر مجسم آواز آتی ہے، یا استقبال کرنے والے شخص کی شبیہ انہیں واپس جانے کا کہتی ہے۔

☆ اس افلاکی منظر سے واپسی عموماً یک لخت ہو جاتی ہے۔ جسم ایک دم نارمل ہو جاتا ہے۔

☆ تجربے کے نتیجہ میں لوگوں کو موت کا خوف نہ رہا، مادی چیزوں میں بھی ان کی دلچسپی کم ہو گئی اور وہ روحانی معاملات میں زیادہ سرگرمی سے حصہ لینے لگے، حالانکہ روایتی مذاہب ان کے لیے پرکشش نہیں رہے تھے۔

فرشتے تحت الثریٰ میں راہنما کے طور پر:

مرنے والوں کی روحیں فوراً آسمان پر جانے کی بجائے جنت یا دوزخ میں پہنچنے کا تصور دنیا کی بہت سی ثقافتوں میں ملتا ہے۔ روح کو موزوں اقلیم میں داخل ہونے سے قبل ایک مرحلہ عبور کرنا ہوتا

ہے۔ یہ مرحلہ عموماً پرندوں کی علامت کے ذریعے پیش کیا گیا جو روح کو آسمان تک لیجاتے ہیں۔ ایک اور مقبول عام تصور کے مطابق روحیں بال جیسے باریک پل یا سرنگ میں سے گزرتی یا دریا پار کرتی ہیں۔ بہت سے معاشروں میں کوئی مذہبی پیشوا یا راہنما psychopomp کا کردار ادا کرتا ہے......یعنی ایسا شخص جو مردے کو اگلی دنیا میں لیجاتا ہے۔

قدیم دور میں مردے کی روح کا ایک مشہور راہنما کیران تھا، یونانی اسطوریات کا ملاح جو مرنے والوں کی روحوں کو رود خانۂ اسفل پار کرواتا۔ عیسائی دنیا میں اس کی جگہ فرشتوں کو مل جانا فطری بات تھی۔ میکائیل کو یہی کردار سونپا گیا۔ مسیحی عبادت کے ایک گیت میں "میکائیل کشتی کو پار لگاتا ہے" کی سطر موجود ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ میکائیل مسیحی کیران بن گیا۔

کیران، جو قدیم یونانی اسطوریات میں مردوں کی روحوں کو رود خانۂ عالم اسفل پار کرواتا تھا، از گستاوڈورے (1861-68ء)۔

اڑن طشتریاں اور فرشتے:

روایتی معاشروں نے دنیا کے ہر پہلو کو مقدس جانا، جبکہ یہودوی۔مسیحی۔اسلامی خاندان مذاہب نے زیادہ تر فطری دنیا کو مذہبی مفہوم دیا اور آسمان کو تقدس کا مسکن بتایا۔ یہودوی۔مسیحی صحیفے کے مطابق معبود مطلق آسمان (عرش) پر رہتا ہے۔

کئی عشرے قبل ماہر نفسیات کارل گستاو ینگ نے یو ایف اوز یا اڑن طشتریوں کے متعلق مباحث میں مذہبی موضوعات کی نشاندہی کرتے ہوئے انہیں "ٹیکنالوجیکل فرشتے" قرار دیا...... یعنی ایک ایسی تہذیب کے فرشتے جو مافوق الفطرت چیزوں پر تو نہیں لیکن زبردست ٹیکنالوجیکل کارناموں پر یقین کر سکتی ہے۔ اڑن طشتریاں 1950ء کی دہائی کے دوران پہلی مرتبہ ایک عوامی مظہر بنیں، اور تب سے ہی انہیں مذہبی اہمیت دی جانے لگی۔ اڑن طشتریوں کی یہ مذہبی جہت عموماً غیر شعوری طور پر یو ایف او ادب میں مخصوص موضوعات کے ذریعے بیان ہوئی۔ "خلائی بھائیوں" کے افلاکی ماخذ کا موضوع سب سے نمایاں ہے۔ خلائی مخلوقات سے ملاقات کی اکثر کہانیاں ترقی یافتہ ورائے ارضی تہذیبوں کی جانب سے اہل ارض کے نام پیغامات پر مشتمل ہیں۔ اس پیغام بر والے کردار میں وہ فرشتوں کا مرکزی وظیفہ انجام دیتی ہیں۔ بالخصوص 1950ء کی دہائی میں (جب ایٹمی جنگ عین ممکن معلوم ہوتی تھی) کبھی کبھار سوچا گیا کہ خلائی بھائی ہمیں اپنے ہی ہاتھوں تباہ ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ یہ یقیناً فرشتوں والا ہی کردار تھا۔

1950ء کی دہائی کے بعد اڑن طشتریوں سے متعلقہ ادب میں خلائی مخلوق نے ایک مختلف کردار ادا کرنا شروع کیا۔ اب وہ انسانوں کو اغوا کرنے اور یرغمال بنانے میں زیادہ دلچسپی رکھتی تھی۔ 1990ء کی دہائی میں اس موضوع پر بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔ ان میں خلائی مخلوق کا کردار مردود یا تنزل یافتہ فرشتوں جیسا لگتا ہے۔ چنانچہ، اگر ابتدائی خلائی بھائی ٹیکنالوجیکل فرشتے تھے تو اغوا کرنے والی خلائی مخلوق ٹیکنالوجیکل شیطان بن گئی۔

برزخ کے فرشتے:

کیتھولک مسلک میں برزخ وہ دروازہ ہے جس میں سے گزر کر تائب لوگوں کی روحیں

CamScanner

بہشت کا نور دیکھتی ہیں، لیکن انہیں فوری طور پر اندر جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ برزخ کی سب سے متاثر کن ادبی منظر کشی دانتے (چودہویں صدی عیسوی) نے کی۔ وہ اپنے راہنما شاعر ورجل کے ہمراہ دوزخ، برزخ اور بہشت کی بعد از موت بادشاہتوں کی سیر کرنے جاتا ہے۔ دانتے کا برزخ جغرافیائی لحاظ سے یروشلم کے بالمقابل واقع سمندر کے وسط میں ہے۔ اس کی صورت ایک پہاڑ جیسی ہے جس کے گرد سات کارنس تعمیر کیے گئے ہیں (سات مہلک گناہوں کے نمائندہ)۔ برزخ کا تصور مسلمانوں کے ہاں بھی موجود ہے جس کا ذکر مناسب جگہ پر کیا گیا۔

اجتماعی لاشعور اور فرشتے:

اجتماعی لاشعور کا تصور سوئس ماہر نفسیات کارل گستاو ینگ نے پیش کیا جس کی مدد سے فرشتوں کے ساتھ ملاقاتوں کے تجربات کی وضاحت کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ سمجھنے میں بھی مدد ملے گی کہ فرشتے کا آرکی ٹائپ (Archetype) اس قدر پرکشش کیوں ہے۔ ینگ کے مطابق اجتماعی لاشعور اسطورات اور علامات کا ایک گودام ہے جس تک تمام انسانوں کو رسائی حاصل ہے۔ یہ سائیکی کا لازمی اور نارمل جزو ہے۔ مخصوص تجربات کے ردعمل میں اس گودام سے مخصوص علامات ابھرتی ہیں تا کہ حالات کا مقابلہ کرنا اور انہیں کوئی مفہوم دینا ممکن ہو سکے۔ فرشتے ماورائی اقلیم سے آئے ہوئے قاصدوں کے طور پر اپنے مختلف کرداروں میں ایک سے زائد آرکی ٹائپ مفہوم کی تجسیم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح شیطان یا مردود فرشتے بھی منفی مفاہیم کو مجسم کرتے ہیں۔ جدید نفسیات میں ینگ کی بے مثال حصہ داری کا آغاز اس مشاہدے سے ہوا کہ کسی تاریخی ربط سے محروم ثقافتوں میں بھی متعدد علامات اور اساطیر کا بنیادی ڈھانچہ تقریباً ہمہ گیر ہے۔ مثلاً بیش تر روایتی معاشرے سورماؤں کی داستانیں سناتے، کاملیت کا اظہار کرنے کے لیے ہالے استعمال کرتے یا آسمان سے نسبت بتاتے ہیں۔ ینگ نے تھیوری پیش کی کہ یہ ہمہ گیریت ان لاشعوری نقوش (جینیک یا نیم جینیک رجحانات) کا نتیجہ ہیں جو دور دراز اجداد سے ہم تک منتقل ہوئے۔ ان رجحانات کا ذخیرہ اجتماعی لاشعور ہے، جبکہ ہمارا انفرادی، ذاتی شعور اس سے الگ ہے۔ ینگ نے مخصوص اساطیر اور علامات کی جانب رغبت کو آرکی ٹائپ قرار دیا۔ چنانچہ آپ منڈل (ہالہ) آرکی

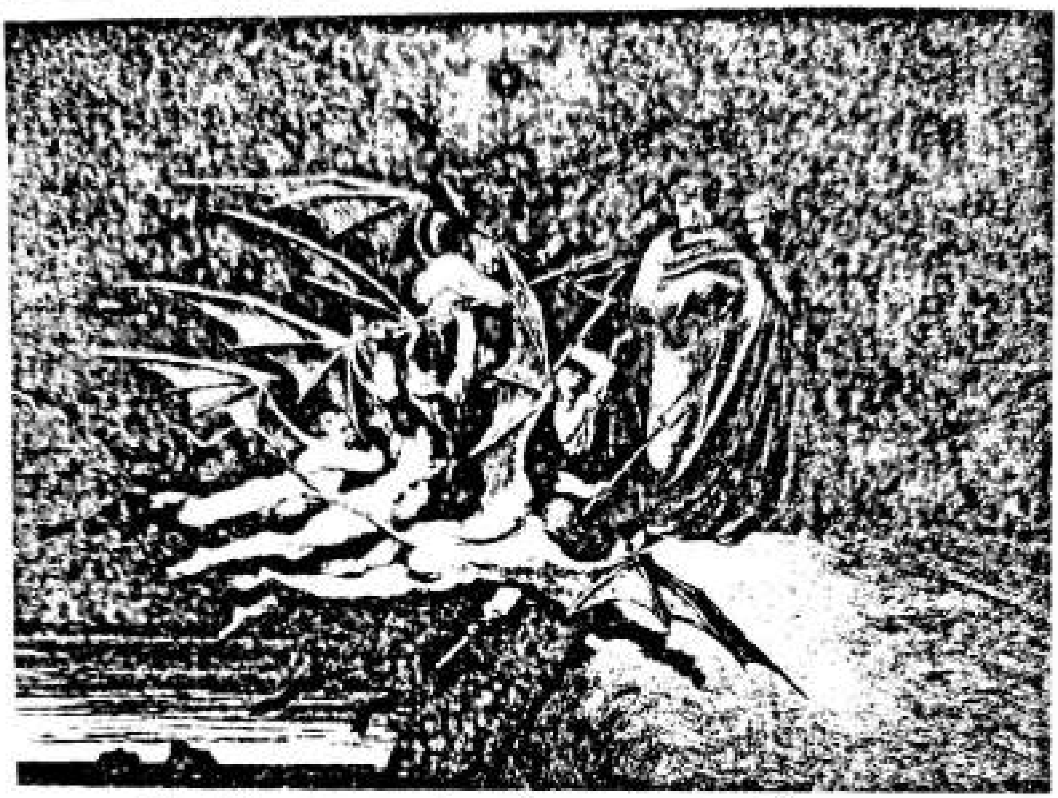

شیطان اور ورجل، گستاوڈورے (دانتے کی ڈیوائن کامیڈی کے لیے تصویر کشی)۔

ٹائپ، ہیرو آرکی ٹائپ، یا فرشتے آرکی ٹائپ کے متعلق سنتے ہیں۔ ینگ نے اصرار کیا کہ اس کا نظریۂ اجتماعی لاشعور اور نظریۂ آرکی ٹائپ جبلت کے متوازی ہیں۔ ہستی کی روحانی جہت پر دلالت کرنے والے مخصوص ثقافتی تاریخی حقائق یا مخصوص تجربات کی وضاحت کے لیے کبھی کبھی ینگ کے نظریات کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ فرشتے اور شیطان بھی اسی ضمن میں آتے ہیں۔

ضمیمہ ل

یہودی اور مسیحی صحائف

یہودی یا مسیحی شرعی صحیفے کے ماخذ کی کوئی دوٹوک توضیح نہیں پیش کی جاسکتی۔ نیچے فہرست میں شامل یہودی صحائف دوسری صدی عیسوی میں کینانائز کیے (شریعت بنائے) گئے صحائف کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تاہم، یونانی زبان میں صحیفے کا ایک متبادل متن بھی موجود تھا جسے "سات" یا Septuagint کا نام دیا گیا۔ اس میں شامل سات کتب اب رومن کیتھولک اور مشرقی آرتھوڈوکس کلیسیا کی شریعتوں میں ملتی ہیں۔ عام طور پر انہیں مجموعی طور پر Apocarypha (چھپائی گئی کتب) کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔ البتہ جدید بائبلی محققین نے انہیں Deuterocanonical کا نام دینا بہتر سمجھا۔

مغربی عیسائیوں کے لیے بائبل کو سولہویں صدی میں باقاعدہ کینانائز کیا گیا جب بیش پروٹسٹنٹ کلیسیائی حلقوں نے نسبتاً مختصر یہودی شریعت اپنائی۔ رومن کیتھولک ازم نے 1546ء میں ٹرینٹ کی مجلس میں "سات" کو اپنی بائبل کے لیے بطور بنیاد اختیار کیا۔ آرتھوڈوکس کلیسیا ؤں نے یروشلم کی کلیسیائی مجلس (1672ء) میں رومن کیتھولک شریعت ہی قبول کر لی، مگر روسی آرتھوڈوکس کلیسیا بدستور مبہم رہا، اور کم از کم بیسویں صدی کے وسط تک Deuterocanonical کتب کو اپنی شریعت سے خارج رکھا۔ ذیل میں ان تمام صحائف کی فہرست دی جا رہی ہے اور اس

کے بعد عہد نامۂ جدید کی کتب کے نام بھی دیے گئے ہیں:

یہودی اور عیسائی صحائف

یہودی صحیفہ	عہد نامۂ عتیق	پروٹسٹنٹ کلیسیا	انگلش نام
شریعت			*The Law*
پیدائش	پیدائش	پیدائش	Genesis
خروج	خروج	خروج	Exodus
احبار	احبار	احبار	Leviticus
گنتی	گنتی	گنتی	Numbers
استثنا	استثنا	استثنا	Deuteronomy
پیغمبر			*The Prophets*
یشوع	یشوع	یشوع	Joshua
قضاۃ	قضاۃ	قضاۃ	Judges
	روت	روت	Ruth
1-سموئیل	1-سموئیل	1-سموئیل	1-Samuel
2-سموئیل	2-سموئیل	2-سموئیل	2-Samuel
1-سلاطین	1-سلاطین	1-سلاطین	1-Kings
2-سلاطین	2-سلاطین	2-سلاطین	2-Kings
	1-تواریخ	1-تواریخ	1-Chronicles
	2-تواریخ	2-تواریخ	2-Chronicles
	عزرا	عزرا	Ezra
	نحمیاہ	نحمیاہ	Nehemiah
	توبت		Tobit
	جودت		Judith

(جاری)

CamScanner

یہودی صحیفہ	عہد نامہ عتیق	پروٹسٹنٹ کلیسیا	انگلش نام
	آستر	آستر	Esther
	1-مکابیئس		1-Maccabees
	2-مکابیئس		2-Maccabees
	ایوب	ایوب	Job
	زبور	زبور	Psalms
	امثال	امثال	Proverbs
	واعظ	واعظ	Ecclesiastes
	دانش		Wisdom
	دانشِ مسیح		Ecclesiasticus
	غزل الغزلات	غزل الغزلات	Song of Songs
	یسعیاہ	یسعیاہ	Isaiah
	یرمیاہ	یرمیاہ	Jeremiah
	نوحہ	نوحہ	Lamentations
	بیروک		Baruch
	حزقی ایل	حزقی ایل	Ezekiel
	دانی ایل	دانی ایل	Daniel
	ہوسیع	ہوسیع	Hosea
	یوایل	یوایل	Joel
	عاموس	عاموس	Amos
	عبدیاہ	عبدیاہ	Obadiah
	یوناہ	یوناہ	Jonah
	میکاہ	میکاہ	Micah

(جاری)

CamScanner

انگلش نام	پروٹسٹنٹ کلیسیا	عہد نامہ عتیق	یہودی صحیفہ
Nahum	ناحوم	ناحوم	
Habakkuk	حبقوق	حبقوق	
Zephaniah	صفنیاہ	صفنیاہ	
Haggai	حجی	حجی	
Zechariah	زکریاہ	زکریاہ	
Malachi	ملاکی	ملاکی	
The Writings			تحریریں
Psalms			زبور
Proverbs			امثال
Job			ایوب
Song of Songs			غزل الغزلات
Ruth			روت
Lamentations			نوحہ
Ecclesiastes			واعظ
Esther			آستر
Daniel			دانی ایل
Ezra			عزرا
Nehemiah			نحمیاہ
1-Chronicles			1-تواریخ
2-Chronicles			2-تواریخ

عہد نامۂ جدید کی کتب:

عیسائیوں کے عہد نامۂ جدید میں شامل کتب کے اردو اور انگریزی نام درج

ذیل ھیں:

متی (Mathew)؛ مرقس (Mark)؛ لوقا (Luke)؛ یوحنا (John)؛ رسولوں کے اعمال (Acts)؛ رومیوں (Romans)؛ 1- کرنتھیوں (1-Corinthians)؛ 2- کرنتھیوں (2-Corinthians)؛ گلتیوں (Galatians)؛ افسیوں (Ephesus)؛ فلپیوں (Philippians)؛ کلسیوں (Colossians)؛ 1- تھسلنیکیوں (1-Thessalonians)؛ 2- تھسلنیکیوں (2-Thessalonians)؛ 1- تمتھیس (1-Timothy)؛ 2- تمتھیس (2-Timothy)؛ ططس (Titus)؛ فلیمون (Philemon)؛ عبرانیوں (Hebrews)؛ یعقوب (James)؛ 1- پطرس (1-Peter)؛ 2- پطرس (2-Peter)؛ 1- یوحنا (1-John)؛ 2- یوحنا (2-John)؛ 3- یوحنا (3-John)؛ یہوداہ (Jude)؛ یوحنا عارف کا مکاشفہ (Revelation)۔